بسم اللہ الرحمن الرحیم

میرا کوئی نہیں اللہ تیرے سوا

میں تیرے سامنے جھک رہا ہوں خدا
میرا کوئی نہیں اللہ تیرے سوا

میں گنہگار ہوں میں سیاہ کار ہوں
میں خطا کار ہوں میں سزاوار ہوں

میرے سجدوں میں تیری ہی حمد و ثنا
میرا کوئی نہیں اللہ ترے سوا

میری توبہ ہے توبہ اے میرے الہ
مجھ گنہگار کو تو نہ دینا سزا

میری آہوں کو سن لے اے حاجت رواں
میراکوئی نہیں اللہ تیرے سوا

مجھ پہ جب بھی مصیبت بنی ہے
وہ تیرے نام سے ہی ٹلی ہے

مشکلیں حل کرو سب کے مشکل کشا
میرا کوئی نہیں اللہ تیرے سوا

میں تو غفار ہوں تونے خود ہی کہا
نہیں کوئی نہیں ہے شہباز کا

بخش دونگا میں تجھ کو ہے یہ وعدہ تیرا
میر اکوئی نہیں اللہ تیرے سوا

دل بدل دے

62

ہوا وحرص والا دل بدل دے
میرا غفلت میں ڈوبا دل بدل دے

بدل دے دل کی دنیا دل بدل دے
خدایا فضل فرما دل بدل دے

رہوں بیٹھا میں اپنا سر جھکا کر
سرور ایسا عطا کر دل بدل دے

گنہگاری میں کب تک عمر کاٹوں
بدل دے میرا رستہ دل بدل دے

سنوں میں نام تیرا دھڑکنوں میں
مزہ آجائے مولا دل بدل دے

سہل فرما مسلسل یاد اپنی
خدایا رحم فرما دل بدل دے

یہ کیسا دل ہے سینے میں الٰہی
جو زندہ بھی ہے مردہ دل بدل دے

تیرا ہو جاؤں اتنی آرزو ہے
بس اتنی ہے تمنا دل بدل دے

پڑا ہوں تیرے در پر دل شکستہ
رہوں کیوں دل شکستہ دل بدل دے

کروں قربان اپنی ساری خوشیاں
تو اپنا غم عطا کر دل بدل دے

جو ہو دیدار تیرا روز محشر
تو دیکھے مسکرا کر دل بدل دے

رہوں میں سر بسجدہ تیرے در پر
خشوع ایسا عطا کر دل بدل دے

ہٹالوں آنکھ اپنی ما سوا
سے
جیوں میں تیری خاطر دل بدل دے

میری فریاد سن لے میرے مولا
بنالے اپنا بندہ دل بدل دے

ہواو حرص والا دل بدل دے
میرا غفلت میں ڈوبا دل بدل دے

62

مسرور کردے

دلِ مغموم کو مسرور کردے
دل بے نور کو پر نور کردے

فروزاں دل میں شمع طور کردے
یہ گوشہ نور سے معمور کر دے

مرا ظاہر سنور جائے الٰہی
مرے باطن کی ظلمت دور کردے

مئ وحدت پلا مخمور کردے
محبت کے نشے میں چور کردے

نہ دل مائل ہو میرا ان کی جانب
جنہیں تیری عطا مغرور کردے

ہے میری گھات میں خود نفس میرا
خدایا اس کو بے مقدور کردے

اللہ اللہ اللہ

آہ جاتی ہے

آہ جاتی ہے فلک پر رحم لانے کے لئے
بادلو! ہٹ جاؤ دیدو راہ جانے کے لئے

اے صبا !ہاں عرض کر عرش الٰہی تھام کے
اے خدا !اب پھیر دے رخ گردش ایام کے

صلح تھی کل جن سے اب وہ برسر پیکار ہیں
وقت اورتقدیر دونوں درپئے آزار ہیں

ڈھونڈتے ہیں اب مداوا سوزش غم کے لئے
کررہے ہیں زخمی دل فریاد مرہم کے لئے

رحم کراپنے نہ آئین کرم کو بھول جا
ہم تجھے بھولے ہیں لیکن تو نہ ہمکو بھول جا

خلق کے راندے ہوئے دنیا کے ٹھکرائے ہوئے
آئے ہیں اب تیرے در پر ہاتھ پھیلائے ہوئے

خوار ہیں بدکار ہیں ڈوبے ہوئے ذلت میں ہیں
کچھ بھی ہیں لیکن تیرے محبوب کی امت میں ہیں

حق پرستوں کی اگرکی تونے دلجوئی نہیں
طعنہ دینگے بت کہ مسلم کا خدا کوئی نہیں

62

اللہ کو اپنا بنالو

اللہ کو اپنا بنالو   اللہ کو دل میں بسالو
اللہ کو دل میں بسا لو   اللہ سے لو لگا لو
یہ زندگی ایک مہلت ہے   روٹھے ہوئے رب کو منا لو
اللہ کو اپنا بنا لو
اللہ کو اپنا بنا لو
اب سب رشتوں کو چھوڑو   اللہ سے رشتہ جوڑو
ہرغیر سے اب ہٹ کٹ کے   اللہ سے لو لگا لو
اللہ کو اپنا بنا لو
اللہ کو اپنا بنا لو
اللہ سے غفلت کیسی ؟   اللہ سے دوری کیسی ؟
اب سب وردوں کو چھوڑو   اللہ کو ورد بنا لو
اللہ کو اپنا بنا لو
اللہ کو اپنا بنا لو

تیرے سوا کون ہے؟

کس سے مانگیں کہاں جائیں کس سے کہیں / اور دنیا میں حاجت روا کون ہے
سب کا داتا ہے تو سب کو دیتا ہے تو / تیرے بندوں کا تیرے سوا کون ہے
کون مقبول ہے کون مردود ہے / بے خبر کیا خبر تجھ کو کیا کون ہے
جب تلیں گے عمل سب کے میزان پر / تب کھلے گا کہ کھوٹا کھرا کون ہے
کون سنتا ہے فریاد مظلوم کی / کس کے ہاتھوں میں کنجی ہے مقسوم کی
رزق پے جس کے پلتے ہیں شاہ وگدا / جلوہ آراء بزم عطا کون ہے
اولیا تیرے محتاج اے رب کل / تیرے بندے ہیں سب انبیاء ورسل
ان کی عزت کا باعث ہے نسبت تیری / ان کی پہچان تیرے سوا کو ن ہے
میرا مالک میری سن رہا ہے فغاں / جانتا ہے وہ خاموشیوں کی زباں
اب میری راہ میں کوئی حائل نہ ہو / نامہ بر کیا بلا ہے صبا کون ہے
ہے خبر بھی وہی مبتداء بھی وہی / نا خدا بھی وہی ہے خدا بھی وہی
جو ہے سا رے جہانو ں میں جلوہ نما / اس احد کے سوا دوسرا کون ہے
اولیا انبیاء اہل بیت نبی / تابعین وصحابہ پہ جب آ بنی
گر کے سجدے میں سب نے یہی عرض کی / تو نہیں ہے تو مشکل کشا کون ہے
اہل فکرونظر جانتے ہیں تجھے / کچھ نہ ہونے پہ بھی مانتے ہیں تجھے
اے نصیر اس کو تو فضل باری سمجھ / ورنہ تیری طرف دیکھتا کون ہے

دل مچل رہا ہے

62

میرادل مچل رہا ہے تیری یاد میں الٰہی
تیرے نام نے تودل میں اک آگ ہے لگائی

تیرا درتو تیرا در ہے تیرے در کے اک گدا نے
دنیائے دوں کی عظمت میرے دل سے ہے مٹائی

تیرے حسن پر میں قربا ں تیری نیم سی نگا ہ نے
میرے اجڑے دل کی بستی اک پل میں ہے بسائی

میں تیرے نوازشوں پر حیران ہو رہا ہوں
قاری نے مجھ کو سورۃ رحمن ہے سنائی

میری زندگی کا حاصل تیری یاد بن گئی ہے
تیرے وصل کی تمنا میرے دل میں ہے سمائی

تیرے عاشقوں میں جینا تیرے سنگ در پہ مرنا
میں یہی سمجھ رہا ہوں تیرے درکی ہے رسائی

مجھے درد دل ملا ہے سن لو اے دنیا والو
میں فقیر بے نوا ہوں مجھے مل گئی ہے شاہی

پاجاسراغ زندگی

اپنے من میں ڈوب کر پا جا سراغ زندگی
تو اگر میرا نہیں بنتا نہ بن اپنا تو بن

من کی دنیا من کی دنیا سوز و مستی جذب وشوق
تن کی دنیا تن کی دنیا سود و سودا مکر وفن

من کی دولت ہاتھ آتی ہے تو پھر جاتی نہیں
تن کی دولت چھاؤں ہے آتا ہے دھن جاتا ہے دھن

پانی پانی کر گئی مجھ کو تو مرشد کی یہ بات
تو جھکا جب نفس کے آگے نہ تن تیرا نہ من

لا الہ الا اللہ

62

یار رہے یارب تو میرا اور میں تیرا یار رہوں
مجھ کو فقط تجھ سے ہو محبت خلق سے میں بیزار رہوں
ہردم ذکر وفکر میں تیرے مست رہوں سرشار رہوں
ہوش رہے مجھ کو نہ کسی کا تیرا مگر ہشیار رہوں

اب تو رہے بس تادم آخر ورد زباں اے میرے الہ
لا الہ الا اللہ لا الہ الا اللہ

تیرے سوامعبود حقیقی کوئی نہیں ہے کوئی نہیں
تیرے سوا مقصود حقیقی کوئی نہیں ہے کوئی نہیں
تیرے سوا موجود حقیقی کوئی نہیں ہے کوئی نہیں
تیرے سوا مشہود حقیقی کوئی نہیں ہے کوئی نہیں

اب تو رہے بس تادم آخر ورد زباں اے میرے الہ
لا الہ الا اللہ لا الہ الا اللہ

دونوں جہاں میں جو کچھ بھی ہے سب ہے تیرے زیر نگیں
جن و انس وحور ملائک عرش وکرسی چرخ وزمیں
کون ومکاں میں لائق سجدہ تیرے سوا اے نور مبیں
کوئی نہیں ہے، کوئی نہیں ہے، کوئی نہیں ہے کوئی نہیں

اب تو رہے بس تادم آخر ورد زباں اے میرے الہ
لا الہ الا اللہ لا الہ الا اللہ

یاد میں تیری سب کو بھلا دوں کوئی نہ مجھ کو یاد رہے
تجھ پر سب گھر بار لٹادوں خانۂ دل آباد رہے
سب خوشیوں کو آگ لگادوں غم سے ترے دل شاد رہے
سب کو نظر سے اپنی گرادوں تجھ سے فقط فریاد رہے

اب تو رہے بس تادم آخر ورد زباں اے میرے الٰہ
لا الٰہ الا اللہ لا الٰہ الا اللہ

مجھ کو سراپا ذکر بنادے ذکر ترا اے میرے خدا......
نکلے میرے ہر بن مو سے ذکر ترا اے میرے خدا
اب تو کبھی چھوڑے نہ چھوٹے ذکر ترا اے میرے خدا
حلق سے نکلے سانس کے بدلے ذکر ترا اے میرے خدا

اب تو رہے بس تادم آخر ورد زباں اے میرے الٰہ
لا الٰہ الا اللہ لا الٰہ الا اللہ

جب تک قلب رہے پہلو میں جب تک تن میں جان رہے
لب پر تیرا نام رہے اور دل میں تیرا دھیان رہے
جذب میں پراں ہوش رہے اور عقل میری حیران رہے
لیکن تجھ سے غافل ہرگز دل نہ مرا اک آن رہے

اب تو رہے بس تادم آخر ورد زباں اے میرے الٰہ
لا الٰہ الا اللہ لا الٰہ الا اللہ

اللہ اللہ اللہ

ابیات شوقیہ

بناؤنگا اپنے نفس سرکش کو اب تو یارب غلام تیرا
میں چھوڑ کر کار و بار سارے کروں گا ہروقت کام تیرا
کیا کرونگا بس اب الٰہی میں ذکر ہی صبح وشام تیرا
جماؤں گا دل میں یاد تیری رٹوں گا دن رات نام تیرا

ہر دم کرونگا اے میرے باری اللہ اللہ اللہ
مثل نفس اب رکھونگا جاری اللہ اللہ اللہ

میں اے خدا دم بھروں گا تیرا بدن میں جب تک جاں رہیگی
پڑھونگا ہروقت کلمہ تیرا دہن میں جب تک زباں رہیگی
کوئی رہیگا نہ ذکر لب پر تری ہی بس داستاں رہے گی
نہ شکوۂ دوستاں رہیگا نہ غیبت دشمناں رہیگی

ہر دم کرونگا اے میرے باری اللہ اللہ اللہ
مثل نفس اب رکھونگا جاری اللہ اللہ اللہ

رہا میں دن رات غفلتوں میں عبث یونہی زندگی گزاری
کیا نہ کچھ کام آخرت کا کٹی گنا ہوں میں عمر ساری
بہت دنوں میں نے سرکشی کی مگر ہے اب سخت شرمساری
میں سر جھکاتا ہوں میرے مولیٰ میں توبہ کرتا ہوں میرے باری

ہر دم کرونگا اے میرے باری اللہ اللہ اللہ
مثل نفس اب رکھونگا جاری اللہ اللہ اللہ

میں دین لونگا میں دین لو نگا نہ لونگا میں زینہار دنیا
دکھا کے نقش ونگا ر اپنے لبھائے مجھ کو ہزار دنیا

اسے میں خوب آزما چکا ہوں بہت ہے بے اعتبار دنیا
لگاؤ نگا اس سے دل نہ ہرگز یہ چار دن کی ہے یار دنیا

ہر دم کرونگا اے میرے باری اللہ اللہ اللہ اللہ
مثل نفس اب رکھونگا جاری اللہ اللہ اللہ اللہ

بتان دلبر تو سینکڑوں ہیں مگر کوئی با وفا نہیں ہے
ودود اور لائق محبت فقط ہے تو دوسرا نہیں ہے

کوئی تیرے ذکر کے برابر مزے کی شئے اے خدا نہیں ہے
مزے کی چیزیں ہیں گو ہزاروں کسی میں ایسا مزہ نہیں ہے

ہر دم کرونگا اے میرے باری اللہ اللہ اللہ اللہ
مثل نفس اب رکھونگا جاری اللہ اللہ اللہ اللہ

ہر دم اللہ اللہ کر

62

ہر دم اللہ اللہ کر نور سے اپنا سینہ بھر
جیئے تو اس کا ہو کر جی مرے تو اسکا ہو کر مر

تیری زباں ہو اس کا نام تیرا دل ہو اس کا گھر
ہر دم اللہ اللہ کر نور سے اپنا سینہ بھر

ڈر کر بھاگیں سب شیطاں تو صرف ایک خدا سے ڈر
ہر دم اللہ اللہ کر نور سے اپنا سینہ بھر

سب کے بخشے وہی گناہ شرط ہے اس کی استغفار کر
ہر دم اللہ اللہ کر نو ر سے اپنا سینہ بھر

ہم منگتے ہیں وہ داتا اس سے مانگتے شرم نہ کر
ہر دم اللہ اللہ کر نور سے اپنا سینہ بھر

اس کو سوالی سے ہے پیار مانگ دعائیں شام سحر
ہر دم اللہ اللہ کر نور سے اپنا سینہ بھر

ہم محتاج ہیں وہ مختار ہم نا چیز ہیں وہ اکبر
ہر دم اللہ اللہ کر نور سے اپنا سینہ بھر

دل دکھیا اس کو محبوب اس کو پیارا ہے دیدۂ تر
ہر دم اللہ اللہ کر نور سے اپنا سینہ بھر

اس کی ثنا حمد وثنا وہ سلطان ہے وہ داور
ہر دم اللہ اللہ کر نور سے اپنا سینہ بھر

شام وسحر اللہ اللہ

شغل مرا بس اب تو الٰہی شام وسحر اللہ اللہ
لیٹے بیٹھے چلتے پھرتے آٹھ پہر ہو اللہ اللہ

اے مرے داتا اے مرے مالک اے مرے مولا اے مرے والی
شہنشاہ دوعالم تو ہے سب سے تری سرکار ہے عالی
شان تری ہر آن نئی ہے گاہ جمالی گاہ جلالی
وہ بھی عجب خوش وقت ہے جس نے قلب میں تیری یاد بسالی
شغل مرا بس اب تو الٰہی شام وسحر اللہ اللہ
لیٹے بیٹھے چلتے پھرتے آٹھ پہر ہو اللہ اللہ

کسب میں دنیا ہی کے رہا میں دین کی دولت کچھ نہ کمائی
وقت یونہی بے کار گزارا عمر یونہی غفلت میں گنوائی
خلق میں سب سے میں ہی برا ہوں کوئی نہیں ہے مجھ میں بھلائی
مجھ سا کوئی بدکار نہ ہوگا کون سی میں نے کی نہ برائی
شغل مرا بس اب تو الٰہی شام وسحر اللہ اللہ
لیٹے بیٹھے چلتے پھرتے آٹھ پہر ہو اللہ اللہ

ذکر کی اب ہو یارب کام کا یہ ناکام ہو تیرا
قلب میں ہر دم یاد ہو تیری لب پہ ہمیشہ نام ہو تیرا
تجھ سے بہت رہتا ہے گریزاں اب دل وحشی رام ہو تیرا
مجھ کو اب استقلال عطا کر، پختہ بس اب یہ خادم ہو تیرا
شغل مرا بس اب تو الٰہی شام وسحر اللہ اللہ
لیٹے بیٹھے چلتے پھرتے آٹھ پہر ہو اللہ اللہ

ذکر ترا کرکر کے الٰہی دور کروں میں دل کی سیاہی
چھوڑ کے حب مالی وجاہی اب تو کروں بس فقر میں شاہی62
شام وسحر ہے شغل مناہی میرے گناہ ہے لا متناہی
کس سے کہوں میں اپنی تباہی تو ہی مری کر پشت پناہی
شغل مرا بس اب تو الٰہی شام وسحر اللہ اللہ
لیٹے بیٹھے چلتے پھرتے آٹھ پہر ہو اللہ اللہ

نفس کے شر سے مجھ کو بچالے اے مرے اللہ اے مرے اللہ
پنجۂ غم سے مجھ کو چھڑالے اے مرے اللہ اے مرے اللہ
سن مرے نالے سن مرے نالے اے مرے اللہ اے مرے اللہ
اپنا بنالے اپنا بنالے اے مرے اللہ اے مرے اللہ
شغل مرا بس اب تو الٰہی شام وسحر اللہ اللہ
لیٹے بیٹھے چلتے پھرتے آٹھ پہر ہو اللہ اللہ

اپنی رضا میں مجھ کو مٹادے اے مرے اللہ اے مرے اللہ
کردے فنا سب میرے ارادے اے مرے اللہ اے مرے اللہ
جام محبت اپنا پلادے اے مرے اللہ اے مرے اللہ
دل میں مرے یاد اپنی رچادے اے مرے اللہ اے مرے اللہ
شغل مرا بس اب تو الٰہی شام وسحر اللہ اللہ
لیٹے بیٹھے چلتے پھرتے آٹھ پہر ہو اللہ اللہ

دیدۂ دل میں تجھکو بسا لوں سب سے ہٹا لوں اپنی نظر میں
تیرا ہی جلوہ پیش نظر ہو جاؤں کہیں میں دیکھوں جدھر میں
تیرا تصور ایسا جما لوں قلب میں مثل نقش حجر میں
بھول سکوں تا عمر نہ تجھ کو چاہوں بھلانا خود بھی اگر میں

شغل مرا بس اب تو الٰہی شام وسحر اللہ اللہ
لیٹے بیٹھے چلتے پھرتے آٹھ پہر ہو اللہ اللہ

ذات ہے تیری سب سے نرالی شان ہے تیری فہم سے عالی
اس کو تیری وحدت ہے مشاہد جس کا ہے دل اغیار سے خالی
تیرے شواہد بحر وبر گردون وزمیں ایام ولیالی
ذرہ ذرہ قطرہ قطرہ پتہ پتہ ڈالی ڈالی
شغل مرا بس اب تو الٰہی شام وسحر اللہ اللہ
لیٹے بیٹھے چلتے پھرتے آٹھ پہر ہو اللہ اللہ

کنہ تری ہے فہم سے عالی وصف ہے تیرا عقل سے بالا
تیرے ہے لاکھوں ماننے والے کوئی نہیں ہے جاننے والا
تیری محبت روح کی لذت تیر اتصو ر دل کا اجالا
نطق نے میرے چوم لئے لب نام تیرا جب منہ سے نکالا
شغل مرا بس اب تو الٰہی شام وسحر اللہ اللہ
لیٹے بیٹھے چلتے پھرتے آٹھ پہر ہو اللہ اللہ

اپنا مجھے مجذوب بنالے تیرا ہی سودا ہو مرے سر میں
تیری محبت ہو رگ وپے میں جان میں تن میں دل میں جگر میں
شاد رہوں میں رنج خوشی میں سود وزیاں میں نفع وضرر میں
فرق نہ دیکھوں شاہ گدا میں در وصدف میں لعل وگہر میں
شغل مرا بس اب تو الٰہی شام وسحر اللہ اللہ
لیٹے بیٹھے چلتے پھرتے آٹھ پہر ہو اللہ اللہ

62

ذکرِ الٰہی

میری کریگا مقصد بر آری اللہ اللہ اللہ اللہ
بخشے گا مجھ کو پرہیز گاری اللہ اللہ اللہ اللہ

رکھے گا مشغول آہ زاری اللہ اللہ اللہ اللہ
دل کو کریگا یہ آبیاری اللہ اللہ اللہ اللہ

ہردم کرونگا اے میرے باری اللہ اللہ اللہ اللہ
جب سانس لوں میں ہوجائے جاری اللہ اللہ اللہ اللہ

دل پہ چلاتا ہے اف کٹاری اللہ اللہ اللہ اللہ
اورنفس پر پھیرتا ہے آری اللہ اللہ اللہ اللہ

دو دو لگاتا ہے ضرب کاری اللہ اللہ اللہ اللہ
تلوار ہے وہ بھی دودھاری اللہ اللہ اللہ اللہ

ہردم کرونگا اے میرے باری اللہ اللہ اللہ اللہ
جب سانس لوں میں ہوجائے جاری اللہ اللہ اللہ اللہ

کیا ذکر ہے یہ اللہ اکبر اللہ اللہ اللہ
دل پہ چلاتا ہے تیر وخنجر اللہ اللہ اللہ

یہ جان سے بھی ہے مجھ کو بڑھ کر اللہ اللہ اللہ
چھوڑوں نہ میں گو بن جائے دم پر اللہ اللہ اللہ

ہردم کرونگا اے میرے باری اللہ اللہ اللہ
جب سانس لوں میں ہوجائے جاری اللہ اللہ اللہ

یہ ذکر ہے یا قند مکر ر اللہ اللہ اللہ
کہنے لگا میرا دل بھی سن کر اللہ اللہ اللہ

یہ جان شیریں سے بھی ہے خوش تر اللہ اللہ اللہ
یہ ذکر حق یا شیر وشکر اللہ اللہ اللہ

ہردم کرونگا اے میرے باری اللہ اللہ اللہ
جب سانس لوں میں ہوجائے جاری اللہ اللہ اللہ

اللہ اللہ اللہ

میں تو اس قابل نہیں 62

شکر ہے تیرا خدایا میں تو اس قابل نہ تھا — تو نے اپنے گھر بلایا میں تو اس قابل نہ تھا
اپنا دیوانہ بنایا میں تو اس قابل نہ تھا — گرد کعبہ کے پھرایا میں تو اس قابل نہ تھا
مدتوں کی پیاس کو سیراب تو نے کردیا — جام زمزم کا پلایا میں تو اس قابل نہ تھا
ڈال دی ٹھنڈک میرے سینے میں تو نے ساقیا — اپنے سینے سے لگایا میں تو اس قابل نہ تھا
بھا گیا میری زباں کو ذکر الا اللہ کا — یہ سبق کس نے پڑھایا میں تو اس قابل نہ تھا
خاص اپنے در کا رکھا تو نے اے مولا مجھے — یوں نہیں در در پھرایا میں تو اس قابل نہ تھا
میری کوتاہی کہ تیری یاد سے غافل رہا — پر نہیں تو نے بھلایا میں تو اس قابل نہ تھا
میں کہ تھا بے راہ تو نے دستگیری آپ کی — تو ہی مجھ کو رہ پہ لایا میں تو اس قابل نہ تھا
عہد جو روز ازل تجھ سے کیا تھا یاد ہے — عہد وہ کس نے نبھایا میں تو اس قابل نہ تھا
تیری رحمت تیری شفقت سے ہوا مجھ کو نصیب — گنبد خضرا کا سایہ میں تو اس قابل نہ تھا
میں نے جو دیکھا سو دیکھا جلوہ گاہ قدس میں — میں نے جو پایا سو پایا میں تو اس قابل نہ تھا

بارگاہ سید کونین میں آکر نفیس
سوچتا ہوں کیسے آیا میں تو اس قابل نہ تھا

ضربیں کسی کے نام کی دل پر یوں ہی لگائے جا

وہ ہو کسی بھی حال میں مولیٰ سے لو لگائے جا
قدرت ذو الجلال میں کیا نہیں گڑگڑائے جا

بیٹھے گا چین سے اگر کام کے کیا رہیں گے پر
گو نہ نکل سکے مگر پنجرے میں پھڑ پھڑائے جا

اشک یونہی بہائے جا دل کی لگی بجھائے جا
آہیں بھی کھینچ کھینچ کر آتش غم بڑھائے جا

حسن تماشہ دوست کو عشق کرشمہ ساز تو
کھیل یونہی نئے نئے شام وسحر دکھائے جا

ضربیں کسی کے نام کی دل پہ یونہی لگائے جا
گو نہ ملے جواب کچھ در یونہی کھٹ کھٹائے جا

کھولیں وہ یا نہ کھولیں دراس پہ ہو کیوں تیری نظر
تو تو بس اپنا کام کر یعنی صدا لگائے جا

ہاں مجھے مثل کیمیا خاک میں تو ملائے جا
شان میری گھٹائے جا رتبہ میرا بڑھائے جا

سب ہوں حجاب برطرف دیکھوں تجھی کو ہر طرف
پردے یونہی اٹھائے جا جلوے یونہی دکھائے جا

جام پہ جام لائے جا شان کرم دیکھائے جا
پیاس میری بڑھائے جا روز نئی پلائے جا

پوری نہیں ہے بے خودی کرتا ہوں مستیاں ابھی
ہوش میرے اڑائے جا اور ابھی چھکائے جا

تیری بلا سے کچھ ہو بس تو تو ادا دکھائے جا
روتا ہے روئے کل جہاں تو یونہی مسکرائے جا

غم سے کہاں فراغ ہے دل پہ تو روز داغ ہے
قبضہ میں تیرے باگ ہے نت نئے گل کھلائے جا

دیکھ یہ راہ عشق ہے ہوتی ہے بس یونہی یہ طے
سینے پہ تیر کھائے جا آگے قدم بڑھائے جا

یہ نہیں ظلم دشمناں یہ ہے جفائے جان جاں
صورت ہے ابر تو بھی ہاں روتے میں مسکرائے جا

62

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

خودی کا سر نہاں لا الہ الا اللہ
خودی ہے تیغ فساں لا الہ الا اللہ

یہ دور اپنے ابراہیم کی تلاش میں ہے
صنم کدہ ہے جہاں لا الہ الا اللہ

کیا ہے تو نے متاع غرور کا سودا
فریب سود وزیاں لا الہ الا اللہ

یہ مال ودولت دنیا یہ رشتہ وپیوند
بتان وہم وگماں لا الہ الا اللہ

خرد ہوئی ہے زمان ومکاں کی زناری
نہ ہے زماں نہ مکاں لا الہ الا اللہ

یہ نغمہ فصل گل ولالہ کا نہیں پابند
بہار ہو کہ خزاں لا الہ الا اللہ

اگرچہ بت ہیں جماعت کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم اذاں لا الہ الا اللہ

مناجات

ایک نشہ سا ہے جو چھائے ہے تیرے نام کے ساتھ
اک تسلی سی بھی آئے ہے تیرے نام کے ساتھ

عنبر وعود لٹائے ہے تیری یاد جمیل
ایک خوشبو سی بھی آئے ہے تیرے نام کے ساتھ

گویا کونین کی دولت کو سمیٹا اس نے
دل کی دنیا جو بسائے ہے تیرے نام کے ساتھ

ہے ترا ذکر حلاوت میں کچھ ایسا کہ زباں
اک نیا ذائقہ پائے ہے تیرے نام کے ساتھ

دل تڑپتا ہے سنے جب بھی تیرا نام کہیں
آنکھ بھی اشک بہائے ہے تیرے نام کے ساتھ

خوب کیا عشق الٰہی کا اثر ہوتا ہے
روح بھی وجد میں آئے ہے تیرے نام کے ساتھ

حشر کیا ہوگا بھلا ان کا تری دید کے دن
جن کا دل جوش میں آئے ہے تیرے نام کے ساتھ

خوب جی بھر کے جو کرتا ہے ترا ذکر فقیر
دل کی ظلمت کو مٹائے ہے تیرے نام کے ساتھ

مناجات

بابا من کی آنکھیں کھول — بابا من کی آنکھیں کھول
مطلب کی ہے دنیا ساری — مطلب کے ہے سب سنساری
جگ میں تیرا کوہت کاری — تن من کا سب زور لگا کر
نام اللہ کا بول
بابا من کی آنکھیں کھول — بابا من کی آنکھیں کھول
دنیا ہے یہ ایک تماشا — چار دنوں کی جھوٹی آشا
پل میں تولہ پل میں ماشہ — گیان ترازو ہاتھ میں لے کر
تول سکے تو تول
بابا من کی آنکھیں کھول — بابا من کی آنکھیں کھول

مناجات

اپنے دامان شفاعت میں چھپائے رکھنا
میرے سرکار میری بات بنائے رکھنا
میں نے مانا کہ گنہگار ہوں پر آپ کا ہوں
اس گنہگار سے سرکار نبھائے رکھنا
ذرۂ خاک کو خورشید بنانے والے
خاک ہوں میں مجھے قدموں سے لگائے رکھنا

محبت الٰہی

وَاللّٰہِ مَا طَلَعَتْ شَمْسٌ وَلاَغَرَبَتْ
اِلاَّ وَاَنْتَ فِیْ قَلْبِیْ وَوَسْوَاسِیْ
وَلاَجَلَسْتُ اِلیٰ قَوْمٍ اُحَدِّثُھُمْ
اِلاَّ وَاَنْتَ حَدِیْثِیْ بَیْنَ جُلاَّسِیْ
وَلاَ ذَکَرْتُک مَحْزُوْناً وَلاَ طَرَبا
الا وحُبُّک مَقْرُوْناً بِاَنْفَاسِیْ
ولا ھَمَمْتُ بِشُرْبِ الْمَاءِ مِنْ عَطَشٍ
اِلاَّ رَأَیْتُ خیالاً مِنک فِی الْکَأسِ
فلو قَدَرْتُ علی الاِتْیَانِ زُرْتُکم
سُحبا علی الوجه او مَشْیاً علی الرَّأسِ

ترجمہ: اللہ کی قسم کبھی سورج طلوع نہیں ہوا اور کبھی غروب نہیں ہوا مگر یہ کہ تو میرے دل میں اور میرے خیال میں ہوتا ہے، اور میں کبھی کسی مجلس میں نہیں بیٹھا مگر یہ کہ اس مجلس میں تیرا ہی تو ذکر ہو رہا ہوتا ہے۔

اور میں نے کبھی تیرا ذکر نہیں کیا خوشی اور غمی کی حالت میں مگر یہ کہ تیری محبت میری سانسوں میں لپٹی ہوئی ہوتی ہے، اور میں نے کبھی پانی نہیں پیا مگر اس حال میں کہ پانی کے پیالے میں بھی تیرا ہی تصور کر رہا ہوتا ہوں، اور اے محبوب اگر مجھے اجازت ہوتی تیری زیارت کو آؤں تو میں اپنے رخسار اور سر کے بل چلتا ہوا تیری ملاقات کو پہنچ جاتا۔

ایک ناصحانہ کلام

راتیں جاگیں تے شیخ سڈاویں راتیں جاگن کتے تیتھوں اتے
رکھا سکھا ٹکڑا کھا کے دنیں جا رکھاں وچ ستے تیتھوں اتے
تو ناشکرا اتے پلنگا اوہ شاکر روڑیاں اتے تیتھو ں اتے
در مالک دا مول نہ چھوڑن بھانویں مارے سو سو جوتے تیتھوں اتے
اٹھ بلھیا توں یار منا لے نئیں تے بازی لے گئے کتے تیتھوں اتے

ترجمہ:- تو رات کو جاگتا ہے اور اپنے آپ کو شیخ کہلواتا ہے رات کو تو کتے بھی جاگتے ہیں کتے تجھ سے بہتر ہیں۔۔۔۔وہ روکھی سوکھی روٹی کھا لیتے ہیں اور ساری رات جاگ جاگ کر مالک کے گھر کا پہرہ دیتے ہیں اور صبح کے وقت ان کے لئے نرم بستر نہیں ہوتے بلکہ کسی دیوار یا کسی درخت کے اوٹ میں بغیر بستر کے زمین پر لیٹ کر سو جاتے ہیں کتے تجھ سے بہتر ہیں۔۔۔۔تو پلنگوں پر سونے کے بعد بھی ناشکری کرتا ہے اور وہ روڑیوں یعنی غلاظت کے ڈھیروں پر سو کر بھی اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں کتے تجھ سے بہتر ہیں۔۔۔۔کتے اپنے مالک کا در کبھی نہیں چھوڑتے چاہے ان کا مالک انہیں سو سو جوتے مارے اور تو تو ذرا سی بات پر مالک کا در چھوڑ کر چلا جاتا ہے، کتے تجھ سے بہتر ہیں۔۔۔۔او بلھیا! اٹھ تہجد کا وقت ہے تو اپنے پروردگار کو راضی کر لے ورنہ کتے تجھ سے بازی لے جائینگے۔

میڈا عشق وی توں

(بزبان پنجابی)

میڈا عشق وی توں میڈا یار وی توں ۔۔۔ میڈا دین وی تو ایمان وی تو ں
میڈا جسم وی توں میڈا روح وی توں ۔۔۔ میڈا قلب وی تو جند جاں وی توں
میڈا کعبہ قبلہ مسجد منبر ۔۔۔ مصحف تے قرآن وی توں
میڈے فرض فریضے حج زکوتاں ۔۔۔ صوم صلوۃ اذان وی توں
میڈا ذکر وی تو ں میڈا فکر وی توں ۔۔۔ میڈا ذوق وی تو ں وجدان وی توں
میڈا سانول مٹھڑا شام سلونڑا ں ۔۔۔ من موہن جاناں وی توں
میڈی آس امید تے کھٹیا وٹیا ۔۔۔ میڈا تکیہ مان تران وی توں
میڈا دھرم وی توں میڈا بھرم وی تو ں ۔۔۔ میڈا شرم وی توں میڈا شان وی توں
میڈا دکھ سکھ روون کھلن وی توں ۔۔۔ میڈا درد وی توں درمان وی توں
میڈا خوشیاں دا اسبا ب وی توں ۔۔۔ میڈے سولا ں دا سامان وی توں
میڈا حسن تے بھاگ سہاگ وی توں ۔۔۔ میڈا بخت تے نام ونشان وی توں
میڈے ٹھنڈڑے ساہ تے مونجھ منجاری ۔۔۔ ہنجواں دا طوفان وی توں
میڈی مہندی کجل مساگ وی توں ۔۔۔ میڈی سرخی بیڑا پان وی توں
جے یار فرید قبول کرے ۔۔۔ سرکار وی توں سلطان وی توں

62

مدینہ کا سفر

مدینے کا سفر ہے اور میں نمدیدہ نمدیدہ
جبیں افسردہ افسردہ قدم لرزیدہ لرزیدہ

چلا ہوں ایک مجرم کی طرح میں جانب طیبہ
نظر شرمندہ شرمندہ بدن لرزیدہ لرزیدہ

کہاں میں اور کہاں اس روضۂ اقدس کا نظارہ
نظر اس سمت اٹھتی ہے مگر دزدیدہ دزدیدہ

مدینے جا کے ہم سمجھے تقدس کس کو کہتے ہیں
ہوا پاکیزہ پاکیزہ فضا سنجیدہ سنجیدہ

بصارت کھوگئی لیکن بصیرت تو سلامت ہے
مدینہ ہم نے دیکھا ہے مگر نادیدہ نادیدہ

وہی اقبا ل جسکو ناز تھا کل خوش مزاجی پر
فراق طیبہ میں پھرتا ہے اب رنجیدہ رنجیدہ

سلام

نبی اکرم شفیع اعظم دکھے دلو ں کا سلام لے لو
تمام دنیا کے ہم ستائے کھڑے ہوئے ہیں سلام لے لو

شکستہ کشتی ہے تیز دھارا نظر سے روپوش ہے کنارہ
نہیں کوئی نا خدا ہمارا خبر تو عالی مقام لے لو

نبی اکرم شفیع اعظم دکھے دلو ں کا سلام لے لو
تمام دنیا کے ہم ستائے کھڑے ہوئے ہیں سلام لے لو

عجب مشکل میں کارواں ہے نہ کوئی جادہ نہ پاسباں ہے
بشکل رہبر چھپے ہین رہزن اٹھو ذرا انتقام لے لو

نبی اکرم شفیع اعظم دکھے دلو ں کا سلام لے لو
تمام دنیا کے ہم ستائے کھڑے ہوئے ہیں سلام لے لو

قدم قدم پہ ہے خوف رہزن زمیں بھی دشمن فلک بھی دشمن
زمانہ ہم سے ہوا ہے بدظن تمہیں محبت سے کام لے لو

نبی اکرم شفیع اعظم دکھے دلو ں کا سلام لے لو
تمام دنیا کے ہم ستائے کھڑے ہوئے ہیں سلام لے لو

کبھی تقاضا وفا کا ہم سے کبھی مذاق جفا ہے ہم سے
تمام دنیا خفا ہے ہم سے خبر تو خیر الانام لے لو

نبی اکرم شفیع اعظم دکھے دلوں کا سلام لے لو
تمام دنیا کے ہم ستائے کھڑے ہوئے ہیں سلام لے لو

یہ کیسی منزل پہ آ گئے ہم نہ کوئی اپنا نہ ہم کسی کے
تم اپنے دامن میں آج آقا تمام اپنے غلام لے لو

نبی اکرم شفیع اعظم دکھے دلو ں کا سلام لے لو
تمام دنیا کے ہم ستائے کھڑے ہوئے ہیں سلام لے لو

یہ دل میں ارماں ہے اپنے طیب مزار اقدس پہ جا کے اک دن
سناؤں ان کو میں حال دل کا کہوں میں ان سے سلام لے لو

نبی اکرم شفیع اعظم دکھے دلو ں کا سلام لے لو
تمام دنیا کے ہم ستائے کھڑے ہوئے ہیں سلام لے لو

نہ ہو گر رہبر کامل سفر کامل نہیں ہوتا

شہ کونین کی سنت پہ جو عامل نہیں ہوتا — وہ کچھ بھی کر رہا ہو اسکو کچھ حاصل نہیں ہوتا

کرشمہ لاکھ دکھلائے ولی اس کو کہے کوئی — گروہ اولیاء میں وہ کبھی شامل نہیں ہوتا

سفر ناقص ہی رہتا ہے کبھی منزل نہیں ملتی — نہ ہو گر رہبر کامل سفر کامل نہیں ہوتا

عمل پیہم ہو پھر اللہ کی مرضی بھی حاصل ہو — تو ایسے کام میں کوئی کبھی حائل نہیں ہوتا

جو فکر آخرت میں رات دن بے چین رہتا ہے — خدا کی یاد سے ایک آن بھی غافل نہیں ہوتا

جسے عشق پیمبر ہے جسے پاس شریعت ہے — وہ احکام شریعت سے کبھی جاہل نہیں ہوتا

سمجھتا ہے خدا کو صرف جو حاجت روا اپنا — کسی کے در پہ جا کر وہ کبھی سائل نہیں ہوتا

تجلی رب کی ایسے قلب پر نازل نہیں ہوتی — رذیلہ قلب کا جس نفس سے زائل نہیں ہوتا

وہ گمراہی میں رہتا ہے ہدایت مل نہیں سکتی — طریق حق کی جانب جسکا دل مائل نہیں ہوتا

نہیں ہوتا ہے جس میں خدمت مخلوق کا جذبہ — کسی کی بھی نظر میں وہ کسی قابل نہیں ہوتا

بہت تحقیق کی ثاقب بس تیرا جرم یہ نکلا — خلاف شرع باتوں کا کبھی قائل نہیں ہوتا

ترانۂ دارالعلوم دیوبند

62

یہ علم وہنر کا گہوارہ تاریخ کا وہ شہ پارہ ہے
ہر پھول یہاں ایک شعلہ ہے ہر سرو یہاں مینارہ ہے

خود ساقئ کوثر نے رکھی مئے خانے کی بنیاد یہاں
تاریخ مرتب کرتی ہے دیوانوں کی روداد یہاں

کہسار یہاں دب جاتے ہیں طوفان یہاں رک جاتے ہیں
اس کاخ فقیری کے آگے شاہوں کے محل جھک جاتے ہیں

عابد کے یقیں سے روشن ہے سادات کا سچا صاف عمل
آنکھوں نے کہاں دیکھا ہوگا اخلاص کا ایسا تاج محل

ہے عزم حسین احمد سے بپا ہنگامۂ گیرودار یہاں
شاخوں کی لچک بن جاتی ہے باطل کے لئے تلوار یہاں

ہر صحن چمن ہے برکھا رات ہر موسم ہے برسات یہاں
گلبام سحر بن جاتی ہے ساون کی اندھیری رات یہاں

رومی کی نظر رازی کی غزل غزالی کی تلقین یہاں
روشن ہے جمال انور سے پیمانہ فخرالدین یہاں

(۱) محبت الٰہی پر مشتمل اشعار

ہر تمنا دل سے رخصت ہوگئی   اب تو آجا اب تو خلوت ہوگئی

ایک ان سے کیا محبت ہوگئی   ساری دنیا ہی سے وحشت ہوگئی

لاکھ جھڑکو اب کہاں پھرتا ہے دل   ہو گئی اب تو محبت ہو گئی

مجھ کو نہ اپنا ہوش نہ دنیا کا ہوش ہے   بیٹھا ہوں مست ہو کے تمہارے جمال میں

تاروں سے پوچھ لو میری رودادِ زندگی   راتوں کو جاگتا ہوں تمہارے خیال میں

تیری ایک نگاہ کی بات ہے   میری زندگی کا سوال ہے

مجھے اپنی پستی کی ہے شرم   تیری رفعتوں کا خیال ہے

مگر اپنے دل کا کیا کروں   اسے پھر بھی شوق وصال ہے

پتھر سے ہو خدا سے یا پھر کسی سے ہو   آتا نہیں ہے چین محبت کئے بغیر

دل بحر محبت ہے محبت یہ کریگا   لاکھ اس کو بچا تو یہ کسی پر تو مریگا

محبت محبت تو کہتے ہیں لیکن   محبت نہیں جس میں شدت نہیں ہے

محبت کے انداز ہیں سب پرانے   خبردار ہو اس میں جدت نہیں ہے

تیرے عشق کی انتہا چاہتا ہوں   مری سادگی دیکھ کیا چاہتا ہوں

62

جب تک بکے نہ تھے کوئی پوچھتا نہ تھا   تم نے ہمیں خرید کر انمول کر دیا

محبت کا جنوں باقی نہیں ہے   وہ دل وہ آرزو باقی نہیں ہے

نماز وروزہ وقربانی وحج   یہ سب باقی ہیں تو باقی نہیں ہے

لوٹ آئے جتنے فرزانے گئے   تا بمنزل صرف دیوانے گئے

آہ کو نسبت ہے کچھ عشاق سے   آہ نکلی اور پہچانے گئے

کچھ اس کا لطف اہل محبت سے پوچھئے   شان جلال بھی انہیں شان جمال ہے

جس قلب کی گرمی نے دل پھونک دیۓ لاکھوں   اس قلب میں یااللہ کیا آگ بھری ہوگی

دو عالم سے کرتی ہے بیگانہ دل کو   عجب چیز ہے لذت آشنائی

شراب محبت پلادے مجھے   تو دنیا میں اپنا بنالے مجھے

تیرے جلوے کو دیکھ کر جان دوں   مروں تو تیرے فضل سے یوں مروں

رہوں گور میں بھی دیوانہ تیرا   نہ موقوف ہو منہ دکھانا تیرا

اٹھوں تو تیری یاد میں پھر اٹھوں   غرض عشق ہی میں جیوں اور مروں

یارب دلِ مسلم کو وہ زندہ تمنا دے
جو قلب کو گرما دے جو روح کو تڑپا دے
بھٹکے ہوئے آہو کو پھر سوئے حرم لے چل
اس شہر کے خوگر کو پھر وسعت صحرا دے
اس دور کے ظلمت میں ہر قلب پریشاں کو
وہ داغ محبت دے جو چاند کو شرما دے

ہم ہوئے تم ہوئے کہ میر ہوئے
اسکی زلفوں کے سب اسیر ہوئے

ایک دم بھی محبت چھپ نہ سکی
جب تیرا کسی نے نام لیا

میری ہر نظر تیری منتظر
تیری ہر نظر میرا امتحان

جان دی، دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

خدا کے نام پر مٹ جا خدا کے نام پر بک جا
یہی ایسی تجارت ہے کہ جس کو بے خطر پایا

الفاظ ومعانی میں تفاوت نہیں لیکن
ملا کی اذاں اور، مجاہد کی اذاں اور
پرواز ہے دونوں کی اسی ایک فضا میں
کرگس کا جہاں اور ہے، شاہیں کا جہاں اور

محبت معنی والفاظ میں لائی نہیں جاتی
یہ وہ نازک حقیقت ہے جو سمجھائی نہیں جاتی

کچھ حقیقت نہ ہو محبت کی
ایک نشہ سا ضرور ہوتا ہے

میری قسمت سے الٰہی پائے یہ رنگ قبول
پھول کچھ میں نے چنے ہیں ان کے دامن کے لئے

62

دونوں جہاں کسی کی محبت میں ہار کے
وہ آرہا ہے کوئی شبِ غم گذار کے

آنکھ والا جو تیرے جوبن کا تماشہ دیکھے
دیدۂ کور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے

پہلے خود آگ لگا جاتے ہیں آکر دل میں
پھر بجھانے کے لئے دیدۂ تر دیتے ہیں

تیرا غم بھی مجھ کو عزیز ہے
کہ وہ تیری دی ہوئی چیز ہے

نشانِ سجود تیری جبیں پر ہوا تو کیا
کوئی ایسا سجدہ کر کہ زمیں پر نشان رہے

جگ میں آکر ادھر ادھر دیکھا
تو ہی آیا نظر، جدھر دیکھا
جان سے ہوگئے بدن خالی
جس طرف تو نے آنکھ بھر دیکھا

سو بار صدقے ہوکے بھی یہ چاہتا ہے دل
سو بار اور آپ پہ قربان جائے

میں تو مجبور سہی اللہ تو مجبو ر نہیں
تجھ سے میں دور سہی وہ تو مگر دور نہیں
تیری صحت ہمیں منظور ہے لیکن اس کو
نہیں منظور تو پھر ہم کو بھی منظو ر نہیں

نہیں دیوانہ حق جو تیرا دیوانہ نہیں
ہائے وہ روح کہ جس نے تجھے پہچانا نہیں

نالہ ہے بلبلِ شوریدہ ترا خام ابھی
اپنے سینے میں ذرا اور اسے تھام ابھی
پختہ ہوتی ہے اگر مصلحت اندیش ہو عقل
عشق ہو مصلحت اندیش تو ہے خام ابھی
عشق فرمودہ قاصد سے سبک گام عمل
عقل سمجھی ہی نہیں معنی پیغام ابھی
بے خطر کود پڑا آتش نمرود میں عشق
عقل ہے محوِ تماشائے لب بام ابھی

کمال یہ ہے کہ آواز تک نہیں آتی
وفورِ شوق میں یوں جل رہے ہیں پروانے

عشق کی دیوانگی طے کر گئی کتنے مقام
عقل جس منزل پہ تھی اب تک اسی منزل پہ ہے

دیکھتا ہوں انہیں دور سے دیکھا کرنا
عشق کا کام نہیں حسن کو رسوا کرنا

راہ برسوں کی طے ہوئی پل میں
عشق کا ہے بہت بڑا احسان

دیکھی نبض جو میری تو کاغذ لیا
کچھ دیر سوچا عشق کا بیمار لکھ دیا
قربان کیوں نہ جاؤں میں ایسے طبیب پر
نسخے میں جس نے شربتِ دیدار لکھ دیا

عقل کو تنقید سے فرصت نہیں
عشق پر اعمال کی بنیاد رکھ

اچھا ہے دل کے پاس رہے پاسبانِ عقل
لیکن کبھی کبھی اسے تنہا بھی چھوڑ دے

عشق کی چوٹ تو پڑتی ہے سبھی پر یکساں
ظرف کے فرق سے آواز بدل جاتی ہے

کبھی اے حقیقتِ منتظر نظر آ لباسِ مجاز میں
کہ ہزاروں سجدے تڑپ رہے ہیں میری جبین نیاز میں

62

چلو دیکھ آئیں تماشا جگر کا
سنا ہے وہ کافر مسلماں ہوا ہے

میرا کمالِ عشق بس اتنا ہے اے جگر
وہ مجھ پہ چھا گئے میں زمانے پہ چھا گیا

فنا فی اللہ کی تہہ میں بقا کا راز مضمر ہے
جسے مرنا نہیں آتا اسے جینا نہیں آتا

شاہد بزم ازل نے ایک نگاہ ناز سے
عشق کو اس انجمن میں آشکارا کر دیا

ازل سے حسن پرستی لکھی تھی قسمت میں
میرا مزاج لڑکپن سے عاشقانہ ہے

پیدا ہوئے تو ہاتھ جگر پر دھرے ہوئے
کیا جانیں ہم ہیں کب سے کسی پر مرے ہوئے

میری طفلی میں شان عشق بازی آشکارا تھی
اگر بچپن میں کھیلا کھیل تو آنکھیں لڑانے کا

کہیں کون و مکاں میں جو نہ رکھی جا سکی اے دل
غضب دیکھا وہ چنگاری میری مٹی میں شامل ہے

عقل و دل و نگاہ کا، مرشد اولیں ہے عشق
عشق نہ ہو تو شرع و دین بت کدۂ تصورات

❁ اگر محبت الٰہی نہ ہو تو پھر پوری کی پوری شریعت تصورات کا بت کدہ بن جاتی ہے، اگر محبت الٰہی کو نکال دو تو پھر کیا رہ گیا۔

عشق کی ایک جست نے طے کردیا قصہ تمام
اس زمین وآسماں کو بے کراں سمجھا تھا میں

سامنے سے جب وہ شوخ دلربا آجائے ہے
تھامتا ہوں دل کو پر ہاتھوں سے نکلا جائے ہے

یہ محبت کا تقاضا ہے کہ احساس کی موت
تو ملا پر نہ تیرے ملنے کا ارماں گیا

کچھ یہی محسوس ہوتا ہے وفورِ شوق میں
ہر ادائے دوست جیسے میرے دل کا راز ہے

لحد میں عشق الٰہی کا داغ لے کے چلے
اندھیری رات سنی تھی چراغ لے کے چلے

رہروِ عشق ناامید نہ ہو
داغِ حسرت نشان منزل ہے

لطف مئے تجھ سے کیا کہوں اے دوست
ہائے بے علم تونے پی ہی نہیں

نکل جائے دم تیرے قدموں کے نیچے
یہی دل کی حسرت یہی آرزو ہے

مرکر کسی کی زلف پہ معلوم ہو تجھے
فرقت کی رات کٹتی ہے کس پیچ وتاب میں

شاید اسی کا نام محبت ہے شیفتہ
اک آگ سی ہے سینے کے اندر لگی ہوئی

یوں پینے کو تو بے حساب پی لی
اب ہے روزِ حساب کا دھڑکا

کتاب کھول کے بیٹھوں تو آنکھ روتی ہے
ورق ورق تیرا چہرا دکھائی دیتا ہے

62

عشق کی آتش کا جب شعلہ اٹھا
ماسوامعشوق سب کچھ جل گیا
تیغِ لا سے قتلِ غیرِ حق ہوا
دیکھئے پھر بعد اسکے کیا بچا
پھر بچااللہ باقی سب فنا
مرحبا اے عشق تجھ کو مرحبا

یہ بازی عشق کی بازی ہے جو چاہو لگا دو ڈر کیسا
گر جیت گئے تو کیا کہنے گر ہار گئے تو مات نہیں

عشق اگر تیرا نہ ہو میری نماز کا امام
میرا قیام بھی حجاب میرا سجود بھی حجاب
سنی نہ مصر وفلسطین میں وہ اذان میں نے
دیا تھا جس نے پہاڑوں کو رعشہ سیماب
وہ سجدہ روح زمیں جس سے کانپ جاتی تھی
اسی کو آج ترستے ہیں منبرومحراب

ایک تیری ہی دوستی کے لئے
ساری دنیا سے دشمنی کرلی

عقل عیار ہے سو بھیس بدل لیتی ہے
عشق بے چارہ نہ ملا نہ واعظ نہ خطیب

عشق کوحسن کے انداز سکھالوں تو چلوں
منظرِ کعبہ نگاہوں میں بسالوں تو چلوں
باب کعبہ سے ایک بار پھر لپٹ کر رولوں
اور چند اشکِ ندامت کے بہالوں تو چلو

تو چھپا چھپا کر نہ رکھ اسے
تیرا آئینہ ہے وہ آئینہ
کہ شکستہ ہو تو عزیز تر
ہے نگاہِ آئینہ ساز میں

محبت کیا ہے دل درد سے معمور ہو جانا — متاعِ جاں کسی کو سونپ کر مجبور ہو جانا

قدم ہیں راہِ الفت میں منزل کی ہوس کیسی — یہاں پر عینِ منزل ہے تھکن سے چور ہو جانا
یہاں پر سر سے پہلے دل کا سودا شرط ہے یارو — کوئی آساں نہیں ہے سرمد و منصور ہو جانا

بسا لینا دل کسی کو میں دل کا ہی کلیجہ ہے — پہاڑ کو تو بس آتا ہے جل کر طور ہو جانا

جو ناکام ہوتا رہے عمر بھر بھی — بہر حال کوشش تو عاشق نہ چھوڑے
یہ رشتہ محبت کا قائم ہی رکھے — جو سو بار توڑے تو سو بار جوڑے

حجاب اکسیر ہے آوارۂ کوئے محبت کو — میری آتش کو بھڑکاتی ہے تیری دیر پیوندی

تیرے بوسے کو ہم دیتے ہیں بوسہ حجر اسود پر — وگرنہ کام کیا تھا ہم مسلمانوں کو پتھر سے

اگر ہیں آپ مخلص اپنے اقرار محبت میں — طلب خود کر لئے جائیں گے دربار محبت میں

محبت رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)

سلامت رہے تیرے روضے کا منظر — چمکتی رہے تیرے روضے کی جالی
ہمیں بھی عطا ہو وہ شوقِ ابوذر — ہمیں بھی عطا ہو وہ روحِ بلالی

میرے آقا کا مجھ پر تو ایسا کرم تھا — بھر دیا میرا دامن پھیلانے سے پہلے
یہ اتنے کرم کا عجب سلسلہ ہے — نشہ رنگ لایا62 پلانے سے پہلے

خدا شاہد یہ ان کے فیضِ صحبت کا نتیجہ تھا — شہنشاہ گر پڑے قدموں میں جب ان کے غلام آئے

آنسو گرا ہے روئے رسالت مآب پر — قربان ہونے آئی ہے شبنم گلاب پر

خیرہ نہ کر سکا مجھے جلوۂ دانشِ فرنگ — سرمہ ہے میری آنکھ کا خاکِ مدینہ و نجف

نہ جب تک کٹ مروں میں خواجۂ یثرب کی عزت پر — خدا شاہد ہے کامل میرا ایماں ہو نہیں سکتا
نماز اچھی روزہ اچھا حج اچھا ہے زکوٰۃ اچھی — مگر میں باوجود اس کے مسلماں ہو نہیں سکتا

سنتے تھے جسے عشق یہی ہوگا وہ شاید — خود بخود دل میں ہے اک شخص سمایا جاتا

نازاں ہے جس پہ حسن وہ حسنِ رسول ہے — یہ کہکشاں تو آپ کے قدموں کی دھول ہے
اے کاروانِ شوق یہاں سر کے بل چلو — طیبہ کے راستے کا تو کانٹا بھی پھول ہے

محمد کی محبت ہے سند آزاد ہونے کی — خدا کے دامن توحید میں آباد ہونے کی

نسبتِ مصطفی بھی عجب چیز ہے جس کو نسبت نہیں اس کی عزت نہیں
خود خدا نے نبی سے یہ فرما دیا جو تمہارا نہیں وہ ہمارا نہیں

عجب چیز ہے عشق شاہ مدینہ — یہی تو ہے عشق حقیقی کا زینہ
ہے معمور اس عشق سے جس کا سینہ — اسی کا ہے مرنا اسی کا ہے جینا

کچھ نہیں مانگتا دنیا سے یہ شیدا تیرا — اس کو بس چاہیئے نقش کف پا تیرا

اتنے میں وہ رفیق نبوت بھی آ گیا — جس سے بنائے عشق و محبت ہے استوار

لوح بھی تو قلم بھی تو تیرا وجود الکتاب — گنبد آب گینہ رنگ تیرے محیط میں حباب
شوکت وسنجر وسلیم تیرے جلال کی نمود — فقر جنید و بایزید تیرا جمال بے نقاب
تیری نگاہ ناز سے دونوں مراد پا گئے — علم غیاب وجستجو عشق حضور واضطراب

امیدیں لاکھوں ہیں لیکن بڑی امید ہے یہ — کہ ہو سگانِ مدینہ میں میرا نام شمار
جیوں تو ساتھ سگانِ حرم کے تیرے پھروں — مروں تو کھائیں مدینے کے مجھ کو مور و مار
اڑا کے بادِ مری مشتِ خاک کو پسِ مرگ — کرے حضور کے روضے کے آس پاس نثار

خاک ہو جائیں گے قبروں میں حسینوں کے بدن — ان کے ڈسٹمپر کی خاطر راہِ پیغمبر نہ چھوڑ

جو یاد مصطفی سے دل کو بہلایا نہیں کرتے — حقیقت میں وہ لطف زندگی پایا نہیں کرتے
زباں پر شکوۂ رنج والم لایا نہیں کرتے — نبی کے نام لیوا غم سے گھبرایا نہیں کرتے
یہ دربار محمد ہے یہاں ملتا ہے بن مانگے — ارے ناداں یہاں دامن کو پھیلایا نہیں کرتے
یہ دربار محمد ہے یہاں اپنوں کا کیا کہنا — یہاں سے ہاتھ خالی غیر بھی جایا نہیں کرتے
محمد عرش پر پہنچے تو خود خالق نے فرمایا — یہ اپنا گھر ہے اپنے گھر میں شرمایا نہیں کرتے
گنہگاروں کو ہم بخشیں گے تم سے وعدہ کرتے ہیں — محمد ہم کبھی جھوٹی قسم کھایا نہیں کرتے

بلا لو اب تو اے آقا ٹھہر جانا نہیں اچھا — تڑپ کر یوں دل 62 مضطر کا مر جانا نہیں اچھا
مدینہ کا ارادہ ہو تو عشق نبوی پیدا کر — تعلق ہو نہ جن سے ان کے گھر جانا نہیں اچھا

دل میں بسا ہے شوق رہ یار کا حفیظ — جائیں گے سر کے بل جو کبھی واں طلب ہوئے

ہے نظر میں جمال حبیب خدا — جس کی تصویر سینہ میں موجود ہے
جس نے لا کر کلام الہی دیا — وہ محمدؐ مدینہ میں موجود ہے
پھول کھلتے ہیں پڑھ پڑھ کے صلی علی — جھوم کر کہہ رہی ہے یہ باد صبا
ایسی خوشبو چمن کے گلو میں کہاں — جو نبی کے پسینہ میں موجود ہے
ہم نے مانا کہ جنت بہت ہے حسیں — چھوڑ کر ہم مدینہ نہ جائیں کہیں
یوں تو جنت میں سب کچھ مدینہ نہیں — پر مدینہ میں جنت بھی موجود ہے

اے عشق نبی میرے دل میں بھی سما جانا — مجھ کو بھی محمدؐ کا دیوانہ بنا جانا
جو رنگ کہ رومی پہ رازی پہ چڑھایا تھا — اس رنگ کی کچھ رنگت مجھ پر بھی چڑھا جانا
جس نیند میں ہو جائے دیدار نبی حاصل — اے عشق کبھی مجھ کو وہ نیند سلا جانا
قدرت کی نگاہیں بھی جس چہرے کو تکتی تھیں — اس چہرۂ انور کا دیدار کرا جانا

آہستہ قد، نیچی نگاہ، پست صدا ہو — خوابیدہ یہاں روح رسول عربی ہے
اے زائر بیتِ نبی یاد رہے یہ — بے قاعدہ جنبش لب یہاں بے ادبی ہے

ہزاروں بار تجھ پر اے مدینہ میں فدا ہوتا — جو بس چلتا تو مر کر بھی نہ میں تجھ سے جدا ہوتا

سوچتا ہوں میں تب جنم لیتا — جانے پھر کیا سے کیا ہوا ہوتا
چاند ہوتا تیرے زمانے کا — تیرے ہاتھوں سے میں بٹا ہوتا

عظمت رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)

اتر کر حرا سے سوئے قوم آیا — اور ایک نسخۂ کیمیا ساتھ لایا
وہ بجلی کا کڑکا تھا یا صوت ہادی — عرب کی زمیں جس نے ساری ہلا دی

میرا قائد ہے وہ زندگی پیغام تھا جسکا — محمدؐ نام تھا جس کا محبت کام تھا جسکا
وہ رفتہ رفتہ جس نے قوم کو منزل عطا کردی — کلی آغاز تھا جس کا چمن انجام تھا جسکا

چاند سے تشبیہ دینا یہ کہاں انصاف ہے — چاند کے منہ پہ چھائیاں میرے مدنی کا چہرہ صاف ہے

سب سے پہلے مشیت کے انوار سے — نقش روئے محمدؐ بنایا گیا
پھر اسی نور سے مانگ کر روشنی — بزم کون ومکاں کو سجایا گیا
وہ محمد بھی احمد بھی محمود بھی — حسن مطلق کا شاہد بھی مشہود بھی
علم حکمت میں وہ غیر محدود بھی — ظاہراً امیوں میں اٹھایا گیا

خلیل اللہ نے جس کے لئے حق سے دعائیں کی — ذبیح اللہ نے وقت ذبح جس کی التجائیں کیں
جو بن کر روشنی پھر دیدۂ یعقوب میں آیا — جسے یوسف نے اپنے حسن کے نیرنگ میں پایا
کلیم اللہ کا دل روشن ہوا جس ضوفشانی سے — وہ جس کی آرزو بھڑکی جواب لن ترانی میں
وہ جس کے نام سے داؤد نے نغمہ سرائی کی — وہ جس کی یاد میں شاہ سلیماں نے گدائی کی
دل یحییٰ میں ارماں رہ گئے جس کے زیارت کے — لب عیسیٰ پہ آئے وعظ جس کی شان رحمت کے
مبارک ہو وہ ختم المرسلین تشریف لے آئے — مبارک ہو وہ رحمۃ للعالمین تشریف لے آئے

قدم قدم پہ رحمتیں قدم قدم پہ برکتیں — جہاں جہاں سے وہ شفیع عاصیاں گزر گیا

کتاب فطرت کے سرورق پر جو نام احمدؐ رقم نہ ہوتا — تو نقش ہستی ابھر نہ سکتا وجود لوح وقلم نہ ہوتا
زمیں نہ ہوتی فلک نہ ہوتا عرب نہ ہوتا عجم نہ ہوتا — یہ محفل کن فکاں نہ ہوتی اگر وہ شاہ امم نہ ہوتا

جمال کو تیرے کب پہونچے حسن یوسف کا — وہ دل ربائے زلیخا تو شاہد ستار
رہا جمال پہ تیرے حجاب بشریت — نہ جانا کون ہے کچھ بھی کسی نے جز ستار

وہ آئے جب تو عظمت بڑھ گئی دنیا میں انسان کی — وہ آئے جب تو انساں کو فرشتوں کے سلام آئے

اے رسول امیں خاتم المرسلیں تجھ سا کوئی نہیں تجھ سا کوئی نہیں
ہے عقیدہ یہ اپنا بصدق ویقیں تجھ سا کوئی نہیں تجھ سا کوئی نہیں

بزم کونین پہلے سجائی گئی پھر تیری ذات منظر پہ لائی گئی
سیدالاولیں سیدالاخریں تجھ سا کوئی نہیں تجھ سا کوئی نہیں

مصطفٰی مجتبیٰ تیری مدح وثنا میرے بس میں نہیں دسترس میں نہیں
دل کو ہمت نہیں لب کو یارا نہیں تجھ سا کوئی نہیں تجھ سا کوئی نہیں

کوئی بتلائے کیسے سراپا لکھوں کوئی ہے وہ کہ جسکو تجھ سا کہوں
توبہ توبہ نہیں تجھ سا کوئی نہیں تجھ سا کوئی نہیں

اے سراپا نفیس انفس دوجہاں سرور دلبراں دلبر عاشقاں
ڈھونڈتی ہے تجھے میری جان حزیں، تجھ سا کوئی نہیں تجھ سا کوئی نہیں

کائنات حسن جب پھیلی تو لامحدود تھی   اور جب سمٹی تو تیرا نام بن کر رہ گئی

جو فلسفیوں سے کھل نہ سکا اور نکتہ وروں سے حل نہ ہوا
وہ راز اک کملی والے نے بتلا دیا چند اشاروں میں

جو عاصی کو کملی میں اپنی چھپالے   جو دشمن کو بھی زخم کھا کر دعا دے
اسے اور کیا نام دیگا زمانہ   وہ رحمت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے

وہ جو شیریں سخنی ہے میرے مکی مدنی   تیرے ہونٹوں کی چھنی ہے میرے مکی مدنی
تیرا پھیلاؤ بہت ہے تیرا قامت ہے بلند   تیری چھاؤں بھی گھنی ہے میرے مکی مدنی
دست قدرت نے تیرے بعد پھر ایسی تصویر   نہ بنائی نہ بنی ہے میرے مکی مدنی
نسل در نسل تیری ذات کے مقروض ہیں ہم   تو غنی ابن غنی ہے میرے مکی مدنی

عجب نہیں تیرے خاطر سے تیری امت کے   گناہ ہووے قیامت کو طاعتوں میں شمار
بکیں گے آپ کی امت کے جرم ایسے گراں   کہ لاکھوں مغفرتیں ہوں گی کم سے کم پہ نثار

تیری معراج کہ تو لوح وقلم تک پہنچا   میری معراج کہ میں تیرے قدم تک پہنچا

وہ ہیں بیشک بشر لیکن تشہد میں اذانوں میں   جہاں دیکھو خدا کے نام کے بعد ان کا نام آئے

گر عرض وسما کی محفل میں لولاک لما کا شور نہ ہو   یہ رنگ نہ ہو گلزاروں میں یہ نور نہ ہو سیاروں میں

یہ خاک مقدس ہے گلابوں کی جبیں سے   آہستہ قدم رکھنا مدینہ ہے مدینہ

مدینہ کو جاؤں پلٹ کر نہ آؤں   وہیں گھر بنانے کو جی چاہتا ہے
یہی ہے تمنا یہی آرزو ہے   یہی تو سننے کو جی چاہتا ہے
جبیں تیرے قدموں میں اک روز رکھ کر   گناہ بخشوانے کو جی چاہتا ہے

غمِ مصطفٰی جس کے سینے میں ہے   جہاں بھی رہے وہ مدینہ میں ہے

کتنے نے محبت میں آنسو بہائے — یوں جنت میں پایا مقام اللہ اللہ
نکل جائے دم تیرے قدموں کے نیچے — یہی دل کی حسرت یہی آرزو ہے

یہ حسن ساتھ عشق کے کیا لاجواب ہے — رکھی ہوئی رحل پر خدا کی کتاب ہے

سلام اس پر کہ جس نے خوں کے پیاسوں کو قبائیں دیں
سلام اس پر کہ جس نے گالیاں سن کر دعائیں دی

تھکی ہے فکر رساں اور مدح باقی ہے — قلم ہے آبلہ پا اور مدح باقی ہے
ورق تمام ہوا اور مدح باقی ہے — تمام عمر لکھا اورمدح باقی ہے

اتباع رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)

قوت عشق سے ہر پست کو بالا کردے — دہر میں اسم محمد سے اجالا کردے

تیرے محبوب کی یارب شباہت لے کے آیا ہوں — حقیقت اسکوتو کردے میں صورت لے کے آیا ہوں

نئے ے محبت میں آنسو بہائے — یوں جنت میں پایا مقام اللہ اللہ

پروانے کے لئے شمع بلبل کو پھول بس — صدیق کے لئے ہے خدا کا رسولؐ بس

وہی سمجھا جائیگا شیدائے جمال مصطفی — جس کا حال حال مصطفی ہو، قال قال مصطفی

62

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں — یہ جہاں چیز ہے کیا لوح وقلم تیرے ہیں

محمد کی محبت دین حق کی شرط اول ہے — اس میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

جو پہنچا حشر میں ثاقب فرشتے سب پکار اٹھے — محمدؐ کے غلاموں کا غلام آیا

شافع کون ومکاں کی راہ دکھلاتا رہا — گمرہان شرک کوتوحید سکھلاتا رہا
اس صدی میں عصر حاضر کا فقیہ بے مثال — سنت خیرالوری کے زمزمے گاتا رہا
پرچم اسلام ابر درخشاں کے روپ میں — بتکدوں کی چار دیواری پہ لہراتا رہا

ذکر الٰہی

جس کے ناموں کی نہیں ہے انتہاء — ابتداء کرتا ہوں اس کے نام سے

ہر ضرب تیشۂ ساغر کیف وصال دوست — فرہاد میں جو بات ہے مزدور میں نہیں

خدا تجھے کسی طوفاں سے آشنا کردے — کہ تیرے بحر کی موجوں میں اضطراب نہیں

بتاؤں آپ کو کیا عاشقوں کا کام ہوتا ہے — دل ان کی یاد میں اور لب پہ ان کا نام ہوتا ہے

ضرب لگا کے کلمۂ طیب کی بار بار — دل پہ لگا جو زنگ ہے اس کو ہٹایئے
مشغول اسم ذات میں ہوں آپ اسطرح — اسکے سوا ہر ایک کو بس بھول جایئے

کتنی تسکین ہے وابستہ تیرے نام کے ساتھ — نیند کانٹوں پہ بھی آجاتی ہے آرام کے ساتھ

نہ دنیا سے نہ دولت سے نہ گھر آباد کرنے سے — تسلی دل کو ہوتی ہے خدا کو یاد کرنے سے

اللہ اللہ کیسا پیارا نام ہے — عاشقوں کا مینا اورجام ہے
اللہ اللہ کیسا پیارا نام ہے — جو رٹے وہ لائقِ انعام ہے

نہ غرض کسی سے نہ واسطہ مجھے کام اپنے ہی کام سے
تیرے ذکر سے تیری فکر سے تیری یاد سے تیرے نام سے

جی ڈھونڈتا ہے پھر وہی فرصت کے رات دن — بیٹھے رہیں تصورِ جاناں کئے ہوئے

گو میں رہا رہینِ ستم ہائے روزگار — لیکن تیرے خیال سے غافل نہیں رہا

مجھ کو نہ اپنا ہوش نہ دنیا کا ہوش ہے — بیٹھا ہوں مست ہو کے تمہارے جمال میں
تاروں سے پوچھ لو میری روداد زندگی — راتوں کو جاگتا ہوں تمہارے خیال میں

وہ جن کا عشق صادق ہے وہ کب فریاد کرتے ہیں — لبوں پہ مہرِ خاموشی دلوں میں یاد کرتے ہیں

ہم رٹیں گے گرچہ مطلب کچھ نہ ہو — ہم تو عاشق ہیں تمہارے نام کے
62

اک دم بھی محبت چھپ نہ سکی — جب تیرا کسی نے نام لیا
نام لیتے ہی نشہ سا چھا گیا — ذکر میں تاثیر دور جام ہے

ہر وادئ ویراں میں گلستاں نظر آیا — قربانی میں تیرے نام کی لذت سے خدایا

ٹپک پڑتے ہیں آنسو جب تمہاری یاد آتی ہے — یہ وہ برسات ہے جس کا کوئی موسم نہیں ہوتا

ہم تم ہی بس آگاہ ہیں اس ربطِ خفی سے — معلوم کسی اور کو یہ راز نہیں ہے
تم سا کوئی ہم دم کوئی دم ساز نہیں ہے — باتیں تو ہیں ہر دم مگر آواز نہیں ہے

اللہ ہو کے بڑے مزے — جو بھی چاہے وہ چکھ لے

ہر مرحلۂ غم پہ ملی تجھ سے تسلی — ہر موڑ پہ گھبرا کے تیرا نام لیا

جو مضطرب ہے اسکو ادھر التفات ہے — آخر خدا کے نام میں کوئی تو بات ہے

رہ حیات کی تاریک رہ گزاروں میں — تمہارا نام ہی کافی ہے روشنی کے لئے

میں نے تو یونہی خاک میں پھیری تھی انگلیاں — دیکھا جو غور سے تو تیری تصویر بن گئی

کنگ پیتے ہیں ساگ کھاتے ہیں — اللہ سائیں کے گیت گاتے ہیں

فکر دنیا کر کے دیکھا فکر عقبیٰ کر کے دیکھ — چھوڑ کر اب فکر سارے ذکر مولیٰ کر کے دیکھ
کون کسی کے کام آیا کون کس کا ہے بنا — سب کو اپنا کر کے دیکھا رب کو اپنا کر کے دیکھ

زندگی ہے امر اللہ زندگی ایک راز ہے — دل کہے اللہ اللہ یہ زندگی کا ساز ہے

محبت دونوں عالم میں یہی جا کر پکار آئی — جسے خود یار نے چاہا اسی کو یادِ یار آئی

دل کے آئینہ میں ہے تصویرِ یار — جب ذرا گردن جھکائی دیکھ لی

روز کہتا ہوں کہ بھول جاؤں انہیں — روز یہ بات بھول جاتا ہوں

گو میں رہا رہینِ ستم ہائے روزگار — لیکن تیرے خیال سے غافل نہیں رہا

نگاہ الجھی ہوئی ہے رنگ و بو میں — خرد کھوئی ہوئی ہے چار سو میں

نہ چھوڑ اے دل افغان صبح گاہی — اماں شاید مجھے اللہ ہو میں

آیا ہی تھا خیال کہ آنکھیں برس پڑیں — آنسو تمہاری یاد کے کتنا قریب تھے

صحبت

62

یہی ہے جن کے سونے کو فضیلت ہے عبادت پر — انہیں کے اتقاء پر ناز کرتی ہے مسلمانی
اگر جلوت میں بیٹھے ہوں تو خلوت کے مزے پائیں — جو آئیں اپنی جلوت میں تو ساکت ہو سخن دانی

نگاہِ مردِ مومن سے بدل جاتی ہے تقدیریں — جو ہو ذوقِ یقیں پیدا تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں

نہ پوچھ ان خرقہ پوشوں کی ارادت ہو تو دیکھ ان کو — ید بیضا لئے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں

جہاں عطر کھنچتا ہے جاؤ وہاں گر — تو آؤ گے اک روز کپڑے بسا کر
جہاں آگ جلتی ہے جاؤ وہاں گر — تو آؤ گے ایک روز کپڑے جلا کر
یہ مانا کہ کپڑے بچاتے رہے تم — مگر آگ کی سیک کھاتے رہے تم

نگاہِ ولی میں وہ تاثیر دیکھی — بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

اگر کوئی شعیب آئے میسر — شبانی سے کلیمی دو قدم ہے

کہہ رہا ہے شور دریا سے سمندر کا سکوت — جس کا جتنا ظرف ہے اتنا ہی وہ خاموش ہے

نہ کتابوں سے نہ وعظوں سے نہ زر سے پیدا — دین ہوتا ہے بزرگوں کی نظر سے پیدا

یہ فیضان نظر تھا یا کہ مکتب کی کرامت تھی — سکھائے کس نے اسماعیل کو آدابِ فرزندی

آنکھوں میں بس گئی ہیں قیامت کی شوخیاں — دو چار دن رہے تھے کسی کی نگاہ میں

نہیں فقر و سلطنت میں کوئی امتیاز ایسا — یہ نگہ کی تیر بازی وہ سپہ کی تیر بازی

ہے عیاں آج بھی یورشِ تاتار کے افسانے سے — پاسباں مل گئے کعبے کو صنم خانے سے

خرد کے پاس خبر کے سوا کچھ اور نہیں — تیرا علاج نظر کے سوا کچھ اور نہیں

ہوئی نہ زاغ میں پیدا بلند پروازی — خراب کر گئی شاہین بچے کو صحبت زاغ
حیا نہیں ہے زمانے کی آنکھ میں باقی — خدا کرے کہ جوانی تیری رہے بے داغ

دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے — پر نہیں طاقتِ پرواز مگر رکھتی ہے

نہ تاج و تخت میں نہ لشکر و سپاہ میں ہے — جو بات مرد قلندر کی بارگاہ میں ہے

دل چاہتا ہے ایسی جگہ میں رہوں جہاں — جیتا ہو کوئی درد بھرا دل لئے ہوئے

یہ قوم اپنے ابراہیم کی تلاش میں ہے — صنم کدہ ہے جہاں لاالہ الا اللہ

خود نہ تھے جو راہ پر اوروں کے ہادی بن گئے — وہ کیا نظر تھی جس نے مردوں کو مسیحا کر دیا

62

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے — بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدور پیدا

کہاں میں اور کہاں یہ نکہت گل — نسیم صبح تیری مہربانی

بات کیا تھی کہ نہ قیصر و کسری سے دبے — چند وہ لوگ کہ اونٹوں کے چرانے والے
جن کو کافور پہ ہوتا تھا نمک کا دھوکہ — بن گئے دنیا کی تقدیر بدلنے والے

وہی ہے تیرے زمانے کا امام برحق — جو تجھے حاضر و موجود سے بیزار کرے
موت کے آئینے میں تجھ کو دکھا کر رُخ دوست — زندگی تیرے لئے اور بھی دشوار کرے

مستند رستے وہی مانے گئے — جن سے ہو کر تیرے دیوانے گئے
لوٹ آئے جتنے فرزانے گئے — تا بہ منزل صرف دیوانے گئے

نقشِ بتاں مٹایا دیکھا جمال حق — آنکھوں کو میری آنکھیں دل کو دل بنایا
آہن کو سوزِ دل سے کیا نرم آپ نے — نا آشنائے درد کو بسمل بنا دیا

یہاں تک جذب کر لوں کاش تیرے حسن کامل کو — تجھی کو سب پکار اٹھیں گے گزر جاؤں جدھر میں

غافل تجھے گھڑیال یہ دیتا ہے منادی — گردوں نے گھڑی عمر کی اک اور گھٹا دی

دل

دل کے بگاڑ ہی سے بدلتا ہے آدمی
جس نے اسے سنوارلیا وہ سنور گیا

اللہ وہ دل دے کہ تیرے عشق کا گھر ہو
دائمی رحمت کی تیری اس پہ نظر ہو
دل دے کہ تیرے عشق میں یہ حال ہواسکا
محشر کا اگرشور ہوتوبھی نہ خبر ہو

دل مردہ دل نہیں ہے اسے زندہ کردوبارہ
کہ یہی ہے امتوں کے مرضِ کہن کا چارہ

دل گلستاں تھا تو ہر شئے سے ٹپکتی تھی بہار
یہ بیاباں کیا ہوا عالم بیاباں ہوگیا

دل سوز سے خالی ہے نگاہ پاک نہیں ہے
پھراس میں عجب کیا کہ تو بےباک نہیں ہے

قلب میں سوزنہیں روح میں احساس نہیں
کچھ بھی پیغامِ محمدؐ کا تجھے پاس نہیں

نہ جب تک صدق دل سے ترک کردے حظِ نفسانی
کبھی بھی آپ کو حاصل نہ ہوگا لطف روحانی

ویرانے بھی دیکھے ہیں آبادی بھی دیکھی ہیں
جو اجڑے تو پھر نہ بسے دل وہ نرالی بستی ہے
دل کا اجڑنا سہل سہی بسنا کھیل نہیں بھائی
بستی بسنا کھیل نہیں، یہ تو بستے بستے بستی ہے

مجھے دردِ دل ملا ہے سن لو اے دنیا والوں
میں فقیر بےنوا ہوں مجھے مل گئی ہے شاہی

دلِ بینا بھی کر خدا سے طلب
آنکھ کا نور دل کا نور نہیں

62

حالِ دل جس سے میں کہتا کوئی ایسا نہ ملا
بت کے بندے تو ملے اللہ کا بندہ نہ ملا

تو عرب ہے یا عجم ہے تیرا لا الہ الا
لغت غریب جب تک تیرا دل نہ دے گواہی

ذرا سا تو دل ہوں مگر شوخ اتنا
وہی لن ترانی سنا چاہتا ہوں

دل ازل سے ہے کوئی آج کا شیدائی ہے
تھی جو ایک چوٹ پرانی وہ ابھر آئی ہے

بس ایک بجلی سی پہلے کوندی
پھر اسکے آگے خبر نہیں ہے
مگر جو پہلو کو دیکھتا ہوں
تو دل نہیں ہے جگر نہیں ہے

تیری نوازشِ پنہاں کا لطف کیا جانے
وہ دل جو تیری نگاہوں سے پامال نہیں

ہزار خوف ہو لیکن زباں ہو دل کی رفیق
یہی رہا ہے ازل سے قلندروں کا طریق

خرد نے کہہ بھی دیا لا الہ تو کیا حاصل
دل ونگاہ مسلماں نہیں تو کچھ بھی نہیں

دنیا کی محفلوں سے اکتا گیا ہوں یارب
کیا لطف انجمن کا جب دل ہی بجھ گیا ہو

چشم بند وگوش بند ولب ببند / گر نہ بینی سرحق برما بخند

☆......تو اپنی آنکھ کو غیر سے بند کرلے، کان کو بند کرلے اور اپنے لبوں کو بند کرلے پھر بھی اگر تمہیں محبوب کی یاد مزہ نہ دے تو پھر میرے اوپر ہنسی کرتے رہنا۔

یوں تو ہوتی ہے رقابت لازماً عشاق میں / عشقِ مولیٰ ہے مگر اس تہمت بد سے بری

حسن کا انتظام ہوتا ہے / عشق کا یوں ہی نام ہوتا ہے

عقل عیار ہے سو بھیس بنالیتی ہے / عشق بے چارہ نہ ملا ہے نہ واعظ نہ خطیب

یا تیرا تذکرہ کرے ہر شخص / ورنہ پھر ہم سے گفتگو نہ کرے
دیکھ لے جلوہ تیرا جو ایک بار / غیر کی پھر وہ آرزو نہ کرے
تیری چوکھٹ کا مانگنے والا / شکوے دنیا کے روبرو نہ کرے
پڑھ کے یدعوا کا لفظ پھر مومن / کیسے جنت کی جستجو نہ کرے

وصل کا لطف یہی ہے کہ رہیں ہوش بجا / دل بھی قبضے میں رہے پہلو میں دلدار بھی ہو

شب وصال بہت کم ہے آسماں سے کہو / کہ جوڑ دے کوئی ٹکڑا شب جدائی کا

خود تو پردے میں ہیں اور ذوق نظر دیتے ہیں / اور بھی تیز میرے شوق کو کر دیتے ہیں

ان میں قاسم ہوں کہ انور شاہ کہ محمود الحسن / سب کے دل تھے دردمند اور سب کی فطرت ارجمند

تسخیرِ مہر وماہ مبارک تمہیں مگر / دل میں اگر نہیں تو کہیں روشنی نہیں

ہے عمل لازم تکمیل تمنا کے لئے / ورنہ رنگین خیالات سے کیا ہوتا ہے
بے عمل دل ہو تو جذبات سے کیا ہوتا ہے / دھرتی بنجر ہو تو برسات سے کیا ہوتا ہے

معیت الٰہی اور وصل ربانی

حال کیا ہوگا بھلا ان کا تیری دید کے دن / جن کے دل جوش میں آتے ہیں تیرے نام کے ساتھ

کوئی جی بھرنے کی صورت ہی نہیں میرے لئے / کیسے دنیا بھر کے ہو جائیں حسیں میرے لئے
اب تو ذوقِ حسن اپنا یوں کہے ہو کر بلند / حسن اوروں کے لئے حسن آفریں میرے لئے

چاند تاروں میں تو مرغزاروں میں تو ہے خدایا / کس نے تیری حقیقت کو پایا

حسرت ہے اس مسافر مضطر کے حال پر / جو تھک کے رہ گیا ہو منزل کے سامنے

بر سر بالیں من برخیز اے ناداں طبیب / دردمند عشق را دارو بجز دیدار نیست

نہ تو ہجر ہے اچھا نہ وصال اچھا ہے — یار جس حال میں رکھے وہی حال اچھا ہے

معیت گر نہ ہو تیری تو گھبراؤں گلستاں میں — رہے تو ساتھ تو صحرا میں گلشن کا مزہ پاؤں

پنشن ہوگئی ہے کیا بات ہے اپنی — اب دن بھی ہے اپنا اور رات ہے اپنی
اب اور ہی کچھ ہے میرے دن رات کا عالم — ہر وقت ہی رہتا ہے ملاقات کا عالم

اس شب کی تلخیوں کا کوئی میرے دل سے پوچھے — تیری راہ تکتے تکتے مجھے صبح ہوگئی ہے

علم کی حد سے پرے بندۂ مؤمن کیلئے — لذتِ شوق بھی ہے نعمتِ دیدار بھی ہے

نہیں کرتے وہ وعدہ دید کا حشر سے پہلے — دل ناداں کی خواہش ہے یہیں ہوتی ابھی ہوتی

کریم مجھ پر کرم کر بڑے عذاب میں ہوں — کہ بیٹھا ہوں تیرے سامنے مگر حجاب میں ہوں

زباں سے کہہ بھی دیا تو کیا حاصل — دل ونگاہ مسلمان نہیں تو کچھ بھی نہیں

نہ تھی اپنی برائیوں پہ جو نظر رہے ڈھونڈتے اروں کے عیب وہنر
پڑی اپنی برائیوں پہ جو نظر تو نظر میں کوئی برا نہ رہا

نسبت

مرد حقانی کی پیشانی کا نور — کب چھپا رہتا ہے پیش ذی شعور

عمل کی اپنے اساس کیا ہے — بجز ندامت کے پاس کیا ہے
رہے سلامت تمہاری نسبت — میرا تو بس آسرا یہی ہے

پھر کوئی مست مئے ذوق تن آسانی ہے — تم مسلمان ہو یہ انداز مسلمانی ہے
حیدری فقر ہے نہ دولت عثمانی ہے — تم کو اسلاف سے کیا نسبت روحانی ہے

میری لاج رکھ لے میرے خدا — یہ تیرے حبیب کی بات ہے

علم

عزت اسے ملی جو گھر سے نکل گیا — وہ پھول سر چڑھا جو چمن سے نکل گیا

طفل سے بو آئے کیا ماں باپ کے اطوار کی — دودھ ڈبوں کا پیا تعلیم ہے سرکار کی

خوش تو ہے ہم بھی جوانوں کی ترقی سے — لب خنداں سے نکل جاتی ہے فریاد بھی ساتھ
ہم سمجھتے تھے کہ لائیگی فراغت تعلیم — کیا پتہ تھا کہ چلا آئیگا الحاد بھی ساتھ

ہم ایسی سب کتابیں قابل ضبطی سمجھتے ہیں — کہ جن کو پڑھ کر بچے باپ کو خبطی سمجھتے ہیں

انہوں نے دین کہاں سیکھا بھلا جا کے مکتب میں
پلے کالج کے چکر میں مرے صاحب کے دفتر میں

سنا ہے وہاں ہوگی بولی عرب کی
مگر ہم نے سیکھی ہے انگلش غضب کی

عبادت

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے

وہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے
ہزار سجدوں سے دیتا ہے آدمی کو نجات

آگیا عین لڑائی میں اگر وقت نماز
قبلہ رو ہو کے زمیں بوس ہوئی قوم حجاز

بندہ وصاحب ومحتاج وغنی ایک ہوئے
تیری سرکار میں پہونچے تو سبھی ایک ہوئے

کھیتیاں سرسبز ہیں تیری غذا کے واسطے
چاند سورج اور ستارے ہیں ضیاء کے واسطے
بحر وبر شمس وقمر ما وشما کے واسطے
یہ جہاں تیرے لئے ہے تو خدا کے واسطے

اقبال بڑا ابدیشک ہے من باتوں میں موہ لیتا ہے
گفتار کا یہ غازی تو بنا کردار کا غازی بن نہ سکا

مسجد تو بنا دی شب بھر میں ایماں کی حرارت والوں نے
من اپنا پرانی پاپی ہے برسوں میں نمازی بن نہ سکا

میں جو سر بسجدہ ہوا کبھی تو زمیں سے آنے لگی صدا
تیرا دل تو ہے صنم آشنا تجھے کیا ملے گا نماز میں

تیری محفل بھی گئی چاہنے والے بھی گئے
شب کی آہیں بھی گئی صبح کے نالے بھی گئے

تو برائے بندگی ہے یاد رکھ
بہر سرافگندگی ہے یاد رکھ
ورنہ پھر شرمندگی ہے یاد رکھ
چند روزہ زندگی ہے یاد رکھ

جس کا عمل ہو بے غرض
اس کی جزاء کچھ اور ہے

بندگی سے ہمیں تو مطلب ہے
ہم ثواب وعذاب کیا جانیں
کس میں کتنا ثواب ملتا ہے
عشق والے حساب کیا جانیں

میرے گھر کے راستے میں کوئی کہکشاں نہیں ہے
انہیں پتھروں پر چل کر آ سکو تو آؤ

عطار ہو رومی ہو رازی ہو غزالی ہو
کچھ ہاتھ نہیں آتا ہے بے آہ سحر گاہی

تیرا جلال وجمال حی القیوم کی دلیل
وہ بھی جلیل وجمیل تو بھی جلیل وجمیل

کمال جوش جنوں میں رہا میں گرم طواف
خدا کا شکر سلامت رہا حرم کا غلاف

قرآن

ہر لحظہ ہے مومن کی نئی آن نئی شان
گفتار میں کردار میں اللہ کی برہان

یہ راز کسی کو نہیں معلوم کہ مومن
قاری نظر آتا ہے حقیقت میں ہے قرآن

نورِ خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائیگا

اتر کر حرا سے سوئے قوم آیا
اور ایک نسخۂ کیمیا ساتھ لایا

وہ بجلی کا کڑکا تھا یا صوت ہادی
عرب کی زمیں جس نے ساری ہلا دی

وہ زمانے میں معزز تھے مسلماں ہوکر
اور ہم خوار ہوئے تارک قرآں ہوکر

گرہ کشا ہے نہ رازی نہ صاحب کشاف
تیرے وجود پہ جب تک نہ ہو نزول کتاب

دعا

خاموش رہ کے دل کا نکلتا نہیں غبار
اے عندلیب بول دہائی خدا کی ہے

تڑپنا تلملانا ہجر میں رو رو کے مرجانا
ہے شیوہ عاشقی میں یہ مریضان محبت کا

ناز ہے گل کو نزاکت کا چمن میں اے ذوق
اس نے دیکھے ہی نہیں ناز و نزاکت والے

کیوں دل جلوں کے لب پہ ہمیشہ فغاں نہ ہو
ممکن نہیں کہ آگ لگے اور دھواں نہ ہو

62

آہیں بھی نکلتی ہیں گر دل میں لگی ہو
ہو آگ تو موقوف دھواں نہیں ہوتا

ہم تو مائل بہ کرم ہیں کوئی سائل ہی نہیں
راہ دکھلائیں کسے راہ رَو منزل ہی نہیں

ٹوٹے رشتے وہ جوڑ دیتا ہے
بات رب پہ جو چھوڑ دیتا ہے

اس کے لطف وکرم کے کیا کہنے
لاکھ مانگو کروڑ دیتا ہے

تو ہی ناداں چند کلیوں پر قناعت کر گیا
ورنہ گلشن میں علاجِ تنگیٔ داماں بھی تھا

میرے گھر کے راستے میں کوئی کہکشاں نہیں ہے
انہیں پتھروں پہ چل کے اگر آسکو تو آؤ

بے گنا ہوں میں چلا زاہد جو اسکو ڈھونڈتے
مغفرت بولی، ادھر آ میں گنہگاروں میں ہوں

وہ کرشمے شان رحمت نے دکھائے روز حشر
چیخ اٹھا ہر بے گناہ میں بھی گنہگاروں میں ہوں

موتی سمجھ کے شانِ کریمی نے چن لئے
قطرے جو تھے میرے عرق انفعال کے

تیری دعاء سے قضا تو بدل نہیں سکتی
مگر ہے اس سے یہ ممکن کہ تو بدل جائے

تیری دعا ہی کہ ہو تیری آرزو پوری
میری دعاء ہے تیری آرزو بدل جائے

ادھر تو در نہ کھولے گا ادھر میں در نہ چھوڑونگا
حکومت اپنی اپنی ہے ادھر تیری ادھر میری

مجھے اپنی پستی کی شرم ہے تیری رفعتوں کا خیال ہے
مگر اپنے دل کو میں کیا کروں اسے پھر بھی شوقِ وصال ہے

دور بیٹھا کوئی تو دعائیں دیتا ہے — میں ڈوبتا ہوں سمندر اچھال دیتا ہے

اشک بہہ کر بھی کم نہیں ہوتے — آنکھ کتنی امیر ہوتی ہے

نہ کہیں جہاں میں اماں ملی جو اماں ملی تو کہاں ملی — میرے جرم خانہ خراب کو ترے عفو بندۂ نواز میں

تنگ دستی کے جو عالم میں میں گھبراتا ہوں — پر درِ غیر پہ جاتے ہوئے کتراتا ہوں
ہاتھ پھیلانے میں محتاج کو غیرت کیسی — شرم آتی ہے بندہ تیرا کہلاتا ہوں

تم ہی سے مانگیں گے تم ہی دو گے — تمہارے در سے ہی لو لگی ہے

گر پڑ کے یہاں پہنچا مر مر کر اسے پایا — چھوٹے نا الٰہی اب سنگ در جاناں نا

رخ زیبا کے آگے شمع رکھ کر وہ یہ کہتے ہیں — ادھر آتا ہے یا دیکھیں ادھر جاتا ہے پروانہ

رہے طلب میں سوار سب ہیں — پیادہ مثل غبار میں ہوں
تیرے گلستاں میں گل تو سب ہیں — بس اک اگر 62ہے تو خار میں ہوں
مجھے بھی کچھ فکرِ آخرت ہو — بہت ہی غفلت شعار میں ہوں
رہا میں بے کار زندگی بھر — بس اب تو مشغول کار میں ہوں

میں نور کے تڑکے میں جس وقت اٹھا سو کر	اللہ کی رحمت کے دروازے کھلے پائے
عاصی کی صدا پہ جو مانگنے والا ہو	ہاتھ اپنی حقیقت کے، آگے میرے پھیلائے
جو رزق کا طالب ہو، میں رزق اسے دوں گا	جو طالب جنت ہو، جنت کی طلب لائے
جس جس کو گناہوں سے، بخشش کی تمنا ہو	وہ اپنے گناہوں کی کثرت سے نہ گھبرائے
وہ مائل توبہ ہو، میں مائل بخشش ہوں	میں رحم سے بخشوں گا، وہ شرم سے پچھتائے
یہ سن کر ہوئے جاری، آنکھوں سے میرے آنسو	قسمت ہے محبت میں رونا جسے آجائے
آقائے گدا پرور، سائل ہوں تیرے در کا	میں اور تو کیا مانگوں، تو ہی مجھے مل جائے

استقامت

تیری نگاہ سے دل سینوں میں کانپتے تھے — کھویا گیا ہے تیرا جذبۂ قلندرانہ

یاد کرتا ہے زمانہ ان انسانوں کو — روک دیتے ہیں جو بڑھتے ہوئے طوفانوں کو

لگاتا تھا تو جب نعرہ تو خیبر توڑ دیتا تھا — حکم دیتا تھا تو دریا کو رستہ چھوڑ دیتا تھا

فضائے بدر پیدا کر فرشتے تیری نصرت کو
اتر سکتے ہیں گردوں سے قطار اندر قطار اب بھی

مومن کے ساتھ غلبہ کا وعدہ ہے قرآن میں
تو مومن ہے اور غالب نہیں تو نقص ہے تیرے ایمان میں

یقیں محکم، عمل پیہم، محبت فاتح عالم
جہاد زندگانی میں ہیں یہ مردوں کی شمشیریں

کبھی اے نوجواں مسلم تدبر بھی کیا تو نے
وہ کیا گردوں تھا تو جس کا ہے اک ٹوٹا ہوا تارا
تجھے اس قوم نے پالا ہے آغوش محبت میں
کچل ڈالا تھا جس نے پاؤں میں تاج سردارا
تجھے آبا سے اپنے کوئی نسبت ہو نہیں سکتی
کہ تو گفتار وہ کردار تو ثابت وہ سیارہ

شکست و فتح نصیبوں سے ہے و لے اے اسیر
مقابلہ تو دل ناتواں نے خوب کیا

طوفاں کر رہا تھا میرے عزم کا طواف
دنیا سمجھ رہی تھی کہ کشتی بھنور میں ہے

گردش دوران کی سنگینی سے ٹکراتا رہا
مالٹا میں نغمہ مہر و وفا گاتا رہا

حالات کے قدموں میں قلندر نہیں گرتا
ٹوٹے جو ستارہ تو زمیں پر نہیں گرتا
گرتے ہیں سمندر میں بڑے شوق سے دریا
لیکن کسی دریا میں سمندر نہیں گرتا

شکستہ دل سے جو آہ نکلے تو فرش کیا عرش کانپ اٹھے گا
درِ قفس جو وا نہ ہوگا تو ایک دن ٹوٹ کر رہیگا
کسی کے روکے سے حق کا پیغام کب رکا ہے جواب رکے گا
چراغ ایماں تو آندھیوں میں جلا کیا ہے جلا کریگا

اس قوم کو شمشیر کی حاجت نہیں رہتی
ہو جس کے جوانو62ں کی خودی صورت فولاد

ازل سے رچ گئی ہے سربلندی اپنی فطرت میں
ہمیں کٹنا تو آتا ہے مگر جھکنا نہیں آتا

دنیا میں ہوں دنیا کا طلبگار نہیں ہوں
بازار سے گزرا ہوں خریدار نہیں ہوں

تھے ہمیں ایک تیرے معرکہ آراؤں میں
خشکیوں میں کبھی لڑتے کبھی دریاؤں میں
دیں اذانیں کبھی یورپ کی کلیساؤں میں
کبھی افریقہ کے تپتے ہوئے صحراؤں میں
شان آنکھوں میں نہ جچتی تھی جہانداروں کی
کلمہ پڑھتے تھے ہم چھاؤں میں تلواروں کی

جرأت ہے تو افکار کی دنیا سے گزر جا
ہیں بحر خودی میں ابھی پوشیدہ جزیرے
کھلتے نہیں اس قلزم خاموش کے اسرار
جب تک تو اسے ضرب کلیمی سے نہ چیرے

یہ شہادت گہہ الفت میں قدم رکھنا ہے
لوگ آسان سمجھتے ہیں مسلماں ہونا

دورنگی چھوڑ دے یک رنگ ہو جا
سراسر موم ہو جا یا سنگ ہو جا

شہادت ہے مقصود و مطلوب مومن
نہ مال غنیمت نہ کشور کشائی

ارادے باندھتا ہوں سوچتا ہوں توڑ دیتا ہوں
کہیں ایسا نہ ہو جائے کہیں ویسا نہ ہو جائے

محبت مجھے ان جوانوں سے ہے
ستاروں پہ جو ڈالتے ہیں کمند

حسن معاشرت

پار اترنے کے لئے تو خیر بالکل چاہیئے
بیچ دریا ڈوبنا ہو تو بھی اِک پل چاہیئے

فرصت زندگی کم ہے محبتوں کے لئے
لاتے ہیں کہاں سے لوگ وقت نفرتوں کیلئے

اتنے اچھے موسم میں روٹھنا نہیں اچھا
ہار جیت کی باتیں کل پہ ہم اٹھا رکھیں

زندگی یونہی بہت کم ہے محبت کے لئے
روٹھ کر وقت گنوانے کی ضرورت کیا ہے

کہے ایک جب سن لے انسان دو
خدا نے زباں ایک دی کان دو

چمن کا رنگ گو تو نے سراسر اے خزاں بدلا
نہ ہم نے شاخ گل چھوڑی نہ ہم نے آشیاں بدلا

خنجر چلے کسی پر تڑپتے ہیں ہم امیر
سارے جہاں کا درد ہمارے دلوں میں ہے

اخوت اسکو کہتے ہیں چبھے کانٹا جو کابل میں
تو ہندوستاں کا ہر پیر و جواں بے تاب ہو جائے

نبی آتے رہے آخر میں نبیوں کے امام آئے
وہ دنیا میں خدا کا آخری لے کر پیغام آئے
جھکانے آئے بندوں کی جبیں اللہ کے در پر
سکھانے آدمی کو آدمی کا احترام آئے

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا
مرادیں غریبوں کی برلانے والا
غریبوں کا ملجا یتیموں کا ماوی
وہ اپنے پرائے کا غم کھانے والا

یہ پہلا سبق تھا کتاب ہدی کا
کہ ہے ساری مخلوق کنبہ خدا کا

خدا کے بندے تو ہیں ہزاروں
بنوں میں پھرتے ہیں مارے مارے
میں اسی کا بندہ بنوں گا جس کو
خدا کے بندوں سے پیار ہوگا

تواضع

تواضع کا طریقہ سیکھ لو لوگو صراحی سے
کہ جاری فیض بھی ہے اور جھکی جاتی ہے گردن بھی

جو اہل وصف ہوتے ہیں ہمیشہ جھک کے رہتے ہیں
صراحی سرنگوں ہو کر بھرا کرتی ہے پیمانہ

زمیں کی طرح جس نے عاجزی وانکساری کی
خدا کی رحمتوں نے اس کو ڈھانپا آسماں ہو کر

کیا فائدہ فکر بیش وکم سے ہوگا
ہم کیا ہیں جو کوئی کام ہم سے ہوگا
جو کچھ ہوا، ہوا کرم سے تیرے
جو کچھ ہوگا تیرے کرم سے ہوگا

ایک ہی کام سب کو کرنا ہے
یعنی جینا ہے اور مرنا ہے
رہ گئی بات رنج وراحت کی
یہ فقط وقت کا گزرنا ہے

مٹادے اپنی ہستی کو اگر کچھ مرتبہ چاہے
کہ دانہ خاک میں مل کر گل گلزار ہوتا ہے

کبھی جوش جنوں ایسا کہ چھاجاتے ہیں صحرا پر
کبھی ذرے میں گم ہوکر اسے صحرا سمجھتے ہیں

اس کے الطاف تو ہیں عام شہیدی سب پر
تجھ سے کیا ضد تھی اگر تو کسی قابل ہوتا

غریب وسادہ ورنگین ہے داستان حرم
نہایت اس کی حسین ابتداء ہے اسماعیل

تمنا دردِ دل کی ہو تو کر خدمت فقیروں کی
نہیں ملتا یہ گوہر بادشاہوں کے خزینوں میں

بزمِ انجم میں قبا خاک کی پہنی ہم نے
بس میری ساری فضیلت اسی پوشاک سے ہے

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے
یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود وایاز
نہ کوئی بندہ رہا نہ کوئی بندہ نواز
بندہ و صاحب ومحتاج وغنی ایک ہوئے
تیرے دربار میں پہونچے تو سبھی ایک ہوئے

مرغ دل راگلشن بہتر زکوئے یاد نیست
طالب دیدار را ذوق گل وگلزار نیست

غفلت

62

نہ شاخ گل ہی اونچی تھی نہ دیوار چمن بلبل
تیری ہمت کی کوتاہی تیری قسمت کی پستی ہے

جو کھیلوں میں تو نے لڑکپن گنوایا
تو بد مستیوں میں جوانی گنوائی
جو اب غفلتوں میں بڑھاپا گنوایا
تو پھر یہ سمجھ زندگانی گنوائی

ہے لگا دنیا کا میلہ چار دن
دیکھ لو اسکا تماشہ چار دن
کیا کروگے قصر عالی شان کو
جب کہ ہے اس میں ٹھکانہ چار دن

یوں تو سید بھی ہو مرزا بھی ہو افغاں بھی ہو
تم سبھی کچھ ہو بتاؤ تو مسلماں بھی ہو
فرقہ بندی ہے کہیں اور کہیں ذاتیں ہیں
کیا زمانے میں پنپنے کی یہی باتیں ہیں

میسر آتی ہے فرصت فقط غلاموں کو
جہاں میں بندۂ حر کے لئے نہیں ہے فراغ

ڈھونڈھنے والا ستاروں کی گزرگاہوں کا
اپنے افکار کی دنیا میں سفر کر نہ سکا
جس نے سورج کی شعاعوں کو گرفتار کیا
زندگی کی شب تاریک سحر کر نہ سکا

جس قدر تسخیر خورشید وقمر ہوتی گئی
زندگی تاریک سے تاریک تر ہوتی گئی
کائنات ماہ وانجم دیکھنے کے شوق میں
اپنی دنیا سے یہ دنیا بے خبر ہوتی گئی

ہورہی ہے عمر مثل برف کم — رفتہ رفتہ چپکے چپکے دم بدم

میری زیست کا حال کیا پوچھتے ہو — بڑھاپا نہ بچپن نہ میری جوانی
جو چند ساعتیں یاد دلبر میں گزریں — وہی ساعتیں ہیں میری زندگانی

لبھاتا ہے دل کو بیان خطیب — مگر لذت شوق سے بے نصیب

وہ صوفی کہ تھا خدمت حق میں مرد — محبت میں یکتا امانت میں فرد
عجم کے خیالات میں کھوگیا — وہ سالک مقامات میں کھوگیا
بجھی عشق کی آگ اندھیر ہے — مسلماں نہیں راکھ کا ڈھیر ہے

وائے ناکامی متاعِ کارواں جاتا رہا — کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

الٰہی ماؤں بہنوں بیٹیوں کو دنیداری دے — الٰہی نئی پود کو فصل بہاری دے
بچالے مومنہ کو اے خدا مغرب پرستی سے — بچا اس شمع کو باد فنا کی چیرہ دستی سے

کون مقبول ہے کون مردود ہے — بے خبر کیا خبر تجھ کو کیا کون ہے
جب تلیں گے عمل سب کے میزان پر — تب کھلے گا کہ کھوٹا کھرا کون ہے

غنیمت جان لو مل بیٹھنے کو — جدائی کی گھڑی سر پر کھڑی ہے
غنیمت سمجھ زندگی کی بہار — آنا نہ ہوگا یہاں بار بار

جس دور پہ نازاں تھی دنیا ہم اب وہ زمانہ بھول گئے — غیروں کی کہانی یاد رہی ہم اپنا فسانہ بھول گئے
منہ دیکھ لیا آئینے میں پر داغ نہ دیکھے سینے میں — جی ایسا لگایا جینے میں 62مرنے کو مسلماں بھول گئے
تکبیر تو اب بھی ہوتی ہے مسجد کی فضا میں اے انور — جس ضرب سے دل ہل جاتے تھے وہ ضرب لگانا بھول گئے

بتوں سے تجھ کو امیدیں خدا سے ناامیدی — مجھے بتا تو سہی اور کافری کیا ہے

ایک ہجوم اولاد آدم کا جدھر بھی دیکھئے — ڈھونڈیئے تو ہر طرف اللہ کے بندوں کا کال

گناہ

عدل وانصاف فقط حشر پر موقوف نہیں — زندگی خود بھی گناہوں کی سزا دیتی ہے

نہ چت کر سکے نفس کے پہلواں کو — تو یوں ہاتھ پاؤں بھی ڈھیلے نہ ڈالے
ارے اس سے کشتی تو ہے عمر بھر کی — کبھی وہ گرالے کبھی تو گرالے

ترک دنیا کرنہ لذت کو چھوڑ — معصیت کو ترک کر غفلت کو چھوڑ
نفس شیطان لاکھ درپہ ہو مگر — تو نہ ہرگز ذکر وطاعت کو چھوڑ

جب کہا میں نے کہ یا اللہ تو میرا حال دیکھ — حکم آیا میرے بندے نامۂ اعمال دیکھ

پیدا ہوئے وکیل تو شیطان نے کہا
لو آج ہم بھی صاحب اولاد ہو گئے

غم حیات کے سائے محیط نہ کرنا
کسی غریب کو دل کا غریب نہ کرنا
میں امتحاں کے قابل نہیں میرے مولا
مجھے گناہ کا موقع نصیب نہ کرنا

با ادب با نصیب

خموش اے دل بھری محفل میں چلانا نہیں اچھا
ادب پہلا قرینہ ہے محبت کے قرینوں میں

زندگی آمد برائے بندگی
زندگی بے بندگی شرمندگی

جس نے تلقین کی جس نے تہدید کی
بارہا جس نے لوگوں کو تاکید کی
یادرکھے یہ میرا ہر ایک امتی
تاقیامت جہاں میں کہیں اور بھی
آدمیت پہ ظلم وستم ہوا گر
عورتوں کے سوا ہر مسلمان پر
فتوی ہے شیخ کا یہ زمانہ قلم کا ہے
دنیا میں اب رہی نہیں تلوار کارگر

فرشتوں سے بہتر ہے انسان بننا
مگر اس میں لگتی ہے محنت زیادہ

موت

62

موت کے بعد ہے بیدار دلوں کو آرام
نیند بھر کے وہی سویا جو کہ جاگا ہوگا

اللہ کے رستے کی جو موت آئے مسیحا
اکسیر یہی ایک دوا میرے لئے ہے
توحید تو یہ ہے کہ خدا حشر میں کہہ دے
یہ بندہ دو عالم سے خفا میرے لئے ہے

اب تو گھبرا کے کہتے ہیں کہ مرجائینگے
مر کے بھی چین نہ آیا تو کدھر جائینگے

جیسی کرنی ویسی بھرنی نہ مانے تو کر کے دیکھ
جنت بھی ہے دوزخ بھی ہے نہ مانے تو مر کے دیکھ

رہ کے دنیا میں بشر کو نہیں زیبا غفلت
موت کا دھیان بھی لازم ہے ہر آن رہے
جو بھی بشر آتا ہے دنیا میں کہتی ہے قضا
میں بھی پیچھے چلی آتی ہوں ذرا دھیان رہے

تم یونہی سمجھنا کہ فنا میرے لئے ہے
پر غیب میں سامان بقا میرے لئے ہے
یوں ابر سیاہ پر تو فدا ہیں سبھی میکش
مگر آج کی گھنگھور گھٹا میرے لئے ہے
پیغام ملا تھا جو حسین ابن علی کو
خوش ہوں کہ وہ پیغام قضاء میرے لئے ہے

جان ہی دے دی جگر نے آج پائے یار پر
عمر بھر کی بے قراری کو قرار آ ہی گیا

آشیانہ شاخ گل پہ کب تیری میراث ہے
بس غنیمت جان لے جتنا بسیرا ہو گیا

وہ فاقہ کش جو موت سے ڈرتا نہیں ذرا   روح محمدؐ اس کے جسم سے نکال دو

متفرقات

حقیقت خرافات میں کھو گئی   یہ امت روایات میں کھو گئی
لبھاتا ہے دل کو بیانِ خطیب   مگر لذت شوق سے بے نصیب

ہم تو مائل بہ کرم ہیں کوئی سائل ہی نہیں   راہ دکھلائیں کسے رہرو منزل ہی نہیں

سنی نہ مصر و فلسطین میں وہ اذاں میں نے   دیا تھا جس نے پہاڑوں کو رعشۂ سیماب

نہ تو خدا ہے نہ میرا عشق فرشتوں جیسا   دونوں انسان ہیں تو کیوں اتنے حجابوں میں ملیں

حسن فانی کی سجاوٹ پر نہ جا   یہ منقش سانپ ہے ڈس جائے گا

حیا سے سر جھکا لینا ادا سے مسکرا دینا   حسینوں کو بھی کتنا سہل ہے بجلی گرا دینا

ہائے یہ حرف تمنا کی زباں سے دوریاں   اس قدر یہ سختیاں دشواریاں مجبوریاں
یاد ایام جفا آخر بھلائیں کس طرح   دل فرنگی سے لگائیں تو لگائیں کس طرح

یہاں ایسے رہے یا کہ ویسے رہے   وہاں دیکھنا ہے کہ کیسے رہے

62

اب تو گھبرا کے یہ کہتے ہیں کہ مر جائیں گے   مر کے بھی چین نہ آیا تو کدھر جائینگے

کافر ہے تو شمشیر پہ کرتا ہے بھروسہ   مومن ہے تو بے تیغ بھی لڑتا ہے سپاہی

آسماں تیری لحد پر شبنم فشانی کرے   سبزہ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے

سن لے اے دوست جب ایام بھلے آتے ہیں   گھات ملنے کی وہ خود آپ ہی بتلاتے ہیں

لوگ سمجھے مجھے محرومِ وقار و تمکین   وہ نہ سمجھے کہ میری بزم کے قابل نہ رہا

یہ خزاں کی فصل کیا ہے فقط ان کی چشم پوشی   وہ اگر نگاہ کردے تو ابھی بہار آئے

آئے عشاق گئے وعدۂ فردا لیکر   اب انہیں ڈھونڈ چراغِ رخ زیبا لیکر

میری قسمت سے الٰہی پائیں یہ رنگ قبول   پھول کچھ میں نے چنے ہیں ان کے دامن کے لئے

خدا کی دین کا موسیٰ سے پوچھئے احوال   کہ آگ لینے کو جائیں پیغمبری مل جائے

میں اکیلا ہی چلا تھا جانب منزل مگر   لوگ آتے گئے اور کارواں بنتا گیا

مستحق دار کو حکم نظر بندی ملا
کیا کہوں کیسے رہائی ہوتے ہوتے رہ گئی

خوشی کے ساتھ دنیا میں ہزاروں غم بھی ہوتے ہیں
جہاں بجتی ہے شہنائیاں وہاں ماتم بھی ہوتے ہیں

تو نے پتھر میں کیڑے کو پالا
خشک مٹی سے سبزہ نکالا

قبولیت اس کو کہتے ہیں اور مقبول ایسے ہوتے ہیں
عبید سود کا لقب ہے یوسف ثانی

زندگی بیت رہی ہے دانش
کوئی بے جرم سزا ہو جیسے

دعوت فکر وعمل روز نئی ملتی ہے
پھر بھی دنیا تیرے پیغام سے آگے نہ بڑھی

شہید کی جو موت ہے وہ قوم کی حیات ہے
شہید کا جو خون ہے وہ قوم کی زکوۃ ہے

تعلم اس کو چاہئے ترک جہاد کی
دنیا کو جس کے پنجہ خونی سے ہو خطر
باطل کے فال وفر کی حفاظت کے واسطے
یورپ زرہ میں ڈوب گیا دوش تا کمر

ہم پوچھتے ہیں شیخ کلیسا نواز سے
مشرق میں جنگ شر ہے تو مغرب میں بھی ہے شر

حق سے اگر غرض ہے تو زیبا ہے کیا یہ بات
اسلام سے محاسبہ یورپ سے درگذر

عربی اشعار

62

محبت الٰہی

خِیَالُکَ فِیْ عَیْنِیْ وَذِکْرُکَ فِیْ فَمِیْ		ومَثْوَاکَ فِیْ قَلْبِیْ فَأَیْنَ تَغِیْبُ

......اے مالک تیرا دھیان اور تیرا تصور میری آنکھوں میں ہے، تیرا ذکر میرے ہونٹوں پر ہے، تیری تصویر میرے دل میں ہے تو بھلا مجھ سے کہاں چھپ سکتا ہے۔

لِکُلِّ شَیْئٍ اِذَا فَارَقْتَهٗ عِوَضُ		وَلَیْسَ لِلّٰهِ اِنْ فَارَقْتَ مِنْ عِوَضٍ

......دنیا کی کسی بھی چیز سے تو جدا ہو تو تجھے اسکا بدل مل سکتا ہے اور اگر تو اللہ تعالی سے جدا ہو گیا تو تیرے لئے کوئی بدل ممکن نہیں۔

لَیْتَکَ تَحْلُوْا وَالْحَیٰوةُ مَرِیْرَةٌ		وَلَیْتَکَ تَرْضٰی وَالْاَنَامُ غِضَابُ
وَلَیْتَ الَّذِیْ بَیْنِیْ وَبَیْنَکَ عَامِرُ		وَبَیْنِیْ وَبَیْنَ الْعَالَمِیْنَ خَرَابُ

......اے کاش تو میٹھا ہو جائے، کیونکہ زندگی میری تلخ ہو چکی ہے، اور کاش تو خوش ہو جائے، اور ساری مخلوق ناراض ہو جائے، اور میرے اور تیرے درمیان جو رشتہ ہے کاش کہ وہ آباد ہو جائے اور میرے اور مخلوق کے درمیان جو رشتہ ہے وہ بے شک خراب ہو جائے۔

حَبِیْبٌ لَیْسَ یَعْدِلُهٗ حَبِیْبٌ		وَمَا لِسِوَاهُ فِیْ قَلْبِیْ نَصِیْبُ
حَبِیْبٌ غَائِبٌعَنْ بَصَرِیْ وَشَخْصِیْ		وَلٰکِنْ عَنْ فُؤَادِیْ لاَ یَغِیْبُ

......میرا محبوب ایسا ہے کہ اس جیسا کوئی دوسرا محبوب نہیں، میرے قلب میں کسی دوسرے کیلئے جگہ نہیں، اگرچہ میرا محبوب میری ظاہری نگاہوں سے اوجھل ہے مگر میرے دل (کی آنکھوں) سے ہرگز غائب نہیں ہوسکتا۔

أَنْتَ أُنْسِیْ وَهِمَّتِیْ وَسُرُوْرِیْ		قَدْ أَبَی الْقَلْبُ أَنْ يُحِبَّ سِوَاکَ
يَا عَزِيْزِیْ وَهِمَّتِیْ وَمُرَادِیْ		طَالَ شَوْقِیْ مَتیٰ يَكُوْنُ لِقَاکَ
لَيْسَ سُؤَالِیْ مِنَ الْجِنَانِ نَعِيْمٌ		غَيْرَ أَنِّیْ أُرِيْدُ لِقَاکَ

......تو میرا پیارا، میرا محبوب اور میری خوشی ہے میرا دل تیرے ماسوا کی محبت سے انکاری ہے ،اے میرے عزیز میرے پیارے اور میرے مقصود میرا شوق طویل ہو چکا ہے میری ملاقات تجھ سے کب ہوگی میرا سوال جنتوں کی نعمتوں کا نہیں ہے مگر میں تو تیری ملاقات چاہتا ہوں۔

أَلاَ كُلُّ شَيْئٍ مَا خَلاَ اللّٰهَ بَاطِلُ		وَكُلُّ نَعِيْمٍ لاَ مَحَالَةَ زَائِلُ

......ہر چیز جو اللہ کے سوا ہے وہ باطل ہے اور ہر نعمت یقیناً زائل ہو جانے والی ہے۔

لَقَدْ لَسَعَتْ حَيَّةُ الْهَوٰی كَبِدِیْ		فَلاَ طَبِيْبٌ لَهَا وَلاَ رَاقِیْ
إِلاَّ الْحَبِيْبُ الَّذِیْ		شُغِفْتُ فَعِنْدَهُ رُقْيَتِیْ وَتِرْيَاقِیْ

......محبت کے سانپ نے میرے جگر کو ڈس لیا ہے، نہ تو اس کا کوئی طبیب ہے اور نہ کوئی جھاڑ پھونک کرنے والا سوائے اس محبوب کے جس کی محبت سے میرا دل لبریز ہے، اسی کے پاس میرا جھاڑ پھونک اور میرا علاج ہے۔

إِلٰهِیْ تُبْتُ مِنْ كُلِّ الْمَعَاصِیْ		وَلٰكِنْ حُبُّ لَيْلٰی لاَ أَتُوْبُ

......یا اللہ میں ہر گناہ سے توبہ کرتا ہوں، لیکن لیلیٰ کی محبت سے توبہ نہیں کرتا۔

رَبِّ لاَ تَسْلُبَنِّیْ حُبَّهَا أَبَدًا		وَيَرْحَمُ اللّٰهُ عَبْداً قَالَ آمِيْنَا

......اے میرے پروردگار مجھ سے اسکی محبت کبھی مت چھین، اللہ اس بندے پر رحم کرے جو میری دعا پر آمین کہے۔

أَطُوْفُ عَلیٰ جِدَارِ دِيَارِ لَيْلٰی		أُقَبِّلُ ذَاالْجِدَارَوَ ذَا الْجِدَارَا
وَمَا حُبُّ الدِّيَارِ شَغَفْنَ قَلْبِیْ		وَلٰكِنْ حُبُّ مَنْ سَكَنَ الدِّيَارَا

......میں لیلیٰ کے گھر کی دیواروں کا طواف کرتا ہوں کبھی یہ دیوار چومتا ہوں کبھی وہ دیورا

چومتا ہوں اور در اصل ان گھروں کی محبت میرے دل پر نہیں چھا گئی بلکہ اس کی محبت جوان گھروں کی رہنے والی ہے۔

اَلْقَلْبُ يَحْسُدُ عَيْنِیْ لَذَّةَ النَّظَرِ		وَالْعَيْنُ تَحْسُدُ قَلْبِیْ لَذَّةَ الْفِكْرِ

......دل نظر کی لذت کی وجہ سے آنکھوں کے ساتھ حسد کرتا ہے اور آنکھیں فکر کی لذت کی وجہ سے دل کے ساتھ حسد کرتی ہے۔

اِنْ كَانَ مَنْزِلَتِیْ فِی الْحُبِّ عِنْدَكُمْ		مَاقَدْ رَأَيْتُ فَقَدْ ضَيَّعْتُ أَيَّامِیْ

......اگر محبت میں میرا مرتبہ آپ کے یہاں یہ ہے جو میں نے دیکھا تو پھر میری زندگی ضائع ہو گئی۔

لَوْكَانَ حُبُّكَ صَادِقاً لَأَطَعْتَهُ		اِنَّ الْمُحِبَّ لِمَا يُحِبُّ مُطِيْعٌ

......یعنی اگر تیری محبت سچی ہوتی تو اس کی اطاعت کرتا، کیونکہ بیشک محب اپنے محبوب کا مطیع ہوتا ہے۔

عشق سے متعلق

أَبَی الْحُبُّ اَنْ يَخْفٰی وَكَمْ قَدْ كَتَمْتُهُ		فَأَصْبَحَ عِنْدِیْ قَدْ أَنَاخَ وَطَنَبَا
اِذَا اشْتَدَّ شَوْقِیْ هَامَ قَلْبِیْ يَذْكُرُهُ		وَاِنْ رُمْتُ قُرْباًمِنْ حَبِيْبِیْ تَقَرَّبَا
وَيَبْدُوْ فَأَفْنِیْ ثُمَّ أَحْيَا بِهِ لَهُ		وَيُسْعِدُنِیْ حَتیٰ أَلَذَّ وَأَطْرَبَا

......محبت اور عشق کو میں نے بہت چھپایا لیکن اب کسی طرح نہیں چھپ سکتا اس نے میرے پاس ڈیرہ ہی ڈال دیا، جب مجھے محبوب کا شوق زیادہ ہوتا ہے تو میرا دل اسکی یاد میں حیران و مضطرب ہو جاتا ہے، اور اگر میں اپنے دوست کے قرب کا قصد کرتی ہوں تو مجھے اپنے دولت قرب سے محروم نہیں فرماتا بلکہ قریب ہو جاتا ہے،

اور جب میرا محبوب تجلی فرماتا ہے تو میں فنا ہوجاتی ہوں اور پھر اسکے لئے اور اسی کی دستگیری سے زندہ ہوجاتی ہوں اور وہی میری امداد کرتا ہے حتی کہ میں ان کی عنایتوں سے محظوظ ہوکر میں مدحوش ہوجاتی ہوں۔

قَامَ الْمُحِبُّ اِلَی الْمُؤَمَّلِ قَوْمَهٗ　　كَادَ الْفُؤَادُ مِنَ السُّرُوْرِ يَطِيْرُ

......عاشق اپنی امید گاہ کے سامنے اس طرح کھڑا ہے کہ دل خوشی کے مارے اڑا جارہا ہے۔

محبت

عِبَارَاتُنَا شَتّٰی وَحُسْنُکَ وَاحِدٌ		وَکُلُّ شَيْئٍ اِلٰی ذَاتِ الْجَمَالِ يُشِيْرُ

......عبارتیں ہماری مختلف سہی، لیکن حسن تیرا تو ایک ہی ہے اور تمام چیزیں ایک ہی ہستی کے حسن و جمال کی طرف اشارہ کرتی ہیں۔

لَا تَأْنَسْ بِمَنْ تُوحِشُکَ نَظْرَتُهٗ		فَتَمْنَعَ مِنَ التَّذْکَارِ فِی الظُّلَمِ
وَاجْهَدْ وَکُنْ فِی اللَّيْلِ ذَاشَجَنٍ		يَسْقِيْکَ کَأْسَ الْوُدِّ وَالْعِزِّ وَالْکَرَمِ

......جس کی طرف دیکھنا تجھ کو وحشت میں ڈالتا ہو ان سے انس و الفت مت کر کیونکہ وہ شئی تاریکیوں میں تجھ کو ذکر سے روک دیگی اور (اللہ کی راہ میں) محنت و مشقت کر اور رات کو غمگین رہ، اس کے صلہ میں حق تعالی تجھے اپنی دوستی اور عزت و بخشش کے پیالے سے سیراب کریگا۔

عشق رسول

62

اَلْمَحَبَّةُ حِجَابٌ بَيْنَ الْمُحِبِّ وَالْمَحْبُوْبِ		فَإِذَا فَنِیَ الْمُحِبُّ مِنَ الْمَحَبَّةِ وَصَلَ بِالْمَحْبُوْبِ

......محبت خود محب و محبوب کے درمیان ایک پردہ ہے جب محب محبت سے فنا ہوجاتا ہے تو محبوب سے اسکا وصل ہوجاتا ہے۔

فَهُوَ الَّذِیْ تَمَّ مَعْنَاهُ وَصُوْرَتُهٗ		ثُمَّ اصْطَفَاهُ حَبِيْباً بَارِئُ النَّسِيْمِ
مُنَزَّهٌ عَنْ شَرِيْکٍ فِیْ مَحَاسِنِهٖ		فَجَوْهَرُ الْحُسْنِ فِيْهِ غَيْرُ مُنْقَسِمٍ

......پس آپ فضائل ظاہری و باطنی میں درجۂ کمال کو پہونچے ہوئے ہیں پھر اللہ تعالی نے آپ کو اپنا حبیب بنا کر جن لیا، آپ اس سے بلند ہیں کہ آپ کی خوبیوں میں کوئی آپ کا شریک ہو پس آپ کے جوہر حسن میں کوئی شریک و سہیم نہیں، آپ کا حسن غیر منقسم اور غیر مشترک ہے۔

بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِهٖ		کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِهٖ
حَسُنَتْ جَمِيْعُ خِصَالِهٖ		صَلُّوْا عَلَيْهِ وَآلِهٖ

......آپ پہنچ گئے بلندیوں تک اپنے کمال سے اور کھل گئے تمام اندھیرے آپ کے جمال سے آپ کی تمام عادتیں حسین و جمیل ہیں، تم سب ان پر اور ان کے آل پر درود بھیجتے رہا کرو۔

عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلوٰةُ الْاَبْرَارِ		صَلّٰی عَلَيْهِ الطَّيِّبُوْنَ الْأَخْيَارُ
قَدْ کَانَ قَوَّاماً بَکِیَ بِالْاَسْحَارِ		يَالَيْتَ شِعْرِیْ وَالْمَنَايَا أَطْوَارُ

هَلْ تَجْمَعُنِیْ وَحَبِيْبِی الدَّارُ

......حضرت محمد ﷺ پر نیک اور اچھے لوگ درود پڑھ رہے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم راتوں کو جاگ کر اللہ کی عبادت کرنے والے اور سحر کے وقت خوب رونے والے تھے، موت تو

آنی ہی ہے کاش مجھے معلوم ہوجاتا کہ مرنے کے بعد مجھے محبوب کا وصل نصیب ہوگا یا نہیں؟

مَا اِنْ مَدَحْتُ مُحَمَّداً بِمَقَالَتِیْ		لٰکِنْ مَدَحْتُ مَقَالَتِیْ بِمُحَمَّدَا

......میں نے اپنے مقالے کے ذریعہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح نہیں کی، لیکن محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے نام سے میرے مقالہ کی عظمت ہوگئی۔

وَلَوْ یَقُلْ لِیْ مُتْ مُتُّ سَمْعاً وَطَاعَةً		وَقُلْتُ لِدَاعِیَ الْمَوْتِ أَهْلاً وَمَرْحَباً

......اگر محبوب کہے کہ مرجا تو یہ حکم مان کر مرجاؤں، اور موت کے داعی کو خوش آمدید کہوں

أَلْمَحَبَّةُ اِیْثَارُ مَا یُحِبُّ الْمَحْبُوْبُ وَاِنْ کَرِهْتَ		وَکَرَاهَةُ مَا یَکْرَهُ الْمَحْبُوْبُ وَإِنْ اَحْبَبْتَ

......محبت ہر اس چیز کا قربان کردینا ہے جس کو محبوب دوست رکھتا ہے اگرچہ وہ ناپسند ہو اور اس چیز کو مکروہ سمجھنا ہے، جس کو مجبوب مکروہ سمجھے اگرچہ وہ چیز تجھے پسند ہو۔

شَرِبْتُ الْحُبَّ کَأْساً بَعْدَ کَأْسٍ		فَمَا نَفِدَ الشَّرَابُ وَلاَ رَوِیْتُ

......میں نے شراب محبت کے جام پر جام لنڈھائے، نہ ہی شراب ختم ہوئی اور نہ ہی میں سیراب ہوا۔

وَیُدْرِکُنِیْ فِیْ ذِکْرِهَا قُشَعْرِیْرُ		لَهَا بَیْنَ جِلْدِو العِظَامِ دَبِیْبُ

......مجھے محبوب کے ذکر کے وقت کپکپی سی ہوتی ہے، میری جلد اور ہڈیوں میں اسکی ہلکی سی حرکت محسوس ہوتی ہے۔

عظمت رسول

وَأَحْسَنُ مِنْکَ لَمْ تَرَقَطُّ عَیْنِیْ خُلِقْتَ مُبَرَّءً ا مِنْ کُلِّ عَیْبٍ		وَأَجْمَلُ مِنْکَ لَمْ تَلِدِ النِّسَاءُ کَأَنَّکَ قَدْ خُلِقْتَ کَمَا تَشَاءُ

......اے محبوب آپ سے بہتر خوب صورت چہرہ کبھی میری آنکھ نے دیکھا نہیں ہے اور آپ سے زیاد حسن و جمال والا کبھی کسی عورت نے کوئی بچہ جنا نہیں ہے، آپ اس طرح عیبوں سے پاک ہوکر دنیا میں پیدا ہوئے گویا کہ اللہ نے آپ کو آپ کی مرضی کا حسن و جمال

دے کر پیدا فرمایا ہے۔

لما رایت نبیا منجند لا فَارْتَاعَ قَلْبِیْ عِنْدَ ذَلِکَ لِهُلْکِهٖ یَا لَیْتَنِیْ مِنْ قَبْلِ هُلْکِ صَاحِبِیْ		ضاقت علی62 بمرضهن الاو وَالْعَظْمُ مِنِّیْ مَا حَیْثُ کَسِیْرُ عَیِیْتُ فِیْ جَدَثٍ عَلَیَّ صُخُوْرُ

......جب میں نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات یافتہ دیکھا تو مکانات اپنی وسعت کے باوجود مجھ پر تنگ ہوگئے، اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر میرا دل لرز اٹھا اور زندگی بھر میری کمر ٹوٹی رہے گی، کاش! میں اپنے آقا کے انتقال سے پہلے قبر میں دفن کردیا گیا ہوتا، تو مجھ پر پتھر ہوتے۔

یَا صَاحِبَ الْجَمَالِ وَیَاسَیِّدَ الْبَشَرِ لاَ یُمْکِنُ الثَّنَاءُ کَمَا کَانَ حَقُّهُ		مِنْ وَجْهِکَ الْمُنِیْرِ لَقَدْ نُوِّرَ الْقَمَرُ بعد از خدا بزرگ توئی قصه مختصر

......اے صاحب جمال اور انسانوں کے سردار، آپکے نورانی چہرہ سے تو چاند کو روشنی بخشی گئی، جیسا کہ آپکی تعریف کا حق ہے ویسی تعریف ممکن نہیں، خدا کے بعد آپ ہی سب سے بڑے ہیں قصہ مختصر۔

حَسْبِیَ رَبِّیْ جَلَّ اللّٰهُ		مَا فِیْ قَلْبِیْ غَیْرُ اللّٰهِ

صحبت وذکر اور اصلاح دل

تَرَکْتُ اللَّاتَ وَالْعُزّٰی جَمِیْعاً		کَذَالِکَ یَفْعَلُ الرَّجُلُ الْبَصِیْرُ

......میں نے لات وعزیٰ تمام کے تمام چھوڑ دیئے، ہر بصیرت رکھنے والے شخص کو ایسا ہی کرنا چاہئے۔

أُحِبُّ الصَّالِحِیْنَ وَلَسْتُ مِنْهُمْ		لَعَلَّ اللّٰهَ یَرْزُقُنِیْ صَلاَحاَ

......میں صالحین سے محبت کرتا ہوں اگرچہ میں صالحین میں سے نہیں، شاید اللہ مجھے

صالح بننے کی توفیق دے دے۔

اُولٰئِکَ آبَائِیْ فَجِئْنِیْ بِمِثْلِهِمْ		إِذَا جَمَعَتْنَا یَا جَرِیْرُ الْمَجَامِعُ

......وہ ہمارے آباء تھے ان کے مثل بتلادیجئے، اے جریر! جب بھی ایسی مجالس ہوں۔

لَئِنْ فَخَرْتَ بِآبَاءٍ ذِیْ نَسَبٍ		لَقَدْ صَدَقْتَ وَلٰکِنْ بِئْسَ مَا وَلَدُوْا

......اگر تم صرف اپنے ذونسب آباء پر ہی فخر کرتے ہو تو ٹھیک ہے لیکن آج ان کی اولاد بہت بری ہیں۔

اِلٰهِیْ تُبْتُ مِنْ کُلِّ الْمَعَاصِیْ		وَلٰکِنْ حُبُّ لَیْلیٰ لاَ اَتُوْبُ

......اے اللہ میں سب گناہوں سے توبہ کرتا ہوں لیکن لیلی کی محبت سے توبہ نہیں کرتا۔

إِلٰهِیْ لاَ یَسْلُبُ حُبَّهَا اَبَدًا		وَیَرْحَمُ اللّٰہُ عَبْداً قَالَ آمِیْنَا

......الٰہی اس کی محبت کبھی بھی میرے دل سے سلب نہ کرنا، اور جو بندہ اس دعا پر آمین کہ دے، اللہ اس پر رحم کرے۔

عَلَیَّ ثِیَابٌ لَوْ یُبَاعُ جَمِیْعاً		بِفَلْسٍ لَکَانَ الْفَلْسُ مِنْهُنَّ اَکْثَرَا

......کہ میرے اوپر ایسے کپڑے ہیں کہ اگر ان تمام کپڑوں کو پیسوں کے عوض میں بیچ دیا جائے تو پیسہ ان کپڑوں سے زیادہ ہو جائے۔

لَیْسَ بِصَادِقٍ فِیْ دَعْوَاهُ		مَنْ لَمْ یَتَلَذَّذْ بِضَرْبِ مَوْلاَهُ

......جو مولا کی بھیجی ہوئی مصیبت پر لذت حاصل نہ کرے وہ اپنے دعوۂ محبت میں جھوٹا ہے۔

وَفَدْتُ عَلیَ الْکَرِیْمِ بِغَیْرِ زَادٍ فَإِنَّ الزَّادَ أَقْبَحُ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ		مِنَ الْأَعْمَالِ وَالْقَلْبِ السَّلِیْمِ إِذَا کَانَ الْوُفُوْدُ عَلیَ الْکَرِیْمِ

......میں کریم کی خدمت میں بغیر زادراہ کے حاضر ہو گیا ہوں نہ تو میرے پاس اعمال ہے اور نہ تو سنوارا ہوا دل ہے، کیونکہ زادراہ سب سے بری چیز سمجھی جاتی ہے جب کہ جانا کس

کریم کے پاس ہو۔

62

علم

رَأَیْتُ أَحَقَّ الْحَقِّ حَقَّ الْمُعَلِّمِ لَقَدْ حُقَّ اَنْ یُهْدیٰ إِلَیْهِ کَرَامَةً		وَاَوْجَبَهُ حِفْظًا عَلیٰ کُلِّ مُسْلِمٍ لِتَعْلِیْمِ حَرْفٍ وَاحِدٍ أَلْفُ دِرْهِمٍ

......میں نے تمام حقوق سے زیادہ بڑا استاذ کا حق دیکھا، میں استاذ کے حق کی حفاظت کرنا تمام مسلمانوں پر زیادہ ضروری سمجھتا ہوں، بے شک حق یہ ہے کہ استاذ کی ایک حرف کی تعلیم کے بدلے میں ادب کے بناء پر ہزار درھم ہدیہ پیش کیا جائے تو بھی کم ہے۔

رَضِیْنَا قِسْمَةَ الْجَبَّارِ فِیْنَا		لَنَا عِلْمٌ وَلِلْجُهَّالِ مَالُ

......باری تعالٰی کی تقسیم سے ہم خوش ہیں، کہ ہمارے لئے علم ہے اور جاہلوں کیلئے مال و دولت۔

إِنَّ الْمُعَلِّمَ وَالطَّبِیْبَ کِلاَهُمَا فَاصْبِرْ لِدَائِکَ إِنْ جَفَوْتَ طَبِیْباً		لاَ یَنْصَحَانِ إِذَا هُمَا لَمْ یُکْرَمَا وَاقْنَعْ بِجَهْلِکَ اِنْ جَفَوْتَ مُعَلِّمَا

......معلم اور طبیب دونوں کا جب اکرام نہ کیا جائے تو وہ خیر خواہی نہیں کریں گے، چنانچہ اپنی بیماری پر صبر کر اگر تو طبیب کے ساتھ بے وفائی کرے اور اپنے جہل پر قناعت کر اگر تو استاد کے ساتھ بے وفائی کرے۔

أَوَّلُ الْجَامِعِ لِلْاَبْوَابِ		جَمَاعَةٌ فِی الْعَصْرِ ذُو اقْتِرَابٍ

......اور پھر اس کو ابواب کی شکل میں سب سے پہلے جمع کرنے والی محدثین کی ایک جماعت تھی کا بن جریج و ھشیم مالک و معمر وولد المبارک جیسے ابن جریج، ھشام، مالک، معمر، اور ابن مبارک۔

وَأَوَّلُ الْجَامِعِ بِاقْتِصَارِ		عَلَى الصَّحِيْحِ فَقَطْ الْبُخَارِیْ

......اور صرف صحیح حدیثوں کے اول جامع امام بخاریؒ ہیں۔

مُسْلِمٌ بَعْدَهُ وَالْأَوَّلُ		عَلَى الصَّحِيْحِ فِی الصَّحِيْحِ أَفْضَلُ

......ان کے بعد امام مسلم ہیں، لیکن صحیح بات یہ ہے کہ امام بخاری کی بخاری شریف اہمیت کے اعتبار سے مسلم شریف سے بھی آگے بڑھی ہوئی ہے۔

دعا

إِلٰهِیْ عَبْدُکَ الْعَاصِیْ أَتَاکَ		مُقِرٌّ بِالذُّنُوْبِ وَقَدْ دَعَاکَ
فَإِنْ تَغْفِرْ فَأَنْتَ لِذَاکَ أَهْلٌ		وَإِنْ تَطْرُدْ فَمَنْ يَرْحَمُ سِوَاکَ

......اے اللہ آپ کا گنہگار بندہ آپ کے در پر حاضر ہے، اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہے اور آپ سے دعائیں مانگتا ہے، اگر تو مغفرت کردے تو تجھے یہ بات بڑی سجتی ہے، اگر تو ہی دھکے دیدے پھر کون ہے کوئی دوسرا در والا کہ میں وہاں چلا جاؤں۔

إِذَا مَا كُنْتُ أَرْحَلُهَا بِلَيْلٍ		تَأَوَّهُ آهَةَ الرَّجُلِ الْحَزِيْنِ

......جب میں رات کے اندھیرے میں اپنی اونٹنی پر کجاوہ کستا ہوں، تو وہ اونٹنی کسی غمناک مرد کی طرح آہیں بھرتی ہے۔

إِلٰهِیْ كَيْفَ أَدْعُوْکَ وَأَنَا آثِمٌ		وَكَيْفَ لَا أَدْعُوْکَ وَأَنْتَ كَرِيْمٌ

......اے اللہ میں کیسے دعائیں مانگوں حالانکہ میں گنہگار ہوں، اور اے اللہ! میں کیسے دعا نہ مانگوں باوجودیکہ تو اتنا کریم ہے۔

اللہ اللہ اللہ

با ادب با نصیب

62

فِدًى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ أُمِّیْ وَخَالَتِیْ		وَعَمِّیْ وَخَالِیْ ثُمَّ نَفْسِیْ وَمَالِيَا

......اللہ کے رسول ﷺ پر قربان ہوں میرے ماں اور خالہ اور میرے چچا اور میرے ماموں پھر میرا نفس بھی اور میرا مال بھی۔

فَلَوْ أَنَّ رَبَّ النَّاسِ أَبْقَى نَبِيَّنَا		سَعِدْنَا وَلٰكِنْ أَمْرُهُ كَانَ مَاضِيًا

......پس اگر لوگوں کا پروردگار ہمارے نبی کو باقی رکھتا تو ہم سعادت مند ہوجاتے لیکن اس کا حکم ہوکر رہا۔

عَلَيْکَ مِنَ اللّٰهِ السَّلَامُ تَحِيَّةً		وَأُدْخِلْتَ جَنَّاتٍ مِنَ الْعَدْنِ رَاضِيًا

......آپ پر اللہ کی جانب سے سلام ہو مبارک بادی کا اور آپ کو ہمیشگی کے باغوں میں راضی برضاء داخل کردیا گیا۔

وَمَا يُرْتَجٰى مِنْ بِنْتِ سَبْعِيْنَ حِجَّةً		وَسَبْعٍ كَنَسْجِ الْعَنْكَبُوْتِ الْمُهَلْهَلِ
تَدِبُّ دَبِيْبَ الطِّفْلِ تَسْعَى إِلَى الْعَصَا		وَتَمْشِیْ بِهَا مَشْیَ الْأَسِيْرِ الْمُكَبَّلِ

......ستتر سال کی بڑھیا سے جو مکڑی کے بوسیدہ جال کی طرح ہے اور جو بچے کی طرح رینگتی ہوئی اور عصا طرف تیزی سے جاتی ہے اور عصا کے سہارے بیڑی میں جکڑے ہوئے قیدی کی طرح چلتی ہے ایسی بڑھیا سے کیا امید کی جاسکتی ہے۔

مَأْمُوْنُ ذُو الْمِنَنِ الشَّرِيْفَةْ		وَصَاحِبُ الْمَرْتَبَةِ الْمُنِيْفَةْ
وَقَائِدَ الْعَسَاكِرِ الْكَثِيْفَةْ		هَلْ لَکَ فِی أُرْجُوْزَةٍ لَطِيْفَةْ
أَظْرَفُ مِنْ فِقْهِ أَبِیْ حَنِيْفَةْ		لَا وَالَّذِیْ أَنْتَ لَهُ خَلِيْفَةْ
مَا ظُلِمَتْ فِیْ حَيِّنَا ضَعِيْفَةْ		عاملتنا بمؤن خفيفة
أَللِّصُّ وَالتَّاجِرُ فِیْ قَطِيْفَةْ		وَالذِّئْبُ وَالنَّعْجَةُ فِی سَقِيْفَةْ

......اے شریفانہ احسان کرنے والے مامون، اے عالی اور کامل مرتبہ والے اور اے عظیم الشان لشکروں کی قیادت کرنے والے! اے پاکیزہ نظم سنئے جو فقاہت ابوحنیفہ سے بھی زیادہ لطیف ہے، اس ذات کی قسم جسکا تو خلیفہ ہے ہمارے قبیلہ میں کبھی کسی کمزور بڑھیا پر بھی ظلم نہیں ہوا، اور آپ کی پرامن دور خلافت میں چور اور تاجر ایک چادر میں اور بھیڑیا اور بکری ایک چھت کے نیچے زندگی گزارتے ہیں۔

عَرَفْنَا النَّصرَ وَالْفَتحَ المُبِيْنَا		لِسَيِّدِنَا أَمِيرِ الْمُؤْمِنِيْنَا
إِذَا كَانَ الْحَدِيْثُ عَنِ الْمَعَالِيْ		رَأَيْتَ حَدِيْثَكُمْ فِيهَا شُجُوْنَا

......ہم نے نصرت اور فتح مبین کو پہچان لیا اپنے آقاء وسردار امیر المومنین کے لئے، جب بھی اعلی مراتب ومعالی کے بارے میں گفتگو ہوگی تو دیکھئے گا کہ تمہاری باتوں کی حیثیت ان باتوں کی سی ہوگی جو تمہیں غم واندوہ میں مبتلا کرتی ہیں۔

نَحْنُ بَنَاتُ الطَّارِقْ		نَمْشِيْ عَلَى النَّمَارِقْ
مَشْيَ الْقُطِيِّ الْبَارِقِ		أَلْمِسْکُ فِي الْمَفَارِقْ
وَالدُّرُّ فِي الْمَخَانِقِ		إِنْ تُقْبِلُوْا نُعَانِقْ
وَنَفْرُشُ الْمَفَارِقْ		أَوْ تُدْبِرُوْا نُفَارِقْ
فِرَاقَ غَيْرِ وَامِقْ		كَمْ مِنْ كَرِيْمٍ عَاشِقْ

يَحْمِيْ عَلَى الْعَوَالِقِ

......ہم طارق (ستاروں) کی بیٹیاں ہیں جو نرم نرم فرشوں پر چلتی ہیں جیسے تیز رفتار کونج پرندہ چلتا ہے، ہمارے سروں میں مشک کی خوشبو ہے اور ہمارے گلوں میں موتی ہیں، اگر دشمن پر ٹوٹ پڑو گے تو ہم معانقہ کرینگے اور فرش بچھا دیں گے اور اگر بھاگو گے تو ہم جدا ہوجائیں گے اور یہ جدائی ہمیشہ کے لئے بے رغبت کی جدائی ہوگی، بہت کم عاشق ایسے ہیں جو اپنے چاہنے والیوں کی حمایت کرتے ہیں۔

سَأَصُوْلُ فِي الرُّوْمِ الْكِلَابِ النَّوَابِحِ		وَأَضْرِبُهُمْ ضَرْباً بِحَدِّ الصَّفَائِحِ
وَأَرْضِيْ رَسُوْلَ اللهِ خَيْرَ مُؤَمَّلٍ		نَبِيَّ الْهُدَى الْمَبْعُوْثَ[62] لِلدِّيْنِ نَاصِحِ

......میں بھونکنے والے رومی کتوں پر بہت جلد حملہ کرونگا، اور میں ان کو چوڑی تلواروں کی دھار سے مار کر گراؤنگا، میں رسول اللہ ﷺ کو جو بہترین امید گار اور نبی ھدی، دین کیلئے مبعوث اور امت کے خیر خواہ ہیں خوش کرلونگا۔

أَمَّ أَبَانٍ فَاطْلُبِيْ بِثَارِکِ		صُوْلِيْ عَلَيْهِمْ صَوْلَةَ الْمُتَدَارِکِ

......اے ام ابان! اپنا بدلہ ضرور لو اور رومیوں پر ایسا حملہ کرو جس سے مقصد حاصل ہوتا ہو۔

وَكَانُوْا رَجَاءً ثُمَّ اَمْسَوْا رَزِيَّةً		لَقَدْ عَظُمَتْ تِلْکَ الرَّزَايَا وَجَلَّتِ

......پہلے وہ جائے امید تھے، پھر وہ مصیبتیں بڑھتی گئی، خود سہارے کے محتاج ہوگئے، پھر یہ سہارے عظیم ہوگئے اور خوب جری ہوگئیں۔

نَعَبَ الْغُرَابُ فَقُلْتُ مَنْ		تَنْعَاهُ وَيْلَکَ يَا غُرَابُ
قَالَ الْإِمَامُ فَقُلْتُ مَنْ		قَالَ الْمُوَفَّقُ لِلصَّوَابِ
قُلْتُ الْحُسَيْنُ فَقَالَ لِيْ		حَقًّا لَقَدْسَكَنَ التُّرَابَ
إِنَّ الْحُسَيْنَ بِكَرْبَلَا		بَيْنَ الْأَسِنَّةِ وَالضِّرَابِ

......کوے نے آواز نکالی تو میں نے کہا ہائے تو کس کی موت کی خبر دے رہا ہے، کوے نے کہا کہ امام کی، میں نے کہا کون سے امام کی، اس نے کہا وہی جو درستگی اور سچائی کے توفیق یافتہ تھے، میں نے کہا کیا حسینؓ؟ اس نے کہا سچ کہا اب وہ مٹی میں مکیں ہیں، بے شک حسین کربلا میں نیزوں اور زخموں کے درمیان تھے۔

يَا أَيُّهَا الْقَاضِيُ الْحَكِيمُ رُشْدُهُ		أَلْهى خَلِيْلِيُ عَنْ فِرَاشِيُ مَسْجِدُهُ
زَهَّدَهُ مَضْجَعِيُ تَعَبُّدُهُ		فَاقْضِ الْقَضَاءَ كَعْبُ وَلاَ تَرُدَّهُ
نَهَارُهُ وَلَيْلَهُ مَا يَرْقُدُهُ		وَلَسْتُ فِيُ أَمْرِ النِّسَاءِ اَحْمَدُهُ

......اے وہ قاضی جن کا رشد و ہدایت پراز حکمت ہے، میرے دوست کو اس کی مسجد نے بستر سے غافل کر دیا ہے۔اس کی عبادت نے اسے میری خواب گاہ سے بے پرواہ کر دیا ہے، اے کعب! فیصلہ فرمادیجئے، نامراد واپس نہ کیجئے، اور اس کا دن اور رات اسکو سونے نہیں دیتا اور عورتوں کے معاملے میں میں ان کی تعریف نہیں کرتی۔

زَهَّدَنِيُ فِي النِّسَاءِ وَفِي الْحَجَلِ		اِنِّيُ اِمْرَأٌ أَذْهَلَنِيُ مَا قَدْ نَزَلْ
فِيُ سُوْرَةِ النَّحْلِ وَفِي السَّبْعِ الطِّوَالِ		وَفِي كِتَابِ اللّٰهِ تَخْوِيْفُ جَلَلْ

......مجھ کو عورتوں اور ان کی خواب گاہوں سے غافل بنا دیا ہے، پس میں ایسا آدمی ہوں جس کو بھلا دیا ہے، اس نے جو نازل ہوا سورۂ نحل اور سبع طوال میں، اور اللہ کی کتاب میں خوف دلانا اور ڈرانا ہے۔

إِنَّ لَهَا حَقًّا عَلَيْكَ يَا رَجُلُ		تُصِيْبُهَا فِي اَرْبَعٍ لِمَنْ عَقَلْ

......بے شک اے شخص! اس کا تجھ پر حق ہے چار راتوں میں تو اسکے پاس ضرور جا یہ نصیحت ہے عقلمند کیلئے۔

يَا هَارِباً عَنْ نِسْوَةٍ ثِقَاتٍ		لَهُنَّ جَمَالٌ وَلَهُنَّ بَنَاتٌ
تُسْلِمُهُمْ طُرًّا إِلَى الهيات		تَمْلِكُ نَوَاصِيهِمْ مَعَ الْبَنَاتِ
أَعْلاَجٌ سَوْءٍ فُسَّقٍ عُتَاتٍ		يُبَانُ مِنَّا أَعْظَمُ الشَّتَاتِ

......اے قابل اعتماد عورتوں سے بھاگنے والو! ان عورتوں سے جو خوبصورت ہیں اور ان کی لڑکیاں بھی ہیں، انہیں دشمنوں کے سپرد کئے دیتے ہو جو ہماری اور ہماری لڑکیوں کے

مالک ہوجائیں گے، جو شرکش، بدکار کافر ہیں، پھر ہم تم سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو جائیں گی۔

يَا رَبِّ فَرِّجْ مَا تَرىٰ مِنْ كُرْبَتِيْ		وَلاَ تُمِتْنِيُ عَاجِلاً بِحَسْرَتِيْ
حَتّىٰ أَرىٰ بِنَاظِرِيْ أُخَيَّتِيْ		ذَاكَ مُنَايَ ثُمَّ ذَاكَ بُغْيَتِيْ
سِيْرُوْبِنَا إِلَى الْعَدُوِّ يَا صُحْبَتِيْ		عَسىٰ اَنَالُ بُغْيَتِيْ وَمُنْيَتِيْ

إِنْ لَمْ أُقَاتِلْ فَاحْلِقُوْا لِحْيَتِيْ

......اے اللہ! میری مصیبت دور فرما اور مجھے میری ارمان کی حالت میں نہ مارنا یہاں تک کہ میں اپنی بہن کو دیکھ لوں یہی میرا مقصود و مطلوب ہے، دوستو دشمن کی طرف چلو شاید میں اپنا مقصد پالوں اور دشمن کے ساتھ اگر میں نہ لڑوں تو میری داڑھی منڈوا دینا۔

أَيْنَ الضِّرَارُ لاَ اَرَاهُ يَوْمِيْ		وَلاَ يَرَاهُ مَعْشَرِيْ وَقَوْمِيْ

......ضرار کہاں ہیں؟ میں آج انہیں نہیں دیکھتی ہوں اور نہ آج ان کو میرا خاندان اور قوم دیکھتی ہے۔

إِنَّ النِّسَاءَ شَيَاطِيْنُ خُلِقْنَ لَنَا		نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ الشَّيَاطِيْنِ
إِنَّ النِّسَاءَ رَيَاحِيْنُ خُلِقْنَ لَكُمْ		وَكُلُّكُمْ يَشْتَهِيْ شَمَّ الرَّيَاحِيْنِ

......عورتیں شیاطین کی رسیاں ہیں جو ہمارے لئے پیدا کی گئی ہیں ہم اللہ تعالی سے شیاطین کے شر سے پناہ مانگتے ہیں، عورتیں خوشبوئیں ہیں جو تمہارے لئے پیدا کی گئی ہیں اور تم میں سے ہر ایک خوشبوؤ کے سونگھنے کا شوق رکھتا ہے۔

ذَهَبَ الظَّلاَمُ بِأُنْسِهِ وَبِالْفِهٖ		لَيْتَ الظَّلاَمَ بِأُنْسِهِ يَتَجَدَّدُ

......رات کی تاریکی اپنی انس اور الفت کے ساتھ چلی گئی، اے کاش! یہ تاریکی اسی انس کے ساتھ پیدا ہوتی رہتی۔

فَلاَ تَعْدِلْ بِأَهْلِ الْبَيْتِ خُلْقاً		فَأَهْلُ الْبَيْتِ هُمْ أَهْلُ السِّيَادَةِ
فَبُغْضُهُمْ مِنَ الْاِنْسَانِ خُسْرٌ		حَقِيْقِيٌّ وَحُبُّهُمْ عِبَادَةٌ

......اہل بیت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے برابر کسی کو مت سمجھو، اہل بیت ہی اہل سیادت ہیں ، انکا بغض انسان کے لئے حقیقی خسارہ ہے اور ان کی محبت بڑی عبادت ہے۔

أَدِّبُوا النَّفُسَ أَيُّهَا الْاَصْحَابُ		طُرُقُ الْعِشْقِ كُلُّهَا آدَابُ

......اے دوستوں اپنے آپ کو آداب سکھاؤ، اسلئے کہ عشق کے سب راستے ادب ہی ادب ہے۔

تواضع

اَلْكَرْبُ مُجْتَمِعٌ وَالْقَلْبُ مُحْتَرِقٌ		وَالصَّبْرُ مُفْتَرِقٌ وَالدَّمْعُ مُسْتَبِقٌ
كَيْفَ الْقَرَارُ عَلٰى مَنْ لاَ قَرَارَ لَهُ		مِمَّا جَنَاهُ الْهَوٰى وَالشَّوْقُ وَالْقَلَقُ
يَا رَبِّ إِنْ كَانَ شَيْئٌ فِيْهِ لِىْ فَرَجٌ		فَأْمُنُنْ عَلَيَّ بِهِ مَا دَامَا بِىْ رَمَقُ

......اضطراب جمع ہونے والا ہے، اور دل جلنے والا ہے اور صبر الگ ہے، اور آنسو آگے بڑھنے والے ہیں، جس کو عشق اور شوق اور تڑپ کے حملوں سے بالکل چین نہیں اس کو بھلا کس طرح سکون اور قرار ہو، اے میرے رب! اگر کوئی شئ ایسی ہو کہ اس سے غم وحزن دفع ہو تو جب تک کچھ جان باقی ہو اس سے مجھ کو ممنون فرمایئے۔

خَيْرُ عَيْشٍ اَدْرَكْنَاهُ بَعْدَ الصَّبْرِ		مِنْ كُنُوْزِ الْبِرِّ كِتْمَانُ الْمَصَائِبِ

......ہم نے بہترین زندگی ہمیشہ صبر کے بعد پائی ہے، نیکی کے خزانوں میں سے ایک خزانہ یہ ہے کہ انسان پر جب کوئی مصیبت آئے تو وہ اس کو دوسروں سے چھپائے۔

وَإِنَّا الْقَوْمُ دُمُوْعُنَا		عَلٰى هَالِكٍ مِنَّا وَإِنْ قَصَمَ الظَّهْرُ

......ہم ایسے لوگ ہیں کہ اپنے مردوں پر نہیں روتے، اگرچہ صدمہ سے کمر ٹوٹ جاتی ہے۔

إِصْبِرْ لِكُلِّ مُصِيْبَةٍ وَتَجَدَّدْ		وَاعْلَمْ بِاَنَّ الْمَرْئَ غَيْرُ مُخْلَدْ
وَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ الْكِرَامُ فَإِنَّهَا		نُوَبٌ تَنُوْبُ الْيَوْمَ تُكْشَفُ فِى غَدِ
فَإِذَا أَتَتْكَ مُصِيْبَةٌ يُشْجىٰ بِهَا		فَاذْكُرْ مُصَابَكَ بِالنَّبِيِّ مُحَمَّدٍ

......کہ تجھ پر کوئی بھی مصیبت یا پریشانی آئے تو تو اس پر صبر کر اور تو جان لے کہ کوئی بھی انسان ہمیشہ رہنے والا نہیں بنا، اور تو صبر کر جیسا کہ شرافت اور بزرگی والے لوگ صبر کرتے رہے اس لئے کہ مصیبت اگر آج آنی ہے تو بالآخر کل چلی جائیگی، اور اے مخاطب! اگر تجھ پر کوئی ایسی مصیبت آجائے جسکی وجہ سے رنج وغم ہو، تو یاد کر اس مصیبت کو جو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کی وجہ سے (صحابہ) کو پیش آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غم سے بڑا کوئی غم بھی مومن کو پیش نہیں آسکتا۔

إِذَا اشْتَدَّتْ بِكَ الْبَلْوٰى فَفَكِّرْ فِى أَلَمْ نَشْرَحْ
فَعُسْرٌ بَيْنَ يُسْرَيْنِ إِذَا فَكَّرْتَهُ فَافْرَحْ

......جب تیرے اوپر سخت مصیبت آجائے تو الم نشرح میں غور کر کہ ایک تنگی دو آسانیوں کے درمیان ہے، جب تو غور کریگا تو تیری مصیبت ختم ہوجائیگی اور تو خوش ہوجائیگا۔

غفلت وگناہ

شَكَوْتُ اِلىٰ وَكِيْعٍ سُوْءَ حِفْظِى		فَاَوْصَانِىْ إِلىٰ تَرْكِ الْمَعَاصِىْ
فَإِنَّ الْعِلْمَ نُوْرٌ مِّنْ اِلٰهِ		وَنُوْرُ اللّٰهِ لاَ يُعْطٰى لِعَاصِ

......امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے استاذ امام وکیعؒ سے سوء حافظہ کی شکایت کی، تو آپنے مجھ ترک معاصی کا حکم فرمایا، اسلئے کہ علم یہ نور الٰہی ہے، اور اللہ تعالیٰ کا نور عاصی کو نہیں عطا کیا جاتا۔

تَرَكْتُ اللَّاتَ وَالْعُزّٰى جَمِيْعاً   كَذَالِكَ يَفْعَلُ الرَّجُلُ الْبَصِيْرُ

فارسی اشعار

عشق الٰہی

ہر کہ عاشق شد جمال ذات را		اوست سید جملہ موجودات را

......جو شخص بھی جمال الٰہی کا عاشق ہوتا ہے، وہ ساری موجودات کا سید اور سردار بن جایا کرتا ہے۔

بجز از وصل ہر چیزے فضول است		زصد دنیا وصلِ محبوب قبول است
زمن پرسی دخول جنت چیست		مثال دوست در جنت دخول است

......وصل کے علاوہ ہر چیز فضول ہے سو دنیا کے مقابلہ میں بھی مجھے وصلِ محبوب ہی قبول ہے، اگر مجھ سے کوئی پوچھے کہ جنت میں داخل ہونا کیا ہے تو دوست کی ملاقات جنت میں داخل ہونے کا دوسرا نام ہے۔

اشتیاق حق بود ذکر دلت		کوشش تا گردد ترا ایں حاصلت

......حق کا عشق تیرے دل کا ذکر ہے پس کوشش کر کہ یہ تجھے حاصل ہو جائے۔

در خرمن کائنات کردیم نگاہ		یک دانہ محبت است باقی ہمہ گاہ

......بس میں نے کائنات کی خرمن کی طرف نگاہ کی ایک دانہ محبت کا ہے باقی سب تنکے چھلکے۔

جزاک اللہ کہ چشمم باز کردی		مرا با جان جاں ہمراز کردی

......اللہ تجھے بدلہ دے کہ میری آنکھیں کھول دیں اور مجھے اپنے محبوب کا رازدان بنایا۔

شکر اللہ کہ نمردیم و رسیدیم بدوست		آفریں باد بریں ہمت مردانہ ما

......اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ میں مرا نہیں بلکہ دوست تک پہنچ گیا میرے مردانہ ہمت کو شاباش دو۔

عاشقاں را با قیامت روز محشر کار نیست		عاشقاں را جز تماشائے جمال یار نیست

......عاشقوں کو قیامت کے ساتھ محشر کے دن کوئی کام نہیں، عاشقوں کے لئے سوائے محبوب کے حسن کے مشاہدہ کے کوئی کام نہیں۔

عاشقاں را سہ نشانی اے پسر		رنگ زرد و آہ سرد و چشم تر

یا کم خوردن، کم گفتن، وکم خفتن

......اے طفل! عاشقوں کی تین نشانیاں ہیں رنگ زرد، آہ سرد، چشم تر۔

......گویا سلوک طریقت کی بھی تین نشانیاں ہیں کم کھانا کم بولنا کم سونا۔

شبے پیشِ خدا بگریستم زار		مسلماناں چرا خوارند و زارند
ندا آمد کی نمی دانی کہ ایں قوم		دلے دارند و محبوب ندارند

......میں ایک روز اللہ کے سامنے زار زار روتا رہا کہ مسلمان کیوں ذلیل و خوار ہیں؟ آواز آئی کہ تو نہیں جانتا کہ یہ قوم دل تو رکھتی ہے مگر محبوب نہیں رکھتی۔

تو برائے وصل کردن آمدی		نہ برائے فصل کردن آمدی

......اے نبی میں نے تجھے جوڑنے کے لئے بھیجا تھا، توڑنے کے لئے نہیں بھیجا تھا۔

من تو شدم تو من شدی		من تن شدم تو جاں شدی
تا کس نہ گوید بعد ازیں		من دیگرم تو دیگری

......میں تو ہو جاؤں، تو میں ہو جائے، میں بدن بن جاؤں تو جان بن جائے۔ تاکہ اسکے بعد کوئی یہ نہ کہہ سکے کہ تو اور ہے اور میں اور ہوں۔

عشق بامردہ نہ باشد پائیدار		عشق را با حیؔ و با قیوم دار

......مرنے والوں سے عشق کبھی پائیدار نہیں ہوتا محبت کرنی ہے تو پھر اللہ سے کرو جو حیؑ وقیوم ہے۔

از محبت تلخہا شیریں شود		وز محبت سیمہا زریں شود
از محبت دردہا صافی شود		وز محبت دردہا شافی شود

......محبت سے کڑوے میٹھے بن جاتے ہیں، محبت سے چاندی سونا بن جاتی ہے، محبت سے دردزائل ہوجاتے ہیں، محبت سے درد شافی ہوجاتے ہیں۔

مرغ دل راگلستاں بہتر زکوئے یارنیست		طالب دیدار را ذوق گل گلزار نیست
گفتم از عشق بتاں اے دل چہ حاصل کردائی		گفت مارا حاصل جز نالا ہے زار نیست
چندقطرہ خون دل مخفی برائے محو شاں		ریختن باخاک دل ایں شیوۂ عطار نیست

......دل کے مرغ کو باغ دوست کی گلی سے زیادہ اچھا نہیں، دیدار کے طالب کو گل گلزار کا ذوق نہیں ہوتا، کیونکہ محبوب کے دیدار سے بہتر کوئی نعمت نہیں میں نے پوچھا اے دل تو نے ان فانی محبوبوں کے عشق سے کیا پایا کہنے لگا مجھے سوائے رونے دھونے کے اور کچھ نہیں ملا اے مخفی! یہ دل جو خون کے چند قطرے ہیں اس کو مخلوق کے لئے گرا دینا کوئی عقلمندوں کا کام نہیں ہے۔

ملت عشق از ہمہ ملت جدا است		عاشقاں را مذہب وملت جدا است

......عشق کی ملت تمام ملتوں سے منفرد ہے عاشقوں کا مذہب وملت جدا ہوتا ہے۔

ہر کہ عاشق شد جمال ذات را		اوست سید جملہ موجودات را

......جو شخص بھی اللہ کے جمال کا عاشق ہے وہ تمام موجودات کا سردار ہے۔

عشق اول عشق آخر عشق کل		عشق شاخ ، عشق نخل ، عشق گل

......عشق ہی اول، عشق ہی آخر، عشق ہی کل ہے، عشق ہی شاخ، عشق ہی درخت اور عشق ہی پھول ہے۔

ندانم آں گل خنداں چہ رنگ وبو دارد		کہ مرغ ہر چمنے گفتگوئے او دارد

......نہ جانے اس مسکراتے پھول کا رنگ اور خوشبو کیسی ہے کہ چمن کا ہر پرندہ اسی کی گفتگو کرتا ہے۔

چہ شد مجذوب گر دیوانہ اواست		ہمہ عالم ببیں پروانہ اوست

......کیا ہوا اگر مجذوب اس کا دیوانہ ہے، دیکھو تو سارا عالم ہی اس کا پروانہ ہے۔

ہرچند بہ روزگار در می نگرم		امروز ہمہ توئی کہ فردا ہمہ تو

......جب بھی زمانہ میں میں نگاہ کرتا ہوں، آج بھی سب کچھ تو ہے بلکہ کل بھی سب کچھ تو ہے۔

من باغ جہاں راقفس دیدم وبس		مرغش زہوا وہوسے دیدم وبس
از صبح وجودے تاشباں گاہ عدم		چوں چشم کشودم نفسے دیدم وبس

......میں دنیا کے باغ کو پنجرہ دیکھتا ہوں اور بس اس کا پرندہ ہوا وہوس ہی کو دیکھتا ہوں اور بس، وجود کی صبح سے عدم کی شام تک جب بھی آنکھ کھولی اپنے نفس کو دیکھا اور بس۔

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق		ثبت است بر جریدۂ عالم دوامِ ما

......جس کا دل عشق کے ساتھ زندہ ہو وہ مرتا نہیں لہذا دنیا کی تاریخ پر ہمارا دوام پختہ ہے۔

عشق شد ایجاد عالم را سبب		گوش کن اَحْبَبْتُ اَن اُعرفَ زرب

......عشق ہی ایجاد عالم کا سبب ہے پس تو رب کی بات پر کان لگا کہ میں نے چاہا کہ پہچانا جاؤں۔

حسن خویش از روئے خوباں آشکارہ کردہ		پس بچشم عاشقاں خود را تماشہ کردہ

......اپنا حسن تو نے حسینوں کے چہرے پر ظاہر کر دیا، عاشقوں کی آنکھ سے تو اپنے آپ کو خود دیکھتا ہے۔

عشق آں زندہ گزیں کہ باقی است		وز شراب جانفزایت ساقی است

......اس حی وقیوم کا عشق اختیار کرو جو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے باقی ہے اور تیرے لئے شراب روح پرور کا ساقی ہے۔

مفلسانیم آمده درکوئے تو		شیئاً للہ از جمال روئے تو
دست بکشا جانب زنبیلِ ما		آفریں بر دست وبر بازوئے تو

......ہم مفلس ہیں تمہاری گلی میں آئے ہیں، اللہ کے واسطے اپنے حسن سے کچھ عطا کیجئے ،اپنے ہاتھ کو ہمارے کشکول کی طرف بڑھائیں تمہارے ہاتھوں اور بازوں پر آفریں ہو۔

از سر بالینِ من برخیز اے ناداں طبیب		دردمند عشق را دوا بجز دیدار نیست

......اے نادان طبیب میرے سرہانے سے اٹھ جا، عشق کے دردمند کے لئے دیدار کے سوا اور کوئی علاج نہیں۔

چوں رسی بکوئے دلبر بسپار جان مضطر		کہ مبادا بار دیگر نرسی بدیں تمنا

......جب محبوب کے کوچے میں پہنچ جائے تو بے قرار جان کو سپرد کردے۔ ایسا نہ ہو کہ دوبارہ اس تمنا کو نہ پہنچ سکے۔

مرا طعنہ دہد واعظ بہ عشقت		تو ہم یک بار سوئے او نظر کن
اورا مانند ما دیوانہ گرداں		تکبر از دماغِ او بدر کن
چلاسی خواب در ہجراں حرام است		سبِ ہجراں بفریادے سحر کن

......اے اللہ! ہم تیرے عشق کے طالب ہیں اور واعظ مجھے تیرے عشق کا طعنہ دیتا ہے تو ذرا اس واعظ کے دل پر بھی نظر ڈال دے اسے بھی میری طرح دیوانہ بنادے اور اس کے دماغ سے تکبر کو دور کردے چلاسی جدائی میں سوجانا حرام ہے لہذا جدائی کی یہ رات تو اسکی یاد میں روتے ہوئے گزار دے۔

بہ لوح تربتِ من یافتد از غیب تحریر		کہ ایں مقتول را جز بے گناہی نیست تقصیر

......میری قبر کی تختی پر غیب سے یہ تحریر پائی گئی کہ اس مقتول کا بے گناہی کے سوا کوئی

جرم نہیں۔

دید مجنوں را یکے سحرا نورد		در بیابان غم نشستہ فرد
ریگ کاغذ بود انگشتاں قلم		می نمودے بہر کس نامہ رقم
گفت اے مجنوں شیدا چیست ایں		می نویسی نامہ بہر کیست ایں
گفت مشق اسم لیلی می کنم		خاطر خود را تسلی می دہم

......ایک سحرا نورد نے ایک بار مجنوں کو دیکھا غم کے بیابان میں ایک مرتبہ اکیلا بیٹھا ہوا تھا ریت کو اسنے کاغذ بنایا ہوا تھا اور اپنی انگلیوں کو قلم اور کسی کو کوئی خط لکھ رہا تھا اسنے پوچھا اے مجنون شیدا تو کیا لکھ رہا ہے تو کس کے نام بیٹھا یہ خط لکھ رہا ہے؟ مجنوں نے کہا کہ لیلی کے نام کی مشق کرر ہا ہوں اس کے نام کو لکھ کر میں اپنے آپ کو تسلی دے رہا ہوں۔

از دگر خوباں تو افزوں نیستی		گفت خاموش چوں تو مجنوں نیستی

......اے لیلیٰ تو تو دیگر حسینوں سے تو بڑھی ہوئی نہیں ہے، اس نے کہا کہ خاموش رہ کیونکہ تو مجنوں نہیں ہے۔

شاد باش اے عشق خود سودائے ما		اے دوائے جملہ علت ہائے ما
اے دوائے عزت وناموس ما		اے کے افلاطون وجالینوس ما

مسلماں آں فقیرے کج کلاہے		رمیدے از سینۂ اوسوز آہے
دلش نالد چرانالد نداند		نگاہے یارسول اللہ نگاہے

......مسلمان تو شاہی مزاج فقیر تھا افسوس کہ اس کے سینے سے آہ کا سوز نکل گیا ہے اس کا دل روتا ہے لیکن یہ نہیں جانتا کیوں روتا ہے؟ اے اللہ کے رسول ایک نگاہ کر ایک نگاہِ کرم۔

عشقِ معشوقاں نہاں است دستیر		عشق عاشق باد وصد طبل ونفیر
عشقِ عشاق این بدن لاغر کند		عشق معشوقاں بدن فربہ کند

......معشوقوں کا عشق پوشیدہ ہوتا ہے اور عاشق کا عشق ڈھول ڈھمکے کی چوٹ پر ظاہر کیا جاتا ہے عاشقوں کا عشق بدن کو کمزور کر دیتا ہے جب کہ معشوقوں کا عشق عاشق کے بدن کو فربہ بنا دیتا ہے۔

نازم باچشم خود کہ جمالِ تو دیدہ است		افتم باپائے خود کہ باکوئید رسیدہ است

......میں اپنی آنکھوں پر بڑا ناز کرتا ہوں کہ اس نے تیرے جمال کو دیکھا ہے، میں اپنے پاؤں پر گرا ہوا ہوں اسی خوشی کی وجہ سے کہ وہ تیرے کوچے کے اندر چل کر گئے ہیں۔

ہر دم ہزار بوسہ زنم دست خویش را		کو دامنت گرفتہ بسویم کشیدہ است

......ہر لمحہ میں اپنے ہاتھوں کو بوسہ دیتا ہوں کہ تیرے دامن کو انہوں نے پکڑا اور تجھے اپنی طرف کھینچا۔

قیمت خود ہر دو عالم گفتہ ای		نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز

......آپ نے اپنی قیمت دونوں جہاں بتلائی ہے، اے میرے محبوب حقیقی قیمت بڑھا دیجئے یہ سودا تو آپ نے بڑا سستا بتایا ہے۔

ہم شہر پر زخوباں منم خیال ماہے		چہ کنم کہ چشم یک بیں نہ کند بہ کس نگاہیں

......سارا شہر حسینوں سے بھرا پڑا ہے میں ہوں اور میرے محبوب کا خیال ہے میں کیا کروں کہ جو آنکھیں صرف ایک کو دیکھنے کی عادی ہو وہ کسی اور کی طرف اٹھتی ہی نہیں۔

بمکہ بینی از توحید نورے		بیثرب از حبیب اللہ ظہورے
گر ایں دو شہر را تو نہ دیدے		چہ دیدی گر دریں دنیا رسیدے

......مکہ میں توحید کا نور دیکھے، اور یثرب میں اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ظہور دیکھے، اگر ہم نے دنیا میں آکر ان دو شہروں کو نہیں دیکھا تو پھر دنیا میں ہم نے دیکھا ہی کیا ہے۔

اے مرغِ سحر عشق ز پروانہ بیاموز		کاں سوختہ را جاں شد و آواز نیامد

......اے مرغ سحر تو ذرا پروانے سے عشق کا سبق سیکھ کہ وہ اپنی جان دے دیتا ہے

اور واویلا نہیں مچاتا۔

جمادا چند دادم جاں خریدم		بحمد اللہ عجب62 ارزاں خریدم

......میں نے چند ٹھکریاں دیں تھوڑے پیسے دیئے اور جان خرید لی اللہ کی قسم! میں نے بہت ارزاں خریدی۔

متاعِ وصل جاناں بس گراں است		گر ایں سودا بجا بودے کہ بودے

عشق سایر کوہ را مانند ریگ		عشق جوشن بحر را مانند دیگ

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا		ناقصاں را پیر کامل کا ملاں راہ نما

بہ زمیں چوں سجدہ کردم ز زمیں ندا برآمد		کہ مرا خراب کردی تو بسجدۂ ریائی
بطواف کعبہ رفتم بحرم رہم نہ داد		کہ بیرون چہ تو کردی کہ درونِ خانہ بیائی

......جب میں نے زمیں پر سجدہ کیا تو زمیں سے ندا آئی اور یا کے سجدہ کرنے والے تو نے مجھے بھی خراب کر دی۔

......جب طواف کعبہ کے لئے میں گیا تو حرم نے راستہ نہیں دیا کہ باہر تو نے کیا کیا گل کھلائے ہیں، پھر گھر کے اندر آ رہا ہے۔

عشق و عاشق محو گردد دریں مقام		خود ہماں معشوق ماند والسلام

......اس مقام پر عشق و عاشق ختم ہو جاتے ہیں اور فقط محبوب رہ جاتا ہے بس سلام ہو۔

عشق افراطِ محبت گفتہ اند		دریں معنی چہ نیکو سفتہ اند

......عشق محبت کی افراط اور زیادتی کا نام ہے اور اس معنی میں کئی نیکوکار بھی مبتلا ہیں۔

مومن از عشق است و عشق از مومن است		عشق را ناممکنِ ما ممکن است

......مومن عشق سے ہے اور عشق مومن سے ہے اور عشق کے لئے ہمارا ناممکن بھی ممکن ہے۔

عشقم کہ در دو کون و مکانم پدید نیست		عنقائے مغربم کہ نشانم پدید نیست
وابرو و غمزہ ہر دو جہاں صید کردہ ام		منکر مداں کہ تیر و کمانم پدید نیست
چوں آفتاب در رخِ ہر ذرہ ظاہرم		از غایت ظہور عیانم پدید نیست
گویم بہر زباں و بہر گوش بشنوم		ویں طرفہ تر کہ گوش و زبانم پدید نیست
چوں ہر چہ ہست در ہمہ عالم ہمہ منم		مانند در دو عالم ازانم پدید نیست

......میرا عشق کہ میرے کون و مکان میں ظاہر نہیں ہے میں مغرب کے وقت کا عنقاء ہوں لہذا میرا نشان کوئی نہیں ہے۔ ابرو اور ناز ادا سے میں نے دونوں جہاں کو شکار کرلیا ہے اے منکر یہ جب جان کہ تیرے تیر و کمان ظاہر نہیں ہیں میں سورج کی طرح ہر ذرہ کے رخ میں ظاہر ہوں انتہائے ظہور میں میں عیاں ہوں لیکن ظاہر نہیں ہوں میں ہر زبان میں کہتا ہوں اور ہر کان میں سنتا ہوں یہ عجیب بات ہیکہ میری زبان اور میرے کان ظاہر نہیں ہیں تمام عالم میں جو کچھ ہو وہ سب میں ہی ہوں دونوں عالم کی طرح کہ وہ مجھ سے ہیں لیکن ظاہر نہیں ہے۔

عشق صیقل می زند فرہنگ		را جوہر آئینہ بخشد سنگ را
اہل دل را سینۂ سینا دہد		با ہنر مندا ید بیضاء دہد
پیش او ہر ممکن و موجود مات		جملہ عالم تلخ واو شاخ نبات
گرمی افکا ر ما از نار اوست		آفریدن جاں دمیدن کار اوست
عشق مور و مرغ و آدم رابس است		عشق دو تنہا ہر دو عالم رابس است

......عشق چمکدار کردیتا ہے دانش کو اور پتھر کو آئینہ بننے کی صلاحیت دیتا ہے اہل دل کو طو

رسینہ جیسا سینہ دیتا ہے اور عشاق کو ید بیضاء دیتا ہے اس کے سامنے ہر ممکن و موجود فنا ہے اور جملہ عالم تلخ ہے اور وہ مصری کی ڈلی ہے ہماری افکار کی گرمی اسکی آگ سے ہے جان کا پیدا کرنا اس کے کام کا اگنا ہے مور و مرغ (دنیا) کا عشق آدم کو کافی اور دونوں عالم کے لئے فقط عشق کافی ہے۔

بہ عالم ہر کجا درد دلے بود		بہم کردند و عشقش نام کردند

......جہاں میں جہاں کہیں درددل موجود تھا سب کو جمع کیا اور اسکا نام عشق رکھ دیا۔

توخواہی آفتیں افشاں وخواہی دامن اندر کش		مگس ہرگز نہ خواہد رفت از دکانِ حلوائی

بگو عاشق صادق چرا گلدستہ آوردی		دل بلبل شکستہ بہر ما گلدستہ آوردی

......کہو اے عاشق صادق تم میرے لئے گلدستہ لائے ہو، مگر تم تو بلبل کے دل کو توڑ کر آئے ہو۔

یکے قحط سالی شد اندر دمشق		کہ یاراں فراموش کردند عشق

......ایک بار دمشق میں ایسا قحط پڑا کہ یار لوگ عشق و عاشقی جیسی چیز کو بھی فراموش کر بیٹھے۔

ہر یری رونے کہ او با عاشق یار نیست		تو یقیں می داں کہ ہیچ از عمر برخوردار نیست

......جس حسین کا کوئی عاشق نہیں تو یقین کرے کہ وہ اپنی زندگی سے کچھ پھل کھانے والا نہیں۔

برائے زینت دستک نہ ایں گلدستہ آوردم		بخوبی باتو می زد گل بہ بیشک بستہ آوردم

......میں آپ کے ہاتھوں کی خوبصورتی کے لئے یہ گلدستہ نہیں لایا ہوں بلکہ یہ پھول آپ کی موجودگی میں حسن کا دعوی کر رہے تھے لہذا میں ان باغوں کے رسی میں باندھ کر گرفتار کر کے لایا ہوں۔

چند قطرے خون دل مخفی برائے محوشاں		ریختن برخاک وگل ایں شیوہ عطار نیست

......اس محبوب کے لئے خون کے چند قطرے مٹی اور پھول پر بہادینا یہ عطار کا شیوہ نہیں ہے۔

عاشق زخلق عشق تو پنہاں چسپاں کند		پیدا است از دو چشم ترش خوں گریستن
زراہ امن وسلامت کسے بہ او رسد		غبار تانشود خاک یا بہ اونرسد

......عاشق اپنا عشق مخلوق سے تو چھپا سکتا ہے لیکن یہ خون کے آنسوؤں سے ظاہر ہو جاتا ہے یہ عشق کی راہ امن وسلامتی کے ساتھ کسنے طے کی ہے جب تک کوئی خاک آلود نہیں ہوتا منزل کو نہیں پا سکتا۔

نہ شود نصیبِ دشمن کہ شود ہلاک تیغت		سرِ دوستاں سلامت کہ خنجر آزمائی

......کہ دشمن کے نصیب میں نہیں تھا کہ تیری تیغ سے وہ ہلاک ہوتا دوستوں کے سر سلامت رہے کہ تو ان پہ اپنے خنجر آزماتا ہے۔

چوں زلیخا کف سپندہ پا بہ عور		نام جملہ چیز یوسف کرد بود

......زلیخا کا حال دیکھ اس نے یہاں سے لے کر وہاں تک ہر چیز کا نام یوسف رکھ دیا۔

پارہ پارہ کرد درزی جامہ را		کس زند ایں درزی علامہ را

......درزی کپڑے کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا ہے پھر ان کو حسین لباس بنانا کوئی اس پر طعن نہیں کرتا بلکہ قدر کی نگاہوں سے دیکھتا ہے۔

علم وحکمت زاید از نان حلال		عشق ورقت آید از نان حلال

......رزق حلال سے علم وحکمت میں اضافہ ہوتا ہے، رزق حلال سے عشق ورقت حاصل ہوتی ہے۔

بیان عاشق ومعشوق رمزے است		کراما کاتبین را ہم خبر نیست

......

فراق دوست اگر اندک است اندک نیست		میاں دیدہ اگر نیم موست کمتر نیست

62

......

یا یہ مورہ یابم جستجوئے می کنم		حاصل آید یا نہ آید آرزوئے می کنم

......میں اسے پاؤں یا نہ پاؤں مگر میں اس کو پانے کی جستجو کروں گا، وہ مجھے حاصل ہو یا نہ ہو مگر اسکی آرزو تو مجھے کرنی ہے۔

اے چہرۂ زیبائے تو رسک بتاں آزری		ہر چند آفاق ہا بسیار خوباں دیدہ ام

بزبان پنجابی

ساڈے دل سونہڑیاں نگاہواں کدوں ہونڑیاں		وسومنظورائے دعاواں کدوں ہونڑیاں
عشق دے بیماراں نوں داروکوئی نہیں چاہی وا		انہاں دا علاج ہے دیدار سوہنڑے ماہی وا
عشق کے بیماراں نوں شفاواں کدوں ہونڑیاں		ساڈے ول سوہنڑیاں نگاہوں کدوں ہونڑیاں

ہور کہانی مول نہ تھانی		الف لئیم دل کھس دے میاں جی
ب،،ت،، دی میکوں لوڑ نہ کائی		الف کیتم بے وس وے میاں جی

......اللہ کوئی کہانی مجھ کو مجھ کو اچھی نہیں لگی، ایک الف اللہ وہ ہی مجھے کافی ہے الف نے مجھ سے میرا دل چھین لیا۔

الف اللہ چنبے دی بوٹی		من مرشد میرے وچ لائی ہو
نفی اثبات دا پانی ملیا		ہر رگے ہرجائی ہو
اندر بوٹی مشک مچایا		جان پھلن تے آئی ہو
جیئے مرشد کامل باہو		جیں اے بوٹی لائی ہو

......اللہ تعالی کی محبت میں پشتوں زبان والوں نے بھی اشعار کہے، ہمیں تو آتی نہیں ہے

لیکن آپ کو شعر سناتے ہیں۔

چہ اللہ در سرہ مل نہ دی رحمانہ		کہ لبنکرے درسروی یک تنہائے

......اگر تجھے اللہ نہ ملے تو اے رحمن تیرے پاس لشکر بھی ہوں تو تو اکیلا اور تنہا ہے۔

جان دیتن بردی ودرجانی ہنوز		دردد ہادادی ودرمانی ہنوز

......میرے محبوب نے میرے بدن میں سے میری جان نکالی اور ابھی میری جان میں وہ موجود ہے مجھے درد ساری اسی نے دی اور درد کی دوا بھی اسی کے پاس ہے۔

الف ہکو ہم بس وے میاں جی الف کتیم بے دس سے میاں جی الف لیم دل کھس سے میاں جی جنیدیاں مردیاں یار دی رہساں رانجھن میڈا تے میں رنجھن دی عشقوں مول فرید ھنہ پھرسوں		بے تر دی میکو لوڑنہ کائی جل وچ چاہت ہونہ کائی ایں شاہت ساہت وے میاں جی وسری ہورہوس وے میاں جی روز ازل دی حق وے میاں جی روز نویں ہم چس وے میاں جی

عاشق داکم رونا دھونا تے بن رون نہیں منظوری کوئی تے رودے دید دی خاطر تے کوئی روندے وچ حضوری جل روئے چاہے انکھیا روون تے وچ عشق دے روون ضروری اعظم عشق وچ رونا پیندا بھانویں وصل ہوئے بھانویں دوری

62

عظمت رسول اور محبت رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)

حسن یوسف دم عیسی یدِ بیضاداری		آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

......آپ یوسف کا حسن عیسی کا دم موسیٰ کا سا سفید ہاتھ رکھتے ہیں اور وہ تمام خوبیاں جو تمام رکھتے ہیں آپ میں جمع ہیں۔

یتیمے کہ ناکردہ قرآں درست		کتب خانہ چند ملت بشست

......وہ یتیم کہ جس نے پڑھنا بھی نہ سیکھا ہو اس نے کتنے مذاہب کے کتب خانہ دھودئے۔

خدا در انتظارِ حمدِ ما نیست خدا مدح آفریں مصطفی بس منا جاتے اگر باید بیاں کرد محمد از تو می خواہی خدا را		محمد چشم بر راہِ ثناء نیست محمد حامد حمدِ خدا بس بہ بیتے ہم قناعت می تواں کرد خدایا از تو حبِ مصطفی را

......خدا ہماری حمد و تعریف کا انتظار نہیں کرتا اور نہ ہی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تعریف کے ضرورت مند ہیں خدا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح وثناء کر رہے ہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا کی حمد وثناء کر رہے ہیں اگر کوئی مناجات بیان کرنا ہو تو میں ایک ہی بیت میں قناعت کرتا ہوں اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ سے خدا چاہتے ہیں کہ اے خدا آپ سے حب مصطفی چاہتے ہیں۔

ہر کہ عشق مصطفی سامان اوست		بحر و بر در گوشۂ دامانِ اوست

......جو بھی عشق مصطفی میں مبتلا ہے بحر و بر اس کے دامن کے ایک کونے میں سما جاتے ہیں۔

لولاک ذرہ جہاں محمد است		سبحان من یراہ چہ شانِ محمد است
سیپارہ کلام الٰہی خدا گواہ		آں ہم عبارتے ززبان محمد است
نازو بنام پاک محمد ﷺ کلام پاک		نازم بآں کلام کہ جان محمد ﷺ است
توحید را کہ نقطہ پرکار دین ماست		دانی! کہ نقطہ زیباں محمد ﷺ است
سر قضاوقدر ہمیں است اے ندیم		پیکان امر حق زکمان محمد ﷺ است

......لولاک محمد کے جہاں کا ذرہ ہے سبحان اللہ جس نے دیکھا ہے محمد کی شان کو قرآن کے تیس پارے اس پر گواہ ہیں اور وہ عبارت بھی جو محمد کی زبان نیکی میں کلام پاک محمد کے نام پر ناز کرتا ہے اور میں ناز کرتا ہوں اس کلام پر کہ محمد کی جان ہے توحید ہمارے دین کا مرکزی نقطہ ہے تو جانتا ہے کہ اس کو مزین کرنے والا نقطہ محمد ہیں اے دوست قضاء وقدر کا راز بھی یہ ہے اور حق کا تیر محمد کی کمان سے ہے۔

چہ نسبت خاک را بہ عالم پاک		بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

ہزار بار بشویم دہن بمشک وگلاب		ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبیاست

......ہزار مرتبہ دھوتا ہوں میں منہ کو مشک وگلاب سے، پھر بھی ترا نام لینا کمال بے ادبی ہے۔

آں امَنّ الناس بر مولائے ما		آں کلیم اول سینائے ما

......وہ (صدیق) ہمارے مولا کا سب لوگوں میں سے بڑا محسن اور وہ ہمارے طور سینا کا پہلا کلیم ہے۔

صباء بسوئے مدینہ روکن از دعا گوسلام برخواں		بگرو شاہ مدینہ گرد ربصد بضرع پیام برخواں

......اے صبح کی تازہ ہوا مدینہ کی طرف چلنا شروع کر اور اسکے رہنے والوں کو سلام کہ اور شاہ مدینہ کے گھر عاجزی تضرع سے میرا پیام سنا۔

دلم زندہ شد از وصال محمد ﷺ		جہاں روشن است از جمال محمد ﷺ

......میرا دل محمد ﷺ کے وصال سے زندہ ہو گیا ہے اور جہاں محمد ﷺ کے جمال سے منور ہو گیا ہے۔

نہ مرد است آں کہ دنیا دوست دارد		اگر دارد برائے دوست دارد

معیت الٰہی اور وصل ربانی

انبساط عید دیدن روئے تو		عید گاہ ماغریبا کوئے تو

بجز از وصل ہر چیز فضول است		زصد دنیا مراوصلے قبول است
زمن پرسی دخولِ جنتے چیست		وصال دوست درجنت دخول است

......وصل کے سوا ہر چیز فضول ہے سو دنیا کے بدلے ایک وصل قبول ہے مجھ سے تو پوچھتا ہے دخول جنت کیا ہے دوست کی ملاقات ہی جنت میں داخلہ ہے۔

خروے سینی بدن تو تنہا می روی		سخت بے مہری کہ بے ما می روی

......اے نازک بدن والے آپ اکیلے جا رہے ہیں یہ تو بڑی بے وفائی کی بات ہے کہ میرے بغیر جا رہے ہیں۔

اے تماشا گاہے عالم روتو		تو کجا بہر تماشہ می روی

......اے وہ شخص کہ ساری دنیا کے لئے آپ کا چہرہ تماشا گاہ تھا اور آپ کے چہرے پر نظر جمائے رکھتی تھی، اب تو کس کا تماشہ دیکھنے کے لئے جا رہا ہے۔

افسوس دلم کہ ہیچ تدبیر نہ کرد		شبہائے وصال را بہ زنجیر نہ کرد

......افسوس کے میرے دل نے کوئی تدبیر نہیں کی، وصال کی راتوں کو قید نہیں کیا۔

ذکر

یک چشم زدن غافل ازاں شاہ نہ باشی		شاید کہ نگاہ ہ کن آگاہ نہ باشی

......اے دوست تو ایک لمحہ کے لئے بھی اس شاہ سے غافل نہ ہو ہوسکتا ہے کہ وہ تیری طرف نگاہ کرے اور تو اس کی طرف متوجہ نہ ہو۔

مومناں ذکر خدا بسیار شو		تابیابی دردوعالم آبرو

......اے مومنوں اللہ کا ذکر کثرت سے کرتا کہ دونوں عالم میں عزت پائے۔

ذکر کن ذکر تا ترا جان است		پاکی و دل زذکر رحمن است

......ذکر کر جب تک کہ تیرے جسم میں جان ہے، کیونکہ دل تو ذکر سے پاک ہوتا ہے۔

اللہ اللہ ایں چہ شیریں است نام		شیر وشکر می شود جانم تمام

......اللہ اللہ یہ کیا شیریں نام ہے، کہ میری جان پوری کی پوری شیریں ہوگئی۔

نام چوں بر زبانم می رود		ہر بن مواز حلی جاری شود

......جب اس کا نام میری زبان سے نکلتا ہے تو گویا جسم کے ہر ہر انگ سے شہد کا ایک چشمہ جاری ہوجاتا ہے۔

ماہر چہ خواندہ ایم فراموش کردہ ایم		الا حدیث بار کہ تکراری کنیم

دل بدست آور کہ حج اکبر است		زہزاراں کعبہ یک دل بہتر است
کعبہ بنیاد خلیل آزراست		دل گزرگاہِ خلیل اکبر است

خوشاں مسجد ومدرسہ خانقاہ		کہ دروے بود قیل وقال محمد

......بہت اچھے ہیں وہ مسجد اور مدرسہ اور خانقاہ کہ جس میں محمدؐ کی تعریف ہوتی ہے۔

از دروں شو آشنا و از بروی بیگانہ شو		ایں طریقہ زیبا روش کم تر بود اندر جہاں

62

صحبت وعلم

گلے خوشبوئے درحمام روزے		رسید ازدست محبوب بدستم
بدو گفتم تو مشکے یا عنبرے		کہ ازبوئے دلے آویز تومستم
بگفتا من گل ناچیز بودم		ولیکن مدتے باگل نشستم
جمال ہمنشیں درمن عمل کرد		وگر نہ من خاکم کہ ہستم

......ایک دن خوشبو دار مٹی مجھے حمام میں اپنے محبوب کے ہاتھ سے ملی میں نے اس سے کہا کہ تو مشک ہے یا عنبر کہ میں تیری دل آویز خوشبو سے مست ہوگیا اسنے کہا کہ میں ایک ناچیز مٹی ہوں لیکن کچھ وقت ایک پھول کے ساتھ رہ چکی ہوں، اپنے ہم نشین کے جمال نے مجھ پر اثر کیا ورنہ میں تو وہی مٹی ہوں۔

یک زمانہ صحبتے با اولیا		بہتر از لکھ سالہ طاعت بے ریا

......اولیاءاللہ کی صحبت میں ایک زمانہ بہتر ہے بے ریا والے سو سال کی اطاعت سے۔

درکف جامِ شریعت درکف سندانِ عشق		ہر ہوسنا کے نہ داند جام وسندان باختن

توچنیں خواہی خداخواہد چنیں		می دہد یزداں مرادِ متقیں

اے خدا یک زندہ مردحق پرست		لذت شاید کے یابم درشکست

......اے اللہ، کوئی ایک باخدا مجھے بھی ملادے تا کہ میں بھی شکست کھانیکی لذت پاسکوں۔

ہرآں کارے کہ بے استاد باشد		یقیں دانی کہ بے بنیاد باشد

......ہروہ کام جو بے استادہوتا ہے یقین کرلو کہ وہ بے بنیادہوتا ہے۔

اتصالے بے تکیف بے قیاس		ہست رب الناس را با جاں ناس

سرود رفتہ باز آید کہ ناید		نسیم ازحجاز آید کہ ناید
سرآمد روزگار آں جیسے		دگر دانائے رازآید کہ ناید

لمبے سجادہ رنگی کن گرت پیر مغان گوید		کہ سالک بے خبر نبود ز رسم وراہ منزلہا

علم چندا ں کہ بیشتر خوانی		چوں عمل درتونیست نادانی
نہ محقق بود نہ دانشمند		چارپائے برو کتابے چند

......علم جتنا کہ تونے پڑھا، جب عمل نہیں ہے تجھ میں تو جاہل ہے، جانور نہ محقق ہوتا ہے نہ عقل مند، حالانکہ اس پر کتابیں بہت ہیں۔

نگاہ دار ادب درطریق عشق ونیاز		کہ گفتہ اند طریقت تمام آدابست

......عشق نیاز کی راہ میں ادب کی خوب رعایت کر کیونکہ بزرگوں نے کہا ہے کہ طریقت تمام تر آداب ہی ہے۔

قال را بگذار مردِ حال شو		پیشِ مردِ کاملے پامال شو

......بعلم قال کو چھوڑ کر علمِ حال کے بندے بن جاؤ اور اپنے آپ کو ایک کامل ولی کے ساتھ پامال کردو۔

صد کتاب وصدورق درنار کن		جان ودل را جانب دل دار کن

......سو کتابوں اور سو ورق کو آگ میں ڈال دو اور اپنے جان ودل کو دلدار کے حوالے

کردو۔

بھکا بھکا کوئی نہیں ہردی گھٹڑی لعل		گرہ کھول نہ جاند62ے تے ترت پھرن کنگال

......بھوکا کوئی بھی بھوکا نہیں ہے ہر ایک کے پاس لعل وجواہر ہے، یہ اپنی گٹھڑی کی گرہ کو کھولنا نہیں جانتے اس لئے بے چارے کنگال پھرتے ہیں۔

علم چوں بر تن زنی مارے بود		علم چوں بر دل زنی یارے بود

......علم دین کو جسم پروری کا ذریعہ بناؤ گے تو یہ تمہارے لئے سانپ بن جائیگا، اور اگر دل کو بیدار کرنے کا ذریعہ بناؤ گے تو یہ تمہارا یار بن جائیگا۔

بینی اندر خود علوم انبیاء		بے کتاب و بے معین استاد

......اگر تم اپنے اندر تقوی اختیار کرو گے تو انبیاء کے علوم کو اپنے اندر پاؤ گے۔

بے عنایت حق وخاصانِ حق		گر ملک باشد سیاہ ہشت تش ورق

......حق تعالیٰ اور خاصانِ حق کی عنایت کے بغیر تم فرشتے بھی بن جاؤ گے تو تمہارا نامۂ اعمال سیاہ رہے گا۔

مولوی ہرگز نہ شد مولانا روم		تا غلام شمس تبریز نہ شد

ہر کہ خواہد ہم نشینی باخدا		او نشیند در حضور اولیاء

سگ اصحاب کہف روزے چند		پئے نیکاں گرفت ومردم شد

حیف درچشم زدن صحبت یار آخر شد		بوئے گل سپر نہ دیدم وبہار آخر شد

نہ دانا گلِ خاندا کہ رنگ و بو دارد		کہ مرغ ہر چمن گفتگوئے او دارد

عبادت اور دعاء واستقامت

تو بہ علم ازل مرادیدی توبہ علم آہ ومن بعیب ہم آں		دیدی آنگہ بعیب بخریدی رد مکن آنچہ خود پسندیدی

......اے اللہ تونے مجھے ازلی علم کے ساتھ دیکھا،تونے میرے تمام عیوب کے ساتھ مجھے دیکھا اور پھر خرید لیا،تو وہی علم والا ہے اور میں وہی عیبوں والا ہوں،اے اللہ اب اسے رد نہ کر جسے تونے خود پسند کیا تھا۔

توغنی از ہردوعالم من فقیر گرتومی بینی حسابم نا گزیر		روزِ محشر عذرہائے من پذیر از نگاہِ مصطفی پنہاں بگیر

......اے اللہ تو دو عالم سے غنی ہے میں فقیر ہوں،قیامت کے دن اللہ میرے عذروں کو قبول کر لیجئے گا،اللہ اگر آپ فیصلہ کر لیں کہ میرا حساب لینا لازمی ہے ضروری ہے تو اے اللہ مصطفی ﷺ سے میرا حساب اوجھل کر کے لیجئے گا مجھے ان کے سامنے شرمندگی نہ اٹھانی پڑے۔

شاہ اسپ بانوری بخشید		باد سرسر بگردِ او نہ رسید

......کہ بادشاہ نے انور کو ایسا گھوڑا دیا کہ تیز ہوا بھی اس کے گرد کو نہیں پہونچتی۔

درابلق کسے کم دیدہ موجود		مگراشک بتان سرمہ آلود

چوں می گویم مسلمانم بلرزم		کہ دانم مشکلات لاالہ الا اللہ

......جب میں کہتا ہوں کہ میں مسلمان ہوں تو میں کانپ جاتا ہوں کہ میں لا الہ الا اللہ کہنے کے مشکلات کو جانتا ہوں۔

پلے رزق بنہد ے پکھوتے درویش		جنہاں نقیہ رب دا انہاں رزق ہمیش

62

دریں دنیا کسے بے غم نہ باشد		اگر باشد بنی آدم نہ باشد

......اس دنیا میں کوئی بے غم نہیں ہے،اگر ہے تو وہ انسان نہیں ہے۔

نشان مردِ مومن بات گویم		چوں مرگ آید تبسم برلب اوست

......مرد مؤمن کی نشانی تجھکو میں کہتا ہوں، جب موت آتی ہے تو اسکے ہونٹوں پر مسکراہٹ ہے۔

حال من درہجر حضرت کم تراز یعقوب نیست		اول پسر گم کردہ بود ومن پدر گم کردہ ام

......میرا حال حضرت یعقوبؑ کے حال سے مختلف نہیں ہے کیونکہ اگر انکا بیٹا ان سے جدا ہو گیا تھا تو میرے تو باپ مجھ سے جدا ہو گئے۔

غفلت وگناہ

چیست دنیا از خدا غافل بداں		نے قماش ونقرہ وفرزند وزن

......دنیا کیا ہے اللہ رب العزت سے غافل ہونے کا نام دنیا ہے، مال پیسے بچے ،اور بیوی کا نام دنیا نہیں ہے۔

ایں چنیں بود تیز دررفتار		در شباشب باآخرت برسید

......وہ گھوڑا رفتار میں اتنا تیز نکلا کہ ایک ہی مدت میں آخرت میں پہونچ گیا۔

ابن آدم چیست یک مشتِ خس است		مشت خس راایک شرراز من بس است

......اے اللہ ابن آدم کیا ہے پس تنکوں کی ایک مٹھی ہے تنکوں کی ایک مٹھی کو جلانے کے لئے تو میری طرف سے ایک ہی شر کافی ہے۔

تو غنی از ہردو عالم من فقیر		روز محشر عذرہائے من پذیر

......اے اللہ تو دو عالم سے غنی ہے اور میں محتاج ہوں قیامت کے دن میرے عذروں کو قبول کر لینا۔

اندریں عالم اگر جز خس نہ بود		ایں قدر آتش مرادا دن چہ سود

......اے اللہ اگر اس خس کے علاوہ دنیا میں اور کچھ نہیں تھا تو مجھے جو آپ نے اتنی آگ دی ہے مجھے وہ آگ آپ نے کس لئے عطا کی۔

در جوانی توبہ کردن شیوۂ پیمبری		وقت پیری گرگ ظالم می شود پرہیزگار

......

معاشرت و تواضع

شنیدم کہ مردانِ راہ خدا		دلِ دشمناں ہم نہ کردند تنگ
ترا کے میسر شود ایں مقام		کہ با دوستاں ہست پے کارجنگ

......اللہ والوں کے بارے میں ہم نے سنا کہ وہ تو دشمنوں کے دلوں کو بھی تنگ نہیں کیا کرتے تجھے یہ مقام کہاں سے نصیب ہو تو اپنوں سے برسرپیکار ہے، ہم اپنوں کو دکھ دیتے پھرتے ہیں۔

مرا پیر دانائے مرشد شہاب		دو اند از فرمود بر روئے آب
یکے آں کہ بر خویش خود بیں مباش		دگر آں کہ برغیر بد بیں مباش

......میرے شیخ مرشد شہاب نے دو لفظوں میں پوری بات کا خلاصہ سمجھا دیا، پہلا یہ کہ تم اپنے پر خود بیں نہ ہونا اور دوسرا یہ کہ کسی دوسرے پر بد بیں نہ ہونا۔

لطف سجن دم بدم قہر سجن گاہ گاہ		ایں بھی سجن واہ واہ اوں بھی سجن واہ واہ

منت منہ کہ خدمت سلطاں ہمی کنی		منت ازو شناس کہ در خدمت گذاشتت

62

......اے مخاطب، بادشاہ پہ احسان نہ جتلا کہ تو بادشاہ کی خدمت کرتا ہے ارے اسکی خدمت کرنے والے لاکھوں ہیں، یہ اس کا تجھ پر احسان ہے کہ اس نے تجھے اپنی خدمت کے لئے قبول فرمالیا۔

بلا از دست دوست عطا است		واز عطا نالیدن خطا است

......بلا دوست کے ہاتھوں سے ملے تو عطا ہوتی ہے اور عطا کے اوپر نالہ شکوہ کرنا یہ خطا ہوتی ہے۔

باادب بانصیب

سادات افضل اند و بود وصف شاں جلی		اولاد مصطفی وجگر گوشہ نبی
برفعل شاں نظر مکن اے خرز جاہلی		الصالحون للہ والطالحون لی

......سادات افضل ہیں اور افضل تھے ان کی شان بہت واضح ہے یہ حضرت علی اور جگر گوشۂ رسول اللہ (حضرت فاطمہ ؓ) کی اولاد ہیں اے بے خبر ان کے کاموں پہ نظر (تنقید) نہ کر نیک اللہ کے لئے ہیں اور گنہگار میرے لئے ہیں۔

خوردن برائے زیستن و ذکر کردن است		تو معتقد کہ زیستن از بہ خوردن است

......کھانے کا مقصد زندہ رہنا ہے اور ذکر کرنا ہوتا ہے جب کہ تو اس بات کو قائل ہے کہ کھانے کے لئے زندہ رہنا ہے۔

روز محشر کے جاں گداز بود		اولیں پرشش نماز بود

گر قوت آدمی انسان بدے		گاؤ خر از آدمی بہتر شدے
گر بصورت آدمی انسان بدے		احمد و بوجہل یکساں بدے

......اگر طاقتور چیز کا نام انسان ہوتا تو گائے گدھے وغیرہ میں طاقت زیادہ ہوتی لہذا انسان سے بہتر ہوتے، اور اگر صورت و شکل کا نام انسان ہوتا تو احمد مجتبیٰ ﷺ اور ابو جہل لعین برابر کے انسان گنے جاتے۔

از خدا خواہیم توفیق ادب		بے ادب محروم ماند از لطفِ رب

......ہم اللہ تعالیٰ سے ادب کی توفیق مانگتے ہیں اس لئے کہ بے ادب اللہ تعالیٰ کی مہربانیوں سے محروم رہتا ہے۔

ادب گاہیست زیر آسماں از عرش نازک تر		نفس گم کردی می آید جنید و بایزید ایں جا

ادب تا جیست از لطف الٰہی		بنہ بر سر برو ہر جا کہ خواہی

...... ادب ایک تاج ہے جو اللہ کے لطف و مہربانی سے ملتا ہے اسے اپنے سر پر رکھ اور جہاں چاہے جا۔

درابلق کسے کم دیدہ موجود		مگر اشک بتاں سرمہ آلود

در سخن مخفی منم جوں بوئے گل در برگِ گل		ہر کہ خواہد مَیل دارد در سخن بیند مُرا

......میں اپنے کلام میں اس طرح چھپی ہوئی ہوں جس طرح پھولوں کی شاخ میں خوشبوں چھپی ہوئی ہوتی ہے، لہذا جو شخص مجھ سے ملاقات کو متمنی ہو اسے چاہیئے کہ میرے اشعار کے ذریعہ مجھے دیکھے۔